# MESSIANIC PROPHECIES

By
Allama J.Ali Bakhsh

1930

Urdu
Dec.17.2005
www.muhammadanism.org

پیش گوئیاں

علامہ جے علی بخش

# فہرست مضامین

## پانچواں باب
## حضرت داؤد کے زمانے میں مسیح کی نسبت پیشین گوئی



## چھٹا باب
## پہلے انبیاء کا مسیح کے متعلق تصور



## ساتواں باب
## یسعیاہ نبی اور اُسکے ہمعصر

۱-
نبوّت
نبوّت کے معنی
خدا کی طرف سے بولنا
زمانہ ماضی
زمانہ حال
زمانہ آیندہ
نبوّت کی صُورت
خواب
وجد
دھیان
جسمانی فساد
خدا کی تحریک سے
مصنوعی
غیر مصنوعی
جانوروں کے ذریعہ
مُردوں کے ذریعہ
ترافیم
قرعہ

نبوّت کی اقسام
عبرانی نبوّت
غیر عبرانی نبوّت
نبوّت کی کسوٹی
اعلیٰ
ادنیٰ
خدا کا کلام معمولی وسیلہ
رُوح خدا
پیشین گوئی
تعلیم
تنبیہ
اس کے حدود
نشانات
مرکز
اجزا
عدالت
مخلصی
مسیحی تصوّر
مسیح
مسیح کا کام
مسیح کے ذریعہ برکتیں
خدا
انسان
مخلصی
موجودہ
آیندہ
مسیح کے زمانے میں تکمیل

# پہلا باب

## عبرانی نبوت

نبوت سے دینی تعلیم مراد ہے اورمہذب اقوام کے دین کا یہ لازمی جزہے۔پہلے پہل تویہ ایک عمل کی صورت میں نظر آتی ہے بعد ازاں بتدریح یہ ایک عہدہ بن جاتا ہے اورآخر کار ایک سلسلہ کی صورت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

جب کبھی دینی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی نبوت کا اظہار ہوا۔ پہلے پہل تو گا ہے گا ہے مختلف صورتوں میں یہ ظاہر ہوئی لیکن جوں جوں وہ دین ترقی کرتا گیا نبوت کو بھی ترقی ہوتی ہوگئی اوریہ ایک عہدہ بن گیا۔ قدیم پتری آرکوں نے رمانے میں حکومت کے تین عمل یعنی نبوت، کہانت اوربادشاہی عموماً سرخاندان یارئیس قبیلہ میں مجتمع تھے۔ لیکن اس کے بعدباشاہی کا عہدہ الگ ہوگیاورمتعلق العنان بادشاہ بن گئے ۔پھر بتدریج یہ بادشاہی ایک خاندان میں محدود ہوگئی ۔کچھ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تھا کہ کہانت الگ ہوکر ایک خاص خاندان سے مخصوص ہوگئی
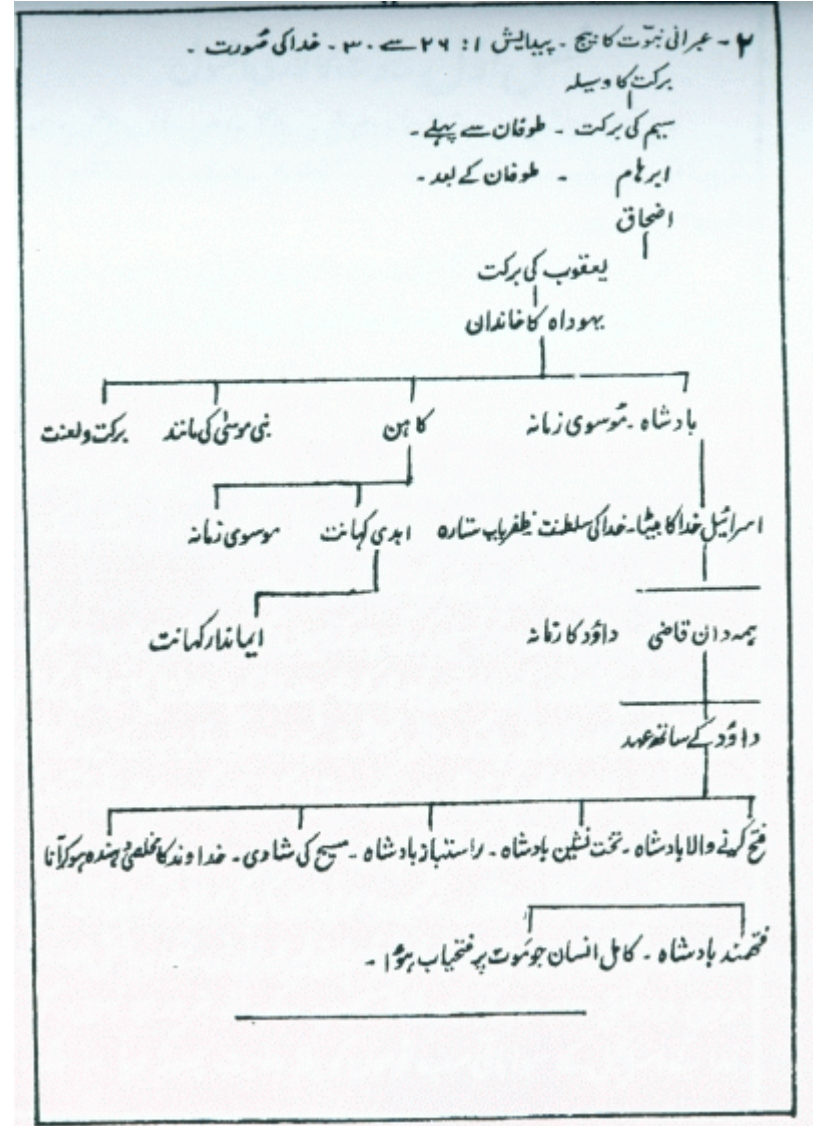
اورعلیحدہ بن گیا۔ البتہ نبوت کو علیحدہ سلسلہ بننے میں عرصہ لگا۔چونکہ اس کا تعلق خدا سے تھا اس لئے وہ عرصہ درازتک انسانی رشتوں سے آزاد رہی۔ اعلیٰ درجہ کے ادیان میں یہ تینوں سلسلے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں۔ البتہ نبوت کے سلسلہ نے ایک مدرسہ یا مجلس کی صورت سے زیادہ شاذونادرہی ترقی کی۔ بادشاہی میں توحکومت کا تصور پایا جاتا ہے اور کہانت میں عبادت کا تصور لیکن نبوت کا عمل دینی تعلیم کاوسیلہ ہے۔

## فصل اوّل ۔ نبوت کا لازمی اُصول

دینی تعلیم کی حیثیت سے نبوت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے اوراُسے الہٰی اختیاراورسند حاصل ہے۔ نبی خدا کا خادم ہے جسے خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ تعلیم دے۔

عبرانی نبوت دیگر ادیان کی نبوت سے ویسی ہی متفرق ہے جیسے کہ عبرانی مذہب دیگر ادیان سے۔ اس میں چند صفات ایسی ہیں جن کے ذریعہ اسے کہانت اوربادشاہی سے امتیازکرسکتے ہیں۔ ان عام صفات کے علاوہ چند خاص صفات بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم عبرانی نبوت کا امتیازعام نبوت سے کرسکتے ہیں۔

نبوت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ خدا اورانس کے درمیان کسی قسم کا اتحاد اورشراکت ہے خواہ وہ حقیقی ہویا خیالی۔بہر حال نبی کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دینی تعلیم دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کتابِ مقدس اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ نبیوں کی عام جماعت میں سے عبرانی نبی ایک خاص نوع کے نبی تھے۔ یاہواہ کا نبی یاہواہ کے نام سے بولتا ہے اوربعل کا نبی بعل کے نام سے ۔عبرانی نبوت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ الہٰی مکاشفہ ہے اوردیگر مذاہب کے نبیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ ان دونوقسم کی نبوتوں میں کیسے امتیازکریں اورکیوں ہم عبرانی نبوت کو صحیح اوردیگر مذاہب کی نبوتوں کوغلط قراردیں۔

مخفی نہ رہے کہ کتابِ مقدس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیاکہ عبرانی نبوت ہی اصلی وصحیح نبوت ہے۔ مثلاً ملکِ صدق ، یترو اوربلعام غیرقوم یعنی غیرعبرانی نبی تھے (پیدائش ۱۴: ۸، خروج ۱۸، گنتی ۲۳، ۲۴باب ) یہ ماننا مسیحیوں کے لئے

ضروری نہیں کہ خدا نے اسرائیل کے سوا باقی سب قوموں کو بلاہدایت چھوڑدیا۔ بلکہ تواریخ پر نظر ڈالنے سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ خدا نے غیراقوام نبیوں کو بھی برپا کیا تاکہ وہ ان اقوام کو اعلیٰ مذہب کے تیار کریں۔ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی نبوت میں بعض اعلیٰ خوبیاں پائی جاتی ہیں جن کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اس سے انکارکرنامناسب نہیں گووہ مذاہب سے اعلیٰ نہیں جیساکہ بائبل کا دین ہے۔ اس لئے جو معیاراُن کی نبوت کو پرکھنے کےلئے استعمال کریں اسی سے عبرانی نبوت کا امتحان کریں۔

## فصل دوم۔ نبوت کی مختلف صورتیں

نبوت کی تین مختلف بڑی صورتیں ہیں جو دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔مثلاً خواب،رویا ،صفائی قلب یا روحانی امتیازکا منورہونا۔

کتابِ مقدس کے مطالعہ کرنے والے ان تینوں صورتوں سے واقف ہیں اوریہ تینوں صورتیں دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں ۔ یوایل نبی نے اس کا ذکر یوں کیا" تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگے اورتمہارے بوڑھے خواب دیکھنگے ۔ اورتمہارے جوان رویئتیں"(یوایل ۲: ۱۸)۔

## فصل سوم۔ الفاظ اورخیالات خدا کی طرف سے

خواب میں انسان اسی منفعل حالت میں ہوتا ہے کہ بیرونی تاثیریں اُس پر نقش ہوسکتی ہیں۔ اگرچہ بدن کی خرابی یا مزاج کے اختلاج ہی سے خواب واقع ہوا ہولیکن وہ تاثیرات خواب دیکھنے والے کی مرضی کے قابو میں نہیں ہوتیں۔ وہ بالکل بے بس ہوتا ہے ۔ وہ اپنی عقل کی تحریک اورجذبات کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔بعض لوگ اس بیرونی تحریک وتاثیر کوبدارواح سے منسوب کرتے ہیں اوربعض آسمانی قوتوں سے۔

بائبل کی نبوت میں خوابوں کا باربار ذکر آیا ہے۔ اسرائیل کے بزرگوں کو خواب میں ہدایت ملی اورمریم ویوسف کو مسیح کی حفاظت کےلئے خواب میں آگاہی ہوئی۔مصر اوربابل کے بادشاہ گھبراگئے جب اُن کو خواب کا تعبیر کرنے والا کوئی نہ ملا۔ یوسف اوردانی ایل کوخواب کے ذریعہ اُن خوابوں کی تعبیر معلوم ہوئی پس خواب بھی نبوت کی ایک صورت ہے۔

## فصل چہارم۔ طبعی نبوت

نبوت کی عام صورت حالتِ وجد ہے۔ ایسی حالت طبعی بھی ہوسکتی ہے مثلاً یہ کہ مرگی یاکسی دیگر جسمانی بیماری یااعصابی فساد کی وجہ سے عقل اورجذبات پر عجیب اثر پڑے۔ یہ حالت مصنوعی یاجعلی بھی ہوسکتی ہے۔ بعض دوائیوں اوربوٹیوں کا دھواں دینے سے ایسی حالت رونما ہوتی ہے یابدارواح یاالہٰی روح کی تاثیر سے ایسی حالت بھی طاری ہوجاتی ہے۔

مشرقی ممالک میں مرگی کے بیماراوردیوانوں کو عوام الناس جن بھوت یادیوکے آسیب سے منسوب کرتے ہیں ۔ جیسے کسی آدمی کا دین ہوتاہے ویسے ہی اس پر اُس کا اثر ہوتاہے۔جولوگ کثرتِ الہٰ کے قابل ہیں وہ اس کو اپنے معبودوں سے منسوب کرتے ہیں اورواحد خدا کے ماننے والے الہٰی روح سے۔ ایسی تاثیریں چونکہ غیر طبعی اوربیروں ازتجربہ ہوتی ہیں اس لئے اُن کو اعجازی یافوق العادت قراردیتے ہیں۔ بعل کے نبیوں نے چھریوں سے اپنے تئیں گھائل کیا اوردیوانوں کی طرح دیرتک چلاتے رہے تاکہ اُن پر یہ حالت واردہو۔ وہ مذبح کے گرد کودتے ناچتے رہے (۱۔سلاطین ۱۸: ۲۶)۔

مُردوں سے تعلق جتانے والے منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہیں (یسعیاہ ۸: ۱۹) مشرقی ایشیا میں ایسے لوگ ایک دوائی بنام تمبورین اوردیگر نشہ آور بوٹیاں استعمال کرتے اورنشہ کی حالت میں لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں ۔ بھنگ اور چرس کا استعمال فقیروں میں اسی وجہ سے رواج پاگیا۔

یونانی نبیہ عورتیں بعض غاروں کی گیس وغیرہ کے ذریعہ اپنے پر ایسی حالت وارد کرلیتی تھیں چنانچہ ڈلفی، ڈاڈونا وغیرہ میں اس مقصد کیلئے مندرقائم ہوگئے۔ مسلمان درویش بھی گھومنے ،چکر لگانے اورزورسے چلانے کے ذریعہ ایسی حالت کو وارد کرلیتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے چیلے زنجیروں سے اپنے تئیں زخمی کرکے اوردیوانہ وارسرمارکرتے ہیں ۔جسے وہ کھیلنا کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ لوگ دنیا کی طرف سے بے ہوش ہوجاتے ہیں اوران سے طبعی پیشین گوئی صادرہوتی ہے بائبل میں ایک ایسے گروہ کا ذکر ہے جواُونچے مکانوں سے تنبوراورطبہ بجاتی آرہی تھی اورنبوت کررہی تھی۔ جب ساؤل

اس گروہ سے ملا تو وہ بھی ناچنے اورنبوت کرنے لگ گیا(۱۔سیموئیل۱۰: ۵)پھر جب ساؤل داؤد کی تلاش میں گیا تو خدا کا روح اُس پر نازل ہوا اوروہ نبوت کرنے لگا اوراُس نے اپنے کپڑے اتارڈالے اورسیموئیل کے سامنے رامہ میں نبوت کرنے لگا اورسارا دن اورساری رات ننگا پڑا رہا جہاں سے یہ کہاوت شروع ہوئی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟(۱۔سیموئیل۱۹: ۲۳وغیرہ)۔

یہ حالت بھی سب ادیان میں مشترک ہے اورعبرانی مذہب بھی اس سے خالی نہیں۔ خود حالت وجد سے یہ دریافت نہیں ہوسکتا کہ آیا وہ خدا کی تاثیر سے یاکسی دیگرتاثیر سے ہے اسلئے ہرایسی حالت کو پرکھ لینا چاہیے۔

## فصل پنجم۔عبرانی نبوت کے خواص

نبیوں کا ایک اعلیٰ درجہ اورسلسلہ بھی ہے۔ جوگوشہ نشین ہوکر کتابِ مقدس کے دھیان میں مصروف ہوتے ہیں اُن کے دل ودماغ الہٰی نور سے منورہوجاتے ہیں ۔اوروہ اعلیٰ درجے کی صداقتوں کو جان لیتے ہیں ۔ اُن کو علم لدنی حاصل ہوتا ہے ۔ وہ انسانی اُموراورسیرتوں کو پڑھ سکتے اورماضی اورحال دونواُن پرکھل جاتے ہیں۔

ایسے اعلیٰ درجہ کےنبی دنیا کے دیگرمذاہب میں پائے گئے۔ اُن کوہم جھوٹے اوردیوانے نہیں کہہ سکتے۔ کیا اُن میں سے کسی کوبھی الہٰی روح نے ہدایت نہ کی تھی؟ عبرانی نبی نہ صرف عبرانی قوم کےلئے تھے بلکہ ساری دنیا کے لئے بھی۔ توکیا خدا نے باقی قوموں کوایسی ہدایت کےلئے نبیوں کے ذریعہ تیارنہ کیاہوگا؟

مونٹانسٹ نظریہ یہ تھا کہ انبیاء کی حالت ایسی ہوجاتی تھی کہ وہ الہیٰ روح کا آلہ بن جاتے تھے ۔نبی دیکھتا اوسنتا ہے۔ جیسے اپنے سے الگ اوراُس کوخارجی شے کے طورپر بیان کرتا ہے۔

عبرانی نبوت میں اِس کا بیان یوں کیا جاتا ہےمثلاً جدعون ، افتاح اورسمسون پرخداکا ہاتھ پڑتا ہے۔ وہ الہیٰ تاثیرکا آلہ یاوسیلہ بن جاتے ہیں ۔ نبیانہ دیوانگی ساؤل جیسے شخص پرطاری ہوجاتی ہے۔ فرعون اورنبوکدنضر پرخدا کی مرضی منکشف ہوتی ہے۔ بلعام نے خدا کی روئتیں دیکھیں۔

سیموئیل نے بچپن میں خدا کی آوازسنی۔ عدن میں سانپ گویا ہوتا ہے۔ بلعام کی گدھی بول اٹھتی ہے۔ لیکن یہاں یہ اوزار ادنیٰ درجے کے ہیں۔ روحانی اوردینداروں کےلئے نبوت کا یہ طریقہ نہیں۔

بلعام کوخوابوں میں مکاشفہ ملا۔ اُس کی حالتِ وجد کا ذکر ہے کہ وہ چت پڑا ہے۔اس کی آنکھیں بند ہیں وہ رویا دیکھتا اورکلام سنتا ہےاوراسے حکم ملا کہ وہ اِن باتوں کوظاہر کرے اگرچہ ایسا کرنا اُس کی مرضی کے خلاف تھا(گنتی ۲۴: ۱۵، ۱۶)۔

لیکن یاہواہ کا نبی موسیٰ اس سے اعلیٰ تھا۔ خدا موسیٰ سے رویتوں ،خوابوں یاتمثیلوں میں کلام نہیں کرتابلکہ روبرو۔ اُس نے خدا کی صورت دیکھی اورخدا سے رفاقت حاصل کی (گنتی ۱۲: ۶سے ۸)۔مابعدنبوت کا نمونہ موسیٰ ہے۔ خدا جس نبی کو برپا کرنے کو تھا وہ موسیٰ کی مانند بیان ہوا(استشنا ۱۸: ۱۸) عموماً عبرانی نبوت اعلیٰ پایہ کی ہے۔ البتہ ابتدائی صورت نبوت کی عبرانیوں کے درمیان ادنیٰ درجہ کی تھی اس لئے ان ایام میں غیب بین یارشی (دیکھنے والا) کہلاتا تھا اوراُس کی نبوت کا نام رویا تھا۔پھر بھی خدا کی حضوری اس میں موجود تھی جیسے یعقوب کے خواب میں آسمانی سیڑھی کے وقت یاابراہیم کی رویت میں جب اُس نے آگ کی بھٹی دیکھی اورحزقئیل نے کروبیوں کی رتھیں دیکھیں (پیدائش ۲۸: ۱۲، ۱۵: ۱۲۔حزقیل پہلا باب)۔

لیکن مابعد زمانے میں عبرانی غیب بن نبی کہلایا۔ جس ماخذ سےیہ لفظ نکلا ہے اُس کے معنی ہیں پھل کا نکلنا۔ چنانچہ امثال ۱۰: ۳۱ میں "راستباز کا منہ حکمت کی بات نکالتاہے" عربی میں بھی اس کے معنی اٹھنا ۔قابل فہم ہونا اوراعلان کرنا ہے اور"اسوری زبان میں نبا کے معنی بلانا،پکارنا اورنام رکھنا ہے۔ اس لئے نبی ترجمان اورواعظ ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے نبیانہ کلام ایک اشارہ ۔ایک پیغام یاکلام یاہواہ کا کلام ہے(پیدائش ۱۵: ۱)مشنایا پیغام یااوپر اٹھانا۔ نیزدیکھو ہوسیع ۹: ۷، عاموس ۳: ۷، ۸۔

## نبوت کا طبعی نظریہ

غیرادیان میں جونبوت پائی جاتی ہے اس کی اعلیٰ صورت سے اُس کا آغاز ہوتاہے۔اس میں اعلیٰ درجہ کی دُور

بینی اورباطنی علم کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ دیگر ادیان کے معلوں میں یہ صفات پائی جاتی تھیں۔ عبرانی نبیوں کا بھی یہی دعویٰ تھا۔اگرچہ وہ اُن معلموں سے اعلیٰ درجے کے تھے۔ نیچری معلموں کی سرسیدوغیرہ کی طرح یہی تعلیم تھی کہ نبوت بھی ایک طبعی ملکہ ہےجوفطرت بعضوں کوعطا کرتی ہے۔ لیکن عبرانی نبوت پر یہ امر صادق نہیں آتا۔ چنانچہ عبرانی نبیوں اور دیگر ادیان کے معلموں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہرہوجاتی ہے۔

## عبرانی نبوت کے خواص

عبرانی نبی کو خدا شخصی طورپر بلاتا ہے اوراسے اپنا روح عطا کرتا ہے۔ وہ صرف خدا ہی کے نام سے کلام کرتا ہے۔ وہ نبیوں کے سلسلے میں سے ایک ہے جوعبرانی دین کی ترقی کےلئے برپا ہوئے۔ وہ پہلی یا ماقبل نبوت کو لے کر دوبارہ پیش کرتا ہے اوراپنے مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔ الغرض عبرانی نبوی نجات کا ایک نظام ہے۔

یہاں ہم نہ صرف عبرانی نبوت اورغیر عبرانی نبوت میں امتیاز نہ کریں بلکہ خود عبرانی نبوت میں۔اصلی کوجعلی سے جدا کریں کیونکہ بعض لوگوں نے یاہواہ کے نام سے کلام کیالیکن جھوٹ بولے (یرمیاہ ۲۳باب) بعضوں نے اپنی خودرائی اوراٹکل کو خدا کاکلام سمجھ لیا جنہیں جھوٹی روحوں نے فریب دیا(۲تواریخ ۱۸باب) بعضوں نے نبوت کواپنا پیشہ بنالیا تاکہ اس کے ذریعہ نفع کمائیں اورملکی اغراض کی مددکریں۔یاہواہ کے نبی کوایسے جھوٹے نبیوں اوربعل کے نبیوں سے جھگڑنا پڑا۔

## فصل ششم۔ نبی کی بلاہٹ اورانعام

عبرانی نبی خدا کی طرف سے بلایا جاتاہے اور وہ صداقت مابعد نبیوں کے سپردکرتاہے۔

عبرنی دین خدا کے ساتھ اتحادوشراکت کا دین ہے۔اسلئے وہ جس دین کی تلقین کرتاہے وہ غیرفانی دین ہے جواُسے براہِ راست خدا سے حاصل ہوا۔خداکا یہ مکاشفہ زمان ومکان اورفطرت کے دائرہ میں اُسے بلایا۔ اس لئے نہ صرف نبوت کی نعمت بلکہ معجزہ کرنےکی طاقت بھی براہِ راست خدا سے ان عبرانی نبیوں کوملی۔ یوں یہ سارے انبیاء

اس نظام کے افراد تھے اگرچہ ہرایک نبی کو یہ نعمتیں حاصل نہ تھیں یا اُن کا ذکر قلمبند نہیں ہوا۔

اس نبوت کا وسیلہ روح القدس تھا۔ اورجن پر روح القدس کا اثر ہوا وہ دیندار لوگ تھے۔ یہ الہٰی روح انسانی روح کوعطا ہوا۔البتہ یہ عطیہ مختلف اشخاص میں مختلف اندازہ سے ملا چنانچہ موسیٰ اورایلیاہ، یسعیاہ ، یرمیاہ اور حزقیل کا مطالعہ کرنے سے یہ اختلاف ظاہر ہوجاتا ہے اورخاص موقعوں پر خاص جوش سے اُنہوں نے اس کو ظاہر کیا۔

## فصل ہفتم۔ نبوت کی کسوٹی یا معیار

حقیقی نبوت کا صحیح معیار یہ ہے کہ وہ نبوت صداقت اورواقعات کے مطابق ہو۔ ان نبوتوں میں غلطی کا امکان تھا اس لئے حضرت موسیٰ نے قوم کو اس سے آگاہ کیا۔ دیکھو استشنا ۱۸: ۱۴سے ۲۲۔

یہاں صحیح نبوت کا ثبوت نہ تو نشان نہ معجزے بلکہ ظاہر پیشین گوئی ٹھہرائی گئی ۔ سیدنا مسیح نے خود فرمایا کہ " جھوٹے مسیح اورجھوٹے نبی برپا ہونگے اوربڑے بڑے نشان دکھائینگے" (متی ۲۴: ۲۴) بلکہ باطنی سیرت یانبوت کا لب لباب آیا وہ یاہواہ کے نام سے ہوئی ۔آیا وہ سچی اورحقیقی ہے۔آیا وہ خدا کے جلال کے لئے ہے یاآیاوہ پہلی نبوتوں کے مطابق ہے۔ اس کسوٹی سے عبرانی نبوت کو پرکھ سکتے ہیں۔

## فصل ہشتم ۔ نبوت کا نشوونما

طوفانِ نوح اورتیری آرکوں کے زمانے میں گاہے گاہے نبوت کا ظہور ہوا۔بحیثیت عہدہ موسیٰ پہلا نبی تھا اور وہ مابعد نبیوں کا نمونہ تھا۔ سیموئیل نے نبوت کا ایک عہدہ بنادیا اورنبیوں کے سکول قائم کئے۔ یہ نبی بادشاہوں کے مشیر اورقوم کے مصلح تھے۔ اورایسے نبیوں کی ایک اعلیٰ مثال ناتن، ایلیاہ اورالیشع تھے۔ اُنہوں نے قوم کو اس کی تاریخ اس کے عہدوں اُس کی شریعت اورعبادت کی تعلیم دی اور موسیقی اورحکمت کے سکول قائم کئے۔ سلسلہ وار نبیوں کے برپا ہونے سے نبوت کو کمال حاصل ہوا۔ اوران نبیوں نے اپنی نبوتوں کوقلمبند کیا۔

موسیٰ سے پیشتر حنوق، نوح، ابراہام اوریعقوب نے نبی کی خدمت سرانجام دی۔لیکن موسیٰ نے ایک ایسے نبی کی یانبیوں کے سلسلے کی پیشین گوئی کی جوموسیٰ کی مانند ہوگا۔ بمقابلہ کنعانی جادوگروں اورفالگیروں کے سیموئیل کے زمانے تک گاہے گاہے یہ نبی برپا ہوتے رہے ۔ جب سیموئیل نبوت کے عہدے کےلئے بلایا گیا تو وہ موسیٰ کی طرح حاکم بھی تھا اورنبی بھی۔لیکن جب اُس نے حکومت چھوڑی تواُس نے نبوت کا ایک الگ عہدہ بنادیا اورنبیوں کے سکول قائم کئے۔

سیموئیل کے بعد پہلے ایسے نبی بھی اٹھے جوقوم کی عدالت بھی کرتے تھے وہ بادشاہوں کے درباروں میں یا قومی مجعموں میں ناگہاں آموجود ہوتے اورجو پیغام اُن کا ملا تھااُسے پہنچاتے ۔نبیوں کے مدرسوں میں یاہواہ کی تعلیم اوراُس کی عبادت کے طریقے رقص وسرود کے ذریعہ سکھائے جاتے تھے اورغالباً بائبل کی تاریخیں کتابیں اُنہوں نے ہی تصنیف کیں۔جب یہودی سلطنت دوحصوں میں تقسیم ہوگئی توشمالی سلطنت میں زیادہ ترنبی برپا ہوئے ۔ ایلیاہ اورالیشع اس زمانے کے اعلیٰ پایہ کے نبی تھے۔

وسیع معنی میں ہم تمام عہدِ عتیق کونبوت کہہ سکتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ شریعت ، حکمت اور زبور کی کتابوں اورنبیوں کے صحیفوں میں امتیازکیا گیا اوریوں نبوت کا حلقہ زیادہ تنگ اورمحدود ہوگیا۔ خطِ عبرانیوں گیارہ باب میں ایسے نبیوں اوربہادروں کی فہرست دی گئی ہے گو وہ مکمل نہیں۔

## فصل نہم نبی کا اعلیٰ تصور

نہ صرف موسیٰ کے دس احکام یاصرف شریعت میں بلکہ سارے عہدعتیق میں یہ اعلیٰ تصوراپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے چنانچہ ان نبیوں نے جو تعلیم دی وہ دیگر ادیان کے نبیوں کی تعلیم سے بہت اعلیٰ تھی مثلاً خداکی وحدانیت اور شخصیت کی تعلیم ایسے خدا کی تعلیم جس نے خلقت پیدا کی اورمخلصی کا انتظام کیا۔

اسی طرح انسان کے بارے میں جو تعلیم عبرانی نبیوں نے دی وہ بھی لاثانی ہے۔ مثلاً یہ کہ انسان ایک ہی اصل سے

ہے وہ ایک نوع ہے اوریہ انسان ایک دن پاک اورکامل ہوگا جیسے خدا پاک اورکامل ہے۔

اسی طرح انسان کی نجات کی جوتعلیم ان نبیوں نے دی وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔اس نجات یا مخلصی کے ذریعہ خدا اورانسان کا اتحاد ممکن ہوگیا۔

# دوسرا باب

## پیشین گوئی

دنیا کے سارے مذاہب میں یہ دعویٰ ہے کہ اس میں پیشین گوئیا ں ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ نبوت اورپیشین گوئی میں امتیازکیا گیا ہے۔ نبوت زیادہ وسیع لفظ ہے اورپیشین گوئی اس کا صرف ایک جز ہے۔ اس لئے پیشین گوئی کو نبوت پر فوق نہیں اگرچہ بعضوں نے غلطی سے پیشین گوئیوں کی نسبت بہت مبالغہ کیا۔ پیشین گوئی عبرانی نبوت ہی کا مخصوص جزنہیں بلکہ سارے دینوں میں اس کا چرچا ہے۔ فطرت انسانی کو ایسی تربیت مل سکتی ہے کہ وہ پیشین گوئی کے قابل بن جائے۔جیسے مدبرانِ ملک اپنے ملک اوراپنی قوم کی تواریخ کا مطالعہ کرنے سے اس قابل ہوسکتے ہیں کہ وہ اس قوم کے مستقبل کے بارے میں بتاسکیں۔ اسی طرح علمائے دین اس قابل ہوسکتے ہیں کہ کلیسیا کی خبر دےسکیں۔ چونکہ انسان کی طبیعت کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ مستقبل کا علم حاصل کرے اسلئے مسیحی شخصی دعا مانگتاہے اورغیر مسیحی مختلف قسم کے نبیوں کی تلاش کرتا ہے۔

پیشین گوئی نبوت کی وہ صورت ہے جس میں آئندہ کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے اوراسلئے یہ قابل قدر ہے کیونکہ اس میں یہ تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ مخلصی کے کام کی تکمیل مسیح کے وسیلے سے سرانجام پائیگی۔

### فصل اوّل ۔ پیشین گوئی کے چشمے

غیرادیان میں سب سے ادنیٰ چشمہ پیشین گوئی کا مُردہ ارواح ہیں۔ بعل کے مذہب میں اس کا بڑا چرچا تھا۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ مستقبل کا حال معلوم کرتے تھے جو مرُدگان کی روحوں کو بلاسکتے تھے مثلاً عین دورکی جادوگرنی کا سیموئیل کی روح کو بلانا۔(۱سیموئیل ۲۸باب)۔

دوسرا چشمہ شگون لینا یا فال دیکھنا تھا۔(یسعیاہ ۸: ۱۹)خاص کر جانوروں کی انتڑیوں یاپرندوں کے پرواز کے ذریعہ پتوں کی صرصراہٹ کی آواز سے یا پاک جانوروں کی حرکتوں یا کسی غیر معمولی واقعہ کے ذریعہ شگون کے یہ طریقے رومیوں اوریونانیوں میں بہت مروج تھے۔

کہتے ہیں کہ حضرت یوسف اپنے جام کے پانی کے ذریعہ شگون لیا کرتے تھے(پیدائش ۴۴: ۵) تیروں کے ذریعہ شگون لینے کا ذکر حزقیل ۲۱: ۲۱ سے ۲۳میں آتا ہے۔ نیز ترافیم یا خاندانی چھوٹے بتوں کے ذریعہ شگون لیتے تھے۔ (حزقی ایل ۲۱:۲۱،زکریاہ ۱۰:۲)۔

جوتشیوں یانجومیوں کے ذریعہ مستقبل کا حال دریافت کرتے جو ستاروں کی گردش ورفتار سے آئندہ کا حال معلوم کیا کرتے۔ علاوہ ازیں جادواورہاتھوں کے خط وخال کے ذریعہ انسان کی قسمت بتاتی جاتی تھی۔

لیکن بائبل مقدس نے ان سارے طریقوں کو رد کیا اوراُن پر لعنت کی۔ البتہ قرعہ کے ذریعہ خدا کی مرضی دریافت کرنے کو جائز رکھا۔ عکن اوریوناتھن کے بارے میں قرعہ ڈالنے کا ذکر آیا ہے۔(یشوع ۷: ۱۴۔ ۱سیموئیل ۱۴: ۴۳)موعودہ زمین قرعہ کے ذریعہ تقسیم کی گئی ۔ لڑائی کے وقت اورحالات کو قرعہ کے ذریعہ دریافت کیا۔ (یشوع ۱۴سے ۱۹) بنی اسرائیل میں ادریم اورتمیم کے ذریعہ خدا کی مرضی دریافت کی جاتی تھی(احبار۸: ۸) ساؤل اورداؤد کی تاریخ میں اُن کا ذکر آیا ہے (۱سیموئیل ۳۰: ۷وغیرہ ۱سیموئیل ۲۸: ۶)۔

## فصل دوم ۔ عبرانی پیشین گوئی کا چشمہ خدا ہے

یہ پیشن گوئی خوابوں کے ذریعہ یارویتوں کے ذریعہ جوحالت وجد یں ملتے ہی دی جاتی ہے، ایسی صورتوں میں مستقبل ایک ڈرامہ کی شکل میں قوتِ متخیلہ پر منعکس ہوجاتا ہے ۔ جس پر پیشین گوئی ظاہر ہوتی ہے ۔ وہ اُس کے تجربے اورمشاہدے کی اشیاء کے ذریعہ ہوتی ہے۔ مگر یہ پیشین گوئی محض خیالی نہیں ہوتی بلکہ قوتِ متخیلہ کی طبعی طاقت سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم نے رویا میں دیکھاکہ اس کی نسل ۴۰۰برس تک مصر میں رہے گی ۔ مصر میں رہنے کا خیال توقوتِ متخیلہ سے علاقہ رکھتا ہے لیکن سالوں کی تعداد جن میں وہ نسل دکھ اٹھائیگی محض قوت

متخیلہ کا کام نہ تھا۔(پیدائش ۱۵باب)فرعون کے خواب کا انحصار توملک کی طبعی حالت پر تھا لیکن ان کی تفصیل کسی خارجی قوت سے علاقہ رکھتی تھی جسے ہم فوق العادت کہہ سکتے ہیں (پیدائش ۴۱باب)اسی طرح ان خوابوں کی تعبیر کا واقعات میں ظاہر ہون اس امر پر شاہد ہے کہ یہ کسی اعلیٰ قوت کا کام تھا۔نبوکرنضر کے خوابوں اوردانیال نبی کی رویتوں کے بارہ میں بھی ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ (دانیال ۴، ۷باب)۔

اب خوابوں کے ذریعہ پیشین گوئی سے گذرکر ہم ان منظوم پیشین گوئیوں پر نظر ڈالیں جوحالتِ وجد میں منکشف ہوئیں۔ مثلاً بلعام کی پیشین گوئی، وہ پیشین گوئی بلعام کی خواہشات کے بالکل خلاف تھی(گنتی ۲۳، ۲۴باب )کسی اعلیٰ طاقت نے بلعام کوبرکت دینے پر مجبورکیا حالانکہ وہ خود اسرائیل پر لعنت کرنا چاہتا تھا۔اس پیشین گوئی کو ہم طبعی نہیں کہہ سکتے۔

البتہ عبرانی قوت میں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ عبرانی نبی جو پیشین گوئی کرتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ایسے نبی اپنے زمانے میں صاحبِ عقل وخرد تھے۔ وہ اپنی قوم کی تاریخ اوراپنے قرب وجوار کی قوموں کے مذاہب اورملکی اُمور سے واقف تھے۔ وہ مدبرانِ ملک میں شامل تھے لیکن ان سب سے بڑھ کر وہ خدا پرست اوردیندار لوگ تھے۔اُن کا نورقلب اوردُوربینی کی طاقت خدا کے نور سے منور تھی۔

## فصل سوم۔عبرانی نبوت بذریعہ نشانات

یہ نشانات کبھی توادنیٰ درجے کے استعمال کئے گئے جیسے اخیاہ شونی نے کپڑے کےبارہ ٹکڑے کرکے یہ ظاہر کیاکہ دس ٹکڑے یروبعام کودئے گئے یعنی دس فرقوں کی سلطنت۔یہاں دس ٹکڑوں سے دس فرقے مُراد ہیں اورکپڑوں کے پھاڑنے سے اُن فرقوں کی دوسلطنتوں میں تقسیم ۔(۱سلاطین ۱۱: ۳۰، ۳۱)بعض اوقات تویہ نشانات بذریعہ عمل دکھائے گئے اوربعض اوقات محض تقریر میں۔ چنانچہ حزقیل نے دوچھڑیوں کا ذکر کیا جن پر یہوداہ اوراسرائیل کے نام لکھے تھے اوروہ چھڑیاں آپس میں جڑگئیں یعنی دونو سلطنتوں میں اتحاد ہوگیا۔(حزقیل ۳۷: ۱۵وغیرہ)اسی طرح یرمیاہ نبی نے انجیر کے دوٹوکروں کا ذکر کیا۔ ایک میں اچھی انجیریں تھیں اوردوسرے میں بُری ۔ اس سے اسرائیل کی نیک دوبدو

گروہوں مُراد لیں (یرمیاہ ۲۴)۔یہ چند مثالیں بطورنمونہ کے پیش کی گئیں۔کوئی شخص لفظی طورپر ان کی تکمیل کی توقع نہیں کرسکتا بلکہ اُنکی غرض سمجھنے سے واسطہ ہوگا۔

عبرانی نبی عموماً اعلیٰ نشان استعمال کرتے تھے۔ البتہ مسیحیوں نے اس طریقہ کو بہت بگاڑا اورہر شے کو نشان سمجھا۔ لیکن ہم صرف انہی نشانوں کا ذکر کرینگے جن کونبیوں نے استعمال کیا اوریہ مختلف قسم کے نشان میں بعض اشخاص بطورنشان کے استعمال ہوئے جیسے موسیٰ، داؤد یاسلمان اوریہ امر طبعی تھاکہ مسیح موسیٰ ثانی اوراس سے اعلیٰ قراردیا جائے۔ یاظفریاب جنگی بادشاہ جو داؤد کی مانند ہویا سلیمان کی طرح صلح کا بادشاہ۔

سیدنا مسیح نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ سے تشبیہ دی (متی ۱۱: ۱۴، ملاکی ۴: ۵)ان نشانوں میں سیرت کی عام مطابقت مُراد لی گئی نہ ہر چھوٹی تفصیل کی مطابقت اگر کوئی تفصیل کی مطابقت تلاش کرے تو وہ غلطی کرے گا۔

نہ صرف اشخاص کو نشان ٹھہرایا بلکہ بعض رسوم کو بھی مثلاً عید فسح کو۔ عہد کے صندوق اورسردارکاہن کے تاج کو ۔یہ نئے عہد کے نشانات بتائے گئے۔ جہاں تک یہ نشان اعلیٰ ہونگے وہاں تک مطابقت بھی اصل اورنشان میں زیادہ ہوگی۔ ایسی پیشین گوئیوں کی تفسیرکرنا بھی مشکل ہے۔ ان کا رازکبھی کبھی صدیوں تک چھپا رہا۔اورجب تک وہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی کسی نے ان کا مطلب نہ سمجھا مثلاً فرعون اور نبوکدنضر کےخوابوں کو۔ ان کی تفسیر کے لئے یوسف اوردانیال جیسے اشخاص کی ضرورت تھی۔مسیح کے بارے میں جو نبوت تھی وہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت بہت کچھ سمجھ میں آئی۔ مسیح نے اپنے رسولوں کے ذہنوں کو روشن کیا تاکہ وہ کتاب مقدس کے معنی سمجھ سکیں۔ اسی طرح مسیح کی دوسری آمد کے وقت نئے عہدنامہ کی نبوت پورے طور سے سمجھ میں آئیگی۔اس سربمہر کتاب کو وہ برہ کھولتا ہے جوذبح ہواتھا۔

کبھی کبھی یہ نشان عام نشان سے بڑھتے بڑھتے ایسا عظیم وعالیشان بن جاتاہے کہ حقیقت سے پرے ہوجاتاہے۔ مثلاًایک تاک کو مصر سے لاکر کنعان میں لگایا۔ وہ تاک بڑھتے بڑھتے ساری زمین پرپھیل گئی اوراُس کی شاخیں بحیرہ شام سے

دریائے فرات تک (زبور ۸)۔اسی طرح دانیال نبی نے ایک پتھر کا ذکر کیا جوبڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیل گیا۔ (دانیال ۲باب) میکاہ نے خداوند کے گھر کے پہاڑکویوں ظاہرکیا کہ وہ سارے بلند پہاڑوں سے اونچا ہوگیا(میکاہ ۴ویسعیاہ۲باب) اسی طرح حزقیل نبی نے نئے یروشلیم کےلئے ایسے الفاظ استعمال کئے کہ وہ ناممکن کے درجے تک پہنچ گئے(حزقیل ۴باب)اوربعضوں کا بیان ایسے عجیب طورسے ہوا کہ پڑھتے پڑھتے ہنسی آجاتی ہے۔ اگرچہ پیشین گوئی یا نشان کی ظاہری صورت ایسی ناممکن نظرآئے لیکن حقیقت کوظاہرکرنے کے لئے اسی صورت موزون تھی۔ مثلاً نبوت میں اسرائیل سے عام اسرائیل جسم کے لحاظ سے مراد نہیں بلکہ روحانی اسرائیل سے مراد ہے (رومیوں ۹باب) ابراہیم کی اولاد ایماندارلوگ ہیں(رومیوں ۴باب) مسیحی کلیسیا قدیم اسرائیل کی قائم مقام اوراس کے وعدوں کی وارث ہے(۱پطرس ۲: ۴)۔

لیکن عبرانی نبوت میں اعلیٰ نبوت بھی شامل ہے جو صریح پیشینگوئی کہلاتی ہے۔ایسی پیشین گوئی کے شروع میں گوکسی نشان کا استعمال ہولیکن رفتہ رفتہ وہ نشان پیچھے رہ جاتا ہے۔

نبوت میں کبھی اعداد کا ذکرآتا ہے جن کے معنی اس وقت تک سمجھ میں نہیں آئے جب تک کہ اُن کا کچھ سراغ نہ ملے۔ اسی طرح نزدیک یاقریب کا استعمال ہوا۔ مثلاً جوئیل کے لئے جونزدیک ہے وہ تاریخی طورپر یسعیاہ کے لئے عرصہ دراز ہوگا۔ اورجویرمیاہ کےلئے نزدیک ہے ملاکی کےلئے دورہوگا۔پھربھی یہ سارے نبی کے بعدیگرے خاندان کے دن کو یہی کہتے چلے گئے۔

اسی وجہ سے سیدنا مسیح نے فرمایاکہ وقتوں اورموسموں کا علم صرف خداکوہے (متی ۲۴: ۳۲، مرقس ۳: ۳۲۔ اعمال ۱: ۷)الغرض نبوت کے آج اورکل کے درمیان ایک رات ہے جو غیر مقررہ اورغیریقینی ہے۔ اس لئے آج کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہ تیاری کا وقت ہے۔

## فصل چہارم ۔ پیشین گوئی کی حدود

نبی گویا اعلیٰ پہاڑ پر کھڑا ہے۔ وہ سامنے انجام کو دیکھ رہا ہے لیکن بیچ میں جو خلیج حائل ہے وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہے وہ درمیانی وادیوں چٹانوں اورندیوں کو نہیں دیکھتا اوروہ نبی اس انجام کو اپنے زمانہ کی تاریخ کے رنگ میں پیش کرتا ہے اوروہ رنگ مقامی عارضی اوراس کے زمانے کے مطابق ہے اورایسے فاصلہ اورمعیاد کو وہ تمثیلی اعداد میں پیش کرتا ہے نہ حقیقی اعداد میں ۔ ایسی نبوت میں باربار یہ نصیحت ملتی ہے کہ دکھوں میں صبرکرو کیونکہ مخلصی آرہی ہے اورہم نہیں جانتے کہ کتنی جلد آجائیگی۔

## فصل پنجم۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی

عبرانی نبوت اعلیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے حتیٰ کہ مسیح میں جاکر تکمیل کو پہنچتی ہے ۔ اس ساری نبوت کا یہ مرکزی تصور ہے۔ اس کے باقی سب سبق اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔یہ وہ چشمہ ہے جہاں سے برکت اورلعنت کی ندیاں برابر جاری رہتی ہیں۔ مسیحی نبوت مسیح کے وسیلے مخلصی کی پیشین گوئی ہے۔ اوریہ پیشین گوئی انہی نبیوں تک محدود نہیں جو بحیثیتِ عہدہ نبی تھے بلکہ یہ تاریخی اورمنظوم کتابوں میں بھی اُسی طرح ملتی ہے جیسے نبیوں کی کتابوں میں مسیحی پیشین گو ء میں نہ صرف مسیح کی شخصیت کا ذکر ہے بلکہ اُس کے کام کا بھی ۔ نیزان سارے فوائد اوربرکات کا جو مسیح کے وسیلے حاصل ہوتے ہیں۔ عام تصورمخلصی کی تکمیل ہے۔

عبرانی نبوت کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ خدا،انسان اورمخلصی ۔یہ مخلصی خدا کی اُمت کو اب بھی حاصل ہے اورآئندہ کوبھی حاصل ہوگی لیکن اس کا کمال مسیح کے زمانے میں ہوگا۔ پہلی مخلصی کو ہم خاص مخلصی سمجھیں ۔ دوسری کو مستقبل حالت کا مسئلہ اورتیسری مخلصی کومسیح کے بارہ میں نبوت۔

مخلصی کا یہ مسئلہ بتدریج منکشف ہوتا گیا۔ اس میں ماضی ، حال اورمستقبل تینوں زمانے شامل ہیں۔ موجودہ مخلصی ،بہتر مخلصی کی اُمید ہمارے اندر پیدا کرتی اورمسیح میں تکمیل پاتی ہے۔

پرانے عہدنامے میں یہ مخلصی ایک بیج کی مانند نظر آتی ہے ۔ وہ بیچ پھول اورپھل لاتا ہے۔چنانچہ نئے عہدنامہ میں اس کا پھول اورپھل نظر آتا ہے۔ شریعت اورانبیاء میں جس مخلصی کا ذکر ہے وہ اس شخص میں پوری ہوتی ہے جو شریعت اورانبیاء کوپورا کرنے آیا تھا۔

## فصل ششم۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی کی تکمیل

مخفی نہ رہے کہ مسیحی نبوت بتدریج ترقی کرتی جاتی ہے۔یہ الگ الگ پیشین گوئیاں نہیں بلکہ باہم وابستہ ہیں۔ وہ ایک پودے کی طرح نشوونما پاتی ہے اس لئے اس کے مختلف درجوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ پھر بھی یہ کہنے میں تامل نہیں کہ پُرانے عہدنامے کی نبوت کی کلید مسیح کی آمدِ اوّل ہے۔اس نے اس کے مختلف کمروں کو کھول دیا اوربتادیاکہ مسیح کی دوسری آمد ساری نبوت کوپورے طورسے منکشف کردیگی۔

مسیح کے بارے میں نبوت کی تفسیر کا ایک بڑا موزون طریقہ ہے اوروہ یہ ہے :

۱۔ ہرایک پیشین گوئی کا مطالعہ الگ الگ بڑے غوروخوض سے کریں۔

۲۔ اسی سلسلہ کی دوسری پیشین گوئیوں کے ساتھ مقابلہ کرکے پڑھیں۔

۳۔ اس کو مسیح اوراسکی مخلصی کی روشنی میں پڑھیں۔

بعضوں نے سمجھا کہ ایسی پیشین گوئی کے دہرے معنی ہوتے ہیں لیکن یہ درست نہیں ۔ معنی توایک ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ پیشین گوئی دنیاوی مخلصی سے شروع کرکے ابدی مخلصی کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے اس لئے بعضوں نے یہ دھوکا کھایا۔

# تیسرا باب

## مسیح کے بارہ میں ابتدائی پیشین گوئی

توریت میں کئی ایک مسیحی نبوتیں پائی جاتی ہیں اوران نبوتوں میں ایک بڑا فاصلہ حائل ہے اوروہ مختلف شخصوں کے ذریعہ ملیں۔

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں خلقت کی پیدائش کا ایک قدیم گیت ملتا ہے۔ اس کے چھٹے حصے میں آدم کا ذکر ہے جوسب سے آخر میں اورسب سے اعلیٰ اورخدا کے لشکر میں سب سے افضل پیدا کیا گیا(پیدائش ۱: ۲۶ سے ۳۰ ) اس میں یہ بیان ہے کہ آدم کوخدا نے آسمانی عقول کی صورت اورشکل پر خلق کیا جن سے خدا نے انسان کے پیدا کرنے کے بارے میں مشورت کی۔ مقابلہ کروزبور ۸: ۶ سے ۔اسے سب پر حکومت بخشی۔ اس کیلئے مقررہوا کہ اس کی اولاد زمین کی وارث ہو۔

یہ صورت نہ صرف عقل وپاکیزگی کی تھی بلکہ کل انسان یاآدم کی کیونکہ ظاہری صورت باطنی صورت کا جسمانی اظہار ہے اوریہ صورت پاتال (شیول)میں بھی قائم رہتی ہے(زبور۱۷: ۱۵)یہ صورت ان روحوں یاعقول کی مظہر ہے۔

اس تصورکو کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ اسے مسیحی پیشین گوئی توٹھیک سے طورسے نہیں کہہ سکتے۔ البتہ یہ تصور ساری نبوت کی شرط اورڈھانچہ ہے کیونکہ انسان کے بارہ میں خدا کی یہی تجویز تھی کہ آخر کارانسان ایسا ہی بن جائے۔

## فصل اوّل۔ پہلا مسیحی تصور

مسیحی نبوت کا آغازنوع انسان کی تاریخ کے آغاز سے ہی شروع ہوتا ہے۔نوع انسان کے گرنے کے وقت یہ تصور پیش کیا گیا۔

پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵ میں ہے کہ عورت کی نسل ایک لڑائی کے بعدجس میں دونو فریق زخمی ہونگے سانپ پر غالب آئیگی۔ اس میں لعنت اورغم داخل ہیں۔ اس کے ذریعہ وہ خدا کو اپنا مخلصی دہندہ تسلیم کرلیتے ہیں۔ وہ باغِ عدن معہ اس کے درختوں اورحیوانات کے انسان کی تربیت کیلئے تھا۔ اُن کی

آزمائش ضروری تھی کیونکہ بلاآزمائش کوئی دینی تعلیم نہیں ہوسکتی۔ آدم وحوا کی اخلاقی تربیت کیلئے آزمائش ضرور تھی۔ زندگی اور موت کے درخت ان کے سامنے نیکی اوربدی کی تصویر کھینچتے تھے۔ اُن کے ذریعہ نیکی اوربدی کی پہچان بڑھتی جاتی تھی۔ اب حیوان آزمانے والا آتا ہے۔ یہ آزمائش ذائقہ کی دل کی اورعقل کی تھی۔ یعنی پھل اورخوبصورتی اورعقل کی زیادتی کے وعدے کے ذریعہ۔

عورت آزمائش میں گرکرخود آزمانے والے بن گئی ۔ ویسے ہی آدم نے آزمائش میں گرکر حکم عدولی کی۔ خدا بطور قاضی اورمخلصی دہندہ کے ظاہر ہوا۔

سانپ کو جو لعنت ملی اُس میں بدروحیں اوربدآدمی بھی شامل ہیں۔ (یوحنا ۸: ۴۴)۔

طوفان سے پہلے کی صرف یہی ایک پیشین گوئی ہم تک پہنچی ہے۔

## فصل دوم۔ سیم کی برکت ۔ طوفان کے بعد

طوفان کے فوراً بعد خدا نے وعدہ کیا اورنوح کی اولاد کو یقین دلایاکہ زمین قائم رہیگی اورموسم برابر برقرار رہینگے(پیدائش ۸: ۲۰سے ۲۲)۔تب نوح نے خداوند کےلئے ایک مذبح بنایا اورسب پاک چوپایوں اورپاک پرندوں میں سے تھوڑے سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے اُن کی راحت انگیز خوشبو لی اورخداوند نے اپنے دل میں کہاکہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجونگا۔ کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے۔ نہ پھر سب جانداروں کو جیسا اب کیا ہے مارونگا۔ بلکہ جب تک زمین قائم ہے بیج بونا اورفصل کاٹنا۔ سردی اور تپش گرمی اورجاڑا دن اوررات موقوف نہ ہونگے۔

ان آیات میں خدا کے ایک اعلیٰ وعدہ کا ذکر ہے۔ گو لفظی طورپر یہ مسیح کے بارے میں وعدہ نہیں کہلاتالیکن اس میں مسیحی تصورکا مزید انکشاف پایا جاتا ہے۔ زمین کو جب انسان مطیع کرچکیگا تووہ اپنی ساری تاریخ میں دراصل زمین ہی رہیگی اورموسموں کے تغیر وتبدل کا سلسلہ بھی

برابر جاری رہے گا۔ نوع انسان کا گناہ اس جنگ میں ایک بڑا عنصر ہے۔ یہ گناہ نہ صرف آزمانے والے اوربیرونی دنیا میں ہی پایا جاتاہے بلکہ انسان کے باطن میں بھی۔ توبھی زمین کی حالت میں فرق نہ آئے گا۔جب تک کہ انسان کے انجام کی خایت پوری نہ ہو۔

۳۔ گناہ طوفان کے عین بعد نوح کی اولاد میں نمودار ہوا جس کی وجہ سے نوح نے اپنے بیٹے کنعان کو لعنت دی۔ یہ کنعان حام کا بیٹا تھا لیکن حام کے دوسرے بیٹے اس لعنت میں نظر اندازہوئے۔

یافت کی برکت کو زیادہ توسیع دی گئی ۔ اورسیم کویہ برکت ملی کہ خدااُس کے خیموں میں رہیگا۔

یہ دوسری مسیحی پیشین گوئی بھی پہلی پیشین گوئی کی طرح ایک برکت ہے۔اس برکت کا موقعہ گناہ اورشرم ہے۔ یہ گناہ نوح کے خلاف ہے۔ یہ گناہ سب سے چھوٹے بیٹے حام سے سرزدہوا۔ لعنت اوربرکت براہِ راست خدا نے نہ دی بلکہ نوح نے ۔ نوح نے بحیثیت نبی خدا کے مقصد کوظاہر کیا۔ یہ لعنت وبرکت اُس جدوجہد کوظاہر کرتے ہیں جو شیطان اوراُس کے لشکر کے خلاف نہیں بلکہ نوع انسان کی تین قوموں کے درمیان ہوگی۔

اس پیشین گوئی میں تین گروہ ہیں۔ اورگناہ اورنیکی کے بھی تین درجے ہیں جو نوح کے تین بیٹوں میں پائے جاتے ہیں گناہ اورشرم توحام اوراس کی اولاد میں محدود ہے اورنیکی یافت کی اولاد میں۔لیکن سیم کی دینداری یافت کی نیکی سے بڑھ کر ہے۔ ان تینوں بیٹوں میں سیرت کے یہ تین درجے ان قوموں کی تاریخ میں نمودارہیں ۔ دیکھو پیدائش ۹: ۱سے ۱۷، ۲۶، ۲۷۔

" اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہے۔وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا۔پھر کہا خداوند سیم کا خدا مبارک ہو اورکنعان سیم کا غلام ہو۔ خدا یافت کو پھیلائے کہ وہ سیم کے ڈیروں میں بسے اورکنعان اُس کا غلام ہو" ۔

حام نے اپنے بوڑھے باپ کی بے عزتی کی۔ اوروہ انسان کی نفسانی فطرت کا نشان تھاجواُس کی نسل کی تواریخ میں پائی جائیگی۔ یہ قابلِ غور ہے کہ حضرت نوح نے حام کو جواس گناہ کا مرتکب ہوا نظر اندازکردیا اوراُس کے بیٹے کنعان کو موردِ

لعنت ٹھہرایا۔ انتقام فطرت یا نیچر کا قانون ہے اورحام سے یوں انتقام لیا گیا جیسے حام نے اپنے باپ کی بے عزتی کی ہے ویسے ہی اُس کا بیٹا اُس کی بے عزتی کرے گا۔ اوریہ لعنت حام کے ایک بیٹے کو ملی۔ باقی بیٹے نظر انداز کئے گئے۔

اب نوح نے دوسرے بیٹوں کی طرف توجہ کی جنہوں نے باپ کی عُریانی ڈھانپی۔ سیم نوح کا پہلوٹا بیٹا تھا۔ جس میں باپ کی دینی طبیعت پائی جاتی تھی اس لئے اُس کو نوح نے برکت دی اورکنعان پر لعنت بھیجی۔ پھر یافت کوبرکت دی کہ وہ پھیلے اورساتھ ہی کنعان کولعنت کہ وہ غلام رہے۔

کنعان اوریافت کو چھوڑ کر ذرا سیم کی برکت پر غورکیجئے۔وہ برکت یہ ہے کہ خدا سیم کے ڈیروں میں رہیگا یااُن کے اندر بسیگا۔سیم کی اولاد کا حصہ خدا تھا۔ الہٰی حضوری ہمیشہ اُن کے خیموں میں رہی۔ اُنہوں نے حقیقی مذہب کو قائم رکھا ۔شریعتِ انبیاء اورمسیحی دین انہی کے وسیلے رواج پکڑگئے۔ اس نبوت کا مرکزی تصوریہ ہے کہ خدا آئے گا اورسیم کے ڈیروں میں رہیگا۔ پہلی پیشین گوئی میں یہ تھا کہ عورت کی نسل کو سانپ پر فتح حاصل ہوگی۔ یہاں دوسری پیشین گوئی میں مسیحی مخلصی کا الہٰی پہلودکھایا گیا کہ خدا کی آمد سیم کے خیموں میں ایک بڑی برکت ہوگی۔اس پیشین گوئی کے یہ دوسلسلے نوعِ انسان کی تاریخ میں برابر نشوونماپاتے رہے حتیٰ کہ مسیح کی آمد اورخاص کر اُس کی دوسری آمد میں وہ کمال کو پہنچے۔

## فصل سوم۔ ابرہام کی برکت

مسیحی تصورکی نشوونما کی تاریخ میں ایک بڑا وقفہ پایا جاتا ہے۔ نوح کے بیٹے بڑھتے بڑھتے خاندان ،فرقے اورقومیں بن گئے ۔ اُن کی بدی کے باعث بابل کے برُج بنانے کے وقت وہ منتشر ہوگئے۔چونکہ سیم کے فرقوں میں خالص خدا کی عبادت کم ہوگئی تھی۔ اس لئے خدا نے ابرام اوراس کی بیوی کو چنا اورحکم دیاکہ وہ اپنا وطن چھوڑکر ایک دورملک میں جابسیں تاکہ وہ برگزیدہ امت کے جدِ امجد اوردنیا کے لئے برکت بنیں۔ ابرام کی بلاہٹ سے تاریخ انسانی میں ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

۱۔ابرام کے ساتھ خدا نے عہدباندھا ۔ اس کے ذریعہ ابرام کی نسل اورخدا کے درمیان اورابرام کی نسل اورنوع انسان

کے درمیان ایک مبارک رشتہ قائم ہوگیا۔ اورابرام سے ایک مبارک زمین کا وعدہ کیا گیا۔

یہ پیشینگوئی بھی ایک برکت کی صورت میں ہے خدا ابرام سے متکلم ہوا۔ البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بذریعہ خواب متکلم ہوا یا رویا یا باطنی نوروآگاہی سے ۔

دیکھو پیدائش ۱۲: ۱سے ۳" خداوند نے ابرام سے کہا کہ تواپنے وطن اوراپنے ناطہ داروں کے بیچ سے اوراپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤنگا۔ اورمیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اوربرکت دونگا اور تیرا نام سرفراز کرونگا۔سوتوباعثِ برکت ہو۔جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دونگا اورجوتجھ پر لعنت کرے اس پر میں لعنت کرونگا اورزمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائینگے"۔

ابرام کو حکم ملا کہ وہ اپنے رشتے داروں سے جدا ہوجائے اوراپنا وطن چھوڑ کر ایسے ملک میں چلا جائے جواسے میرا میں دیا جائیگا۔ اوروہاں اُس کا نام زمین کی قومیں کےلئے باعث برکت ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابرام نے یہ حکم مان لیا اوراس برکت کا وارث ہوا۔ وہ اپنے ملک سے نکل کر کنعان کو گیا اوروہاں سکم میں پہنچ کر ممرے کے بلوط کے پاس اس کو یقین دلایا گیاکہ موعود زمین وہی تھی چنانچہ وہاں اُس نے خداوند کےلئے مذبح بنایا اورتسلیم کیاکہ یاہواہ خدا ہے جس نے اس زمین کا وعدہ اُس سے کیا۔

ناظرین اس انتخاب کا لحاظ رکھیں۔ وہ وعدہ پہلے عورت کی نسل سے تھا۔ پھروہ سیم کی نسل سے ابراہیم کی اولاد کوملا۔ ابراہیم کی نسل گومحدود ہوگئی تھی۔ توبھی برکت ساری قوموں تک پہنچیگی۔ ابرام اگرچہ اس وقت بوڑھا اوربے اولاد تھا پھر بھی خدا نے وعدہ کیاکہ اس کی اولاد ریت کے ذروں کی طرح کثیر ہوگی۔ اس کے بعد خدا نے اپنے پہلے وعدے کے وزیادہ توسیع دی اورکہا" اپنی آنکھ اٹھا اورجس جگہ توہے وہاں سے شمال اورجنوب اورمشرق اورمغرب کی طرف نظر دوڑا کیونکہ یہ تمام ملک جوتو دیکھ رہا ہے میں تجھ کو اورتیسری نسل کو ہمیشہ کےلئے دونگا۔ اورمیں تیری نسل کو خاک ے ذروں کی مانند بناؤنگا ایسا کہ اگرکوئی شخص خاک کے ذروں کو گن سکے توتیری نسل بھی گن لی جائیگی "(پیدائش ۱۳: ۱۴سے ۱۸)۔

سکم میں تو"اس ملک" کا ذکر تھالیکن یہاں تمام ملک کا پہلی دفعه وعدہ میں تویہ ذکر تھا کہ میں تجھے بڑی قوم بناؤنگا۔ اب اس کی اولاد کا ذکر ہے کہ وہ " خاک کے ذروں" کی طرح بے شمار ہوگی۔

سدوم اورعمورہ کی بربادی کا ذکر کرتے وقت بھی اس وعدہ کی طرف اشارہ ہے۔ ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اورزمین کی سب قومیں اُس کے وسیلے سے برکت پائینگی (پیدائش ۱۸: ۱۷سے ۱۹)۔

حضرت ابراہیم کو یہ اندشہ تھا کہ وہ شاید بے اولاد ہی مرجائے اوراُس کا خادم الیعزراس کی میراث کا مالک ہو۔ اس لئے خدا نے اس کو یہ کہہ کر تسلی دی" یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ وہ جو تیری صلب سے پیداہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اگر تو ستاروں کو گن سکتا ہے توگن ۔ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی" (پیدائش ۱۵: ۴سے ۶)۔ البتہ حضرت ابرہام کو یہ بتایا گیا کہ وہ سرزمین اُس کو یااُس کی اولاد کوایک لخت نہ ملیگی بلکہ اُس کی اولاد چارسوبرس تک مصر کی غلامی میں رہیگی۔ اُس کی چوتھی پشت غلامی سے رہا ہوکر موعود زمین کی مالک بنیگی۔ یہاں اُس ملک کی حدود بھی بتائی گئیں کہ وہ دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک ہوگی۔ وہاں پہلے گیا رہ قومیں بستی تھیں۔ کنعانیوں کے فرقے، آرامی، حتیوں کے فرقے وغیرہ (پیدائش ۱۵: ۱۸سے ۲۱)۔

اس کے بعد اس برکت کا ذکر اُس وقت ہوا جب خدا نے ابرام سے ایک عہدباندھاجس کا نشان ختنہ تھا اوراس وقت ابرام کا نام بدل کر ابرہام ہوگیا (پیدائش ۱۷: ۱تا ۸)۔اس برکت میں ابرہام" بہت قوموں کا باپ" کہلایا جس کی وجہ سے اُس کا نام ابرہام ہوا۔ یہ ملک" دائمی ملکیت" ہوگا۔

اس کے بعد یہ برکت حضرت اضحاق کے حصے میں آئی۔ ہاجرہ اورقطورہ اوردوسری لونڈیوں کے ذریعہ ابرہام کی جواولاد تھی وہ الگ ہوگئی اوراس برکت کی وارث نہ ہوئی لیکن خدا اضحاق پر ظاہر ہوا جس وقت وہ بیرسبع کوگیا" میں تیرے باپ ابرہام کا خداہوں۔ مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں اورتجھے برکت دونگا اوراپنے بندے ابرہام کی خاطر تیری نسل بڑھاؤنگا" (پیدائش ۲۶: ۲۴)اضحاق کی نسل سے دوبیٹے توام پیداہوئے۔ اُن کی پیدائش سے پیشتر ایک بیٹے

یعقوب کودوسرے بیٹے عیساؤ پر ترجیح دی گئی ۔ اور کہا گیا کہ" بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا"(پیدائش ۲۵: ۲۳، ۲۴)۔ اضحاق کی اولاد دوقوموں میں منقسم ہوگئی اوریہ ابراہامی برکت یعقوب کے ورثہ میں آئی چنانچہ اضحاق نے اپنے مرنے سے پیشتر جوبرکت دی وہ یعقوب نے حاصل کی اگرچہ باپ وہ برکت عیساؤ کودینا چاہتا تھا۔ اس برکت میں یہ ذکر ہے" خدا آسمان کی اوس اورزمین کی فربہی اوربہت سا اناج اورمے تجھے بخشے۔ قومیں تیری خدمت کریں اورقبیلے تیرے آگے جھکیں۔ تواپنے بھائیوں کا سردار ہو اورتیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں توتجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو اورجوتجھے دعادے وہ برکت پائے"(پیدائش ۲۷: ۲۷تا ۲۹)۔

یہاں اُس موعود سرزمین کی زرخیزی کاذکر ہے اوراس امرکا کہ قومیں یعقوب کی فضیلت اورامارت کو مان لینگی۔ پھر اسی وعدے کی توسیع یعقوب کی برکت ملتے وقت ہوئی جب وہ ہاران کو جارہا تھا۔

" میں خداوند تیرے باپ کا خدا اوراضحاق کا خداہوں۔میں یہ زمین۔۔۔۔۔تیری نسل کو دونگا اورتیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانندہوگی۔۔۔۔ اورزمین کے سب قبیلے تیرے اورتیری نسل کے وسیلے سے برکت پائینگے"(پیدائش ۲۸: ۱۳سے ۱۶)۔اس برکت میں پیدائش ۱۲: ۱سے ۵ اور۱۳: ۱۴سے ۱۷کاتکرار ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ ۲۶: ۱۴ میں تویہ مذکورتھا" ۔ میں تیرے ساتھ ہونگا لیکن یہاں یہ ہے" دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اورہر جگہ جہاں توجائے تیری حفاظت کرونگا اورتجھ کو اس ملک میں پھر لاؤنگا"۔ (آیت ۱۵)۔

جب یعقوب فدان ارام کو بھیجا گیا تویہی برکت دہرائی گئی (پیدائش ۲۸: ۱سے ۴)۔ خدا نے جوعہد ابراہام سے باندھا تھا(پیدائش ۱۷باب)اس کا یہ تکرار ہے۔ اورجب یعقوب فاران ارام سے واپس آیا اوراُس کا نام یعقوب سے اسرائیل ہوگیا۔ تویہی برکت پھردہرائی گئی (پیدائش ۳۵: ۹سے ۱۲)۔

# فصل چہارم۔ یہوداہ کی برکت

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جن سے اسرائیل کے بارہ فرقے پیدا ہوئے۔ یہ لوگ مصر کو گئے۔ جہاں یوسف نے اُن کی پرورش کی وہاں یعقوب نے اپنے مرنے سے پہلے ان بارہ بیٹوں کو برکت دی۔ وہ برکت مسیحی نبوت تھی۔اس برکت میں یعقوب نے کنعان کی زمین کو تقسیم کیا گویا وہ اُسکے قبضہ میں آ چکی تھی۔ اس برکت میں اُس نے یہوداہ کو سب کا سردار ٹھہرایا اوراُس کی نسبت کہا گیا کہ قومیں اُس کی مطیع ہونگی اور وہ زمین کی نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔ اس برکت میں ابراہیمی برکت کی توضیح کی گئی ہے۔ پہلی برکتوں میں تو صرف ایک ایک بیٹا چنا گیا تھا ۔ لیکن اب اس برکت میں یعقوب نے اپنے کسی بیٹے کو خارج نہیں کیا۔ البتہ تین بڑے بیٹوں کو ادنیٰ درجہ دیا کیونکہ اُن کی سیرت میں نقص پایا گیا۔ حرامکاری اورظلم اُن سے سرزد ہوئے۔ پھر بھی اُن کو کنعان کی زمین میں سے حصہ دیا گیا۔ اسی طرح ہرایک بیٹے کو اُس کی سیرت کے مطابق حصہ دیا گیا۔ لیکن یہوداہ کو ان سارے فرقوں کا صدرقراردیا۔ جیسے اسرائیل قوموں کے لئے برکت کا وسیلہ مقرر کیا گیا تھا ویسے ہی یہوداہ اپنے فرقوں کے درمیان فاتح فرقہ مقرر ہوا (پیدائش ۴۹: ۸ سے ۱۲)۔

اس برکت میں خاص بات موعود زمین ہے جہاں یعقوب بطورمسافر گزران کرتا رہا۔اب یہ فرقے اُس سرزمین کو وہاں کے اصلی باشندوں سے فتح کرکے تصرف میں لائینگے۔ یہوداہ شیرببر کی طرح ہراول بنیگا۔ یعقوب نے اُس کے مستقبل کو دیکھا اورکہا" یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹیگی۔ اورنہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اورقومیں اُس کی مطیع ہونگی (آیت ۱۰) اس کی تفسیر بہت کچھ لفظ شیلوہ پر موقوف ہے انگریزی بائبل کے ترجموں نے اس کو بڑے حروف میں لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس نے اُنہوں نے مسیح کا نام مُراد لیا ہے۔ لیکن یہ خیال مسیحی کلیسیا میں سولھویں صدی میں پیدا ہوا۔ دوسرے ترجموں میں اُس کے متفرق معنی لئے گئے۔ مثلاً

۱۔ یہ وہ شہر ہے جہاں یروشلیم کے چنے جانے سے پیشتر مقدس خیمہ رکھا گیا۔ اس کے مطابق اس کے یہ معنی ہونگے کہ ان فرقوں کے سفر کا انجام شیلوہ ہوگا جو مقدس

زمین کا ایک شہر تھا جس کے فتح کرنے سے یہ یقین ہوجائے گا کہ فتح کا کام ختم ہوا۔ یہوداہ جو فرقوں کا سردار تھا اُس کو میراث میں لیگا۔ یہ متاخرین کی رائے ہے۔ متقدمین کی یہ رائے نہ تھی اورنہ اُس کا کوئی ثبوت ہے۔

۲۔اعراب کی ذرا سی تبدیلی سے اس لفظ کے معنی "اُس کا بیٹا" ہوجاتے ہیں" مشیل" بمعنی بیٹا اورآخرکی ہ کےمعنی اُس کا یوناتھن کے تارگم نے یہ معنی لئے اوردسویں صدی سے یہودی علما نے اس معنی کی تائید کی۔ لیکن پرانے عہدنامے میں کہیں ایسا لفظ نہیں ملتا۔ کالون صاحب کی یہی رائے تھی۔

۳۔ یہ مسیح کا نام ہے۔ یہ رائے پہلے پہل تالمود میں ملتی ہے کہ یہ مسیح کا نام ہے لیکن اُس کی کوئی تشریح نہیں کی گئی ۔ لیکن اس پر یہ اعتراض عائد ہوجاتے ہیں ۔

(ا)۔اس سے پیشتر کی پیشین گوئیاں اورمابعد چندصدیوں تک مسیح کی نسبت پیشین گوئیاں عام صورت رکھتی ہیں نہ کہ خاص صورت یعنی بتدریج مسیح میں پوری ہوتی ہیں اوربراہِ راست مسیح کا ذکرنہیں کرتیں۔

(ب)۔یعقوب کے خیال میں موعود زمین اور دشمنوں پر فتح پانے کا زیادہ خیال ہوگا۔ اس نے اس میراث کوتقسیم کیا۔

(ج)۔ علاوہ ازیں کسی دوسرے مقام میں یہ لفظ مسیح کا نام نہیں بتایاگیا۔

(۴۔) لفظ شیلوہ کے معنی ہیں" وہ جس کا حق ہے" اس کے مطابق اس جملے کے یہ معنی ہونگے کہ یہوداہ سرداری کریگا جب تک کہ وہ زمین فتح نہ ہو۔ اس کے بعدوہ دائمی امن وآرام کی زندگی بسرکریگا۔

یوسف کی برکت میں ذکر ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر زمین کی زرخیزی کالطف اٹھائیگا(پیدائش ۴۹: ۲۲سے ۲۶)۔

الغرض رفتہ رفتہ یہ فرقے ان برکتوں کے وارث ہوتے گئے۔ جب یشوع اورکالب کنعان پر فتحیاب ہوئے اُس کے بعد بھی یہ برکتیں ملتی گئیں۔ داؤد کی فتوحات اورسلیمان کی دولت سے زیادہ افضل ہیں کیونکہ ان میں آخری دنوں پر نظر ہے اورزمانہ کے آخر میں اس کی تکمیل ہوگی۔ جب مسیح آئیگااورسب کچھ اُس کے پاؤں تلے آجائیگااس وقت یہوداہ

اوراسرائیل کےلئے وہ ساری چیزیں حاصل کریگا جواُن کا حق ہے کہ دنیا کی قومیں اُن کے مطیع ہوں۔ یہوداہ کے فرقے کا یہ وہ ببر شیر ہے جو آسمان کی کتاب کی مہریں کھولتا ہے (مکاشفہ ۵: ۵ ،۲۲: ۱۶)۔ وہ فتح کرتا جائیگا ۔ جب تک کہ سب کچھ اس کے مطیع نہ ہو۔

# باب چہارم

## موسیٰ کے زمانہ کی مسیحی نبوت

یعقوب کی برکت مصر کی اسیری کے زمانے میں عبرانیوں کی تسلی بخش اُمید تھی۔ اُس کی صداقت اُس ظاہرہونے لگی جب خداوند اپنے بڑھائے ہوئے بازوسے اُنہیں سمندراوربیابان سے کوہ سینا تک لے گیا۔

## فصل اوّل ۔ اسرائیل خدا کا بیٹا

یاہواہ اسرائیل کو اپنا پہلوٹھا بیٹا ٹھہراتا۔ قوموں کے درمیان اُسے میراث دیتا اورپدرانہ شفقت سے اُس کی خبرگیری کرتا ہے جب تک کہ وہ اُس سرزمین پر قبضہ نہیں کرتے ۔

خدا نے موسیٰ کو اس مخلصی کے کام کیلئے مقررکیا اورفرعون کیلئے اس کو پیغام دیا گیا:

" تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پہلو ٹھا ہے اورمیں تجھے کہہ چکاہوں کہ میرے بیٹے کوجانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے۔۔۔"(خروج ۴: ۲۲، ۲۳)اس حکم میں کلی اسرائیلی بہ

ہیئت مجموعی خدا کا بیٹا یا پہلوٹھا بیٹا ٹھہرے۔ اورخدا نے اُن خاص حفاظت اورہدایت کی ۔ اس رشتہ کا مفصل ذکر موسیٰ کے گیت میں آیا ہے(استشنا ۳۲: ۶ سے ۱۰۔ نیز مقابلہ کروہوسیع ۱۱: ۱، متی ۲: ۱۵ سے )۔

## فصل دوم۔ خدا کی سلطنت

خدا نے اسرائیل کو مصر سے مخلصی دے کر اپنی خاص میراث ٹھہرایا اوراُسے کاہنوں سلطنت او رمقدس قوم بنایا۔

جب قوم اسرائیل صحیح سلامت کوہِ سینا تک پہنچ گئی توپہلی بات جو بنی اسرائیل کو بحیثیت قوم کہی گئی وہ وعدہ تھا جوموسیٰ کے وسیلے دیا گیا۔

" اگر تم میری بات مانو اورمیرے عہد پر چلو توسب قوموں میں سے تم ہی میری خاص ملکیت ٹھہروگے۔۔۔ تم میرے لئے کاہنوں کی ایک مملکت اورایک مقدس قوم ہوگے"( خروج ۱۹: ۳ سے ۶)۔

یہ وعدہ اُس عہد کی بنیاد تھاجو خدا نے قوم اسرائیل سے باندھا ۔ اگرچہ خدا ساری زمین کا مالک ہے توبھی اُس نےایک خاص قوم کو چنا جس پر وہ خاص طریقے سے حکومت کریگا۔یوں دوسری مسیحی پیشینگوئی کی توضیح کی کہ وہ سیم ڈیروں میں رہیگا۔ اب وہ اسرائیل کی سلطنت کا خدا اوربادشاہ بنتا ہے اوریوں خدا کی سلطنت کی بنیادرکھی گئی۔ یہ بادشاہی کاہنوں یا مقدس قوم کی ہے۔ وہ پاک قوم ہیں کیونکہ ان کا بادشاہ پاک ہے۔ وہ کاہن ہیں کیونکہ وہ دوسری قوموں کے لئے خدا کے نمائندہ اوردرمیانی ہیں۔ ابراہیم کی برکت کا جو تیسرا جز تھا۔ اُس کو زیادہ واضح کیا۔ ابراہام کے نزدیک جو ضروری امر تھا وہ موعود نسل تھا اوریعقوب کیلئے وہ موعود سرزمین تھی۔ لیکن اب جبکہ اسرائیل ایک قوم بن گیا توخاص امر وہ رشتہ ٹھہرا جو خدااوراسرائیل کے درمیان قائم ہوا۔ اس رشتہ کے وسیلے وہ قوموں کےلئے برکت کا باعث بن گئے یعنی وہ کاہنی اورشاہی خدمت بجالائینگے۔

قوم کی یہ کہانت عالمگیر کہانت تھی کیونکہ اب تک اسرائیل میں کہانت کا عہدہ مقرر نہ ہوا تھا۔ اُس کے بعد جب کہانت کا عہدہ مقررہوا تویہ عالمگیر کہانت منسوخ نہ ہوگئی جیسے ایک شاہی خاندان کے قائم ہونے سے

اسرائیل کی عالمگیر سلطنت جاتی نہ رہی۔ یہی وعدہ مسیحی کلیسیا نے اپنے منسوب کیا(۱ پطرس ۲: ۹، افسیوں ۱: ۱۴ طیطس ۲: ۱۴، کلسیوں ۱: ۱۲، ۱۳)۔

کیونکہ مسیح ملکِ صدق کے طورپر بادشاہ اورکاہن تھا۔ قوم کی یہ کہانت لیوی، ہارون اورصدوق کے خاندانوں سے گزرتے ہوئے مسیح میں تکمیل پاتی ہے۔ اسی طرح قوم کی بادشاہی داؤد کے خاندان سے گزرکر جلال کے بادشاہ یوں پوری ہوئی (مکاشفہ ۵: ۱۰، ۱۹: ۱۱ وغیرہ)۔

## فصل سوم۔ ظفریاب ستارہ

بلعام نے یہ ظاہر کیاکہ خدا کی سلطنت جہان کی قوموں سے الگ ہے۔ خدا اُس کا بادشاہ ہے اس میں بہت سے اشخاص شامل ہیں اور وہ سلطنتِ سب پر غالب اور اٹل ہے۔ اُس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ ساری قوموں کو اپنے عصا کے نیچے لائیگی۔

حوریب پہاڑپر جومکاشفہ ملا اس میں دس احکام اور عہد کی کتاب عطا ہوئی اورخدا کا یہ لشکر منظم طورپر کنعان کوروانہ ہوا اورخدا کی سرکردگی میں چالیس برس بیابان میں بھٹکتے پھرنے کے بعد یہ لشکر دریائے یردن کے کنارہ پرآخیمہ زن ہوا۔یہاں اُن کو مضبوط قوموں سے مقابلہ پیش آیا۔ کنعان کا سارا ملک تیارہوگیا کہ اُن کو دریائے یردن عبورکرنے سے روکے۔ یہاں ایک دوسری مسیحی پیشین گوئی کا موقع پیدا ہوا۔ یہ پیشین گوئی قوم اسرائیل کے کسی بزرگ یانبی کی معرفت نہیں دی گئی بلکہ ایک غیر قوم نبی بلعام نامی کے ذریعہ سے یہ شخص مشرق کے خردمندوں میں گنا جاتا تھا۔ جس ملک میں وہ رہتا تھا وہاں کا دین دریائے نیل اوردریائے سندھ کے علاقہ کے دینوں سے بہتر اورپاکیزہ تھا۔ اُس نے یہ یاہواہ کے عجیب کاموں کا ذکر سنا ہوا تھا۔ وہ شمعون مجوسی اوریہوداہ کی طرح خدا کا متلاشی تھا۔ لیکن لالچ نے اُس کواندھا کردیا۔ لوگ اُس کی برکتوں اورلعنتوں کو بہت موثر سمجھتے تھے۔

شاہِ موآب نے اسرائیل سے ڈرکر بلعام کوبلوایا اورکہا کہ وہ اسرائیل پرلعنت کرے اوراس کو بہت انعام واکرام دینے کا وعدہ کیا۔ بلعام نے خدا سے مشورت کی خدا نے اس کو جانے سے منع کیا لیکن وہ لالچ کے مارے جانے پر اصرارکرتا ہے اس

لئے اُسے جانے دیا لیکن اُس نے اسرائیل پر لعنت نہ کی بلکہ برکت دی اوراُن برکتوں میں یہ تیسری پیشین گوئی پائی جاتی ہے۔ان برکتوں کا ذکر گنتی ۲۲: ۱سے ۱۲، ۲۳: ۷سے ۱۰، ۲۰ سے ۲۴: ۵سے ۹، ۱۷سے ۱۹، ۲۰ سے ۲۴ میں پایا جاتاہے اوریہ پیشین گوئی ۲۴: ۱۷سے ۲۰تک میں قلمبند ہے۔

" یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلیگا اوراسرائیل میں سے ایک عصا اٹھیگا ۔ اورموآب کی نواحی کومارمار کر صاف کردیگا۔

اوریعقوب ہی کی نسل سے وہ فرمانروااٹھیگاجوشہر کے باقی ماندہ لوگوں کو نابود کرڈالیگا"۔

جب وہ یہ ذکرکرچکا کہ خدا کی بادشاہی ادوم اورموآب پر فتح حاصل کریگی تو وہ دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہوا (گنتی ۲۴: ۲۰سے ۲۴)۔

پہلی پیشین گوئی میں تواسرائیل بلحاظ دیگر قوموں کے کاہن کی مانند ہے لیکن اس پیشین گوئی میں وہ بادشاہ کی مانند ہے جن قوموں کا اس میں ذکر ہے وہ دنیا کی قوموں کی گویا نمائندہ ہیں جو خدا کے اسرائیل کی مخالفت ہیں۔ خدا کی عام سلطنت کا ذکر کرتے ہوئے وہ داؤد کے شاہی خاندان کے تصورکولیتا ہے جو ساری قوموں کی مطیع کریگا اورپھر اُس کے شاہی عصا کی طرف نظر اٹھاتا ہے جوداؤد ثانی یاابنِ داؤد تھا۔

## فصل چہارم ۔ ابدی کہانت

فنحاس کی وفاداری کے صلہ میں اُس سے اوراُس کی اولاد سے ابدی کہانت کا عہد باندھا گیا۔

جب قوم اسرائیل کوہِ حوریب کے دامن میں خدا کے سامنے حاضر ہوئی تو اُن کو خدا نے جہان کی قوموں کےلئے کاہن اوربادشاہ بنایا۔ اس لئے اُن کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا تاکہ اُن کا امتیازدوسری قوموں سے ہوسکے۔ اس تعلیم کے لئے اُن کو دس احکام یادس کلمے ملے جن کی تفصیل کی گئی اوروہ تفصیل عہد کی چھوٹی کتاب کہلاتی ہے(خروج ۳۴: ۱۲سے ۲۸)۔

پھر وہ لعیت دی جوعہد کی بڑی کتاب کہلاتی ہے(خروج ۲۰: ۲۳سے ۳۴باب کے آخر تک اورپھر احبار کی کتاب کی شریعت جس میں کاہنوں کےلئے خاص ہدایت ہیں۔ اس ساری شریعت میں کہانت پر زور ہے۔ اس لئے

فنحاس کی مستقبل مزاجی اوروفاداری کے باعث اس سے یہ ابدی عہدباندھا گیا۔

" سوتو کہدے کہ میں نے اس سے صلح کا عہدباندھا اوروہ اس کیلئے اوراُس کے بعد اُس کی نسل کےلئے کہانت کا دائمی عہد ہوگا کیونکہ وہ اپنے خدا کے لئے غیرت مند ہوا اوراُس نے بنی اسرائیل کےلئے کفارہ دیا" (گنتی ۲۵: ۱۲، ۱۳)۔

مسیحی تصوراس میں یہ ہے کہ یہ ابدی کہانت ہوگی۔ اس لئے اس کی تکمیل مسیح میں ہوتی ہے جو ملکِ صدق کے طریق کا کاہن تھا۔یوں قوم کی ابدی کہانت کوتوضیح حاصل ہوئی۔

## فصل پنجم۔ موسیٰ کی مانند نبی

موسیٰ نے یہ پیشین گوئی کی کہ خدا اُس کی مانند ایک نبی برپا کریگا جس کو بولنے کا امتیاز خدا کی طرف سے ملیگا اورجو اُس کی بات نہ مانیگا اُس کو سزا ملیگی۔

ماقبل چارپیشینگوئیوں میں کسی نہ کسی قدرابرہام کے عہد کی تشریح پائی جاتی ہے لیکن استشنا کی کتاب نے محبت کے رشتے پر زوردیا جوخداوند اوراجس کی اُمت کے درمیان ہے (استشنا ۱۰: ۱۵)۔

موسیٰ کی معرفت جو پیشین گوئی ہوئی وہ پہلی پیشین گوئیوں سے متفرق ہے وہ عام تھیں۔ یہ خاص ہے ۔" خداوند تمہارا خدا تمہارے ہی بیچ سے یعنی تمہارے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اُس کی سننا ۔۔۔ اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا اورجوکچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔۔۔ جو کوئی ان باتوں کو۔۔۔ نہ سنے تومیں اُن کا حساب اُس سے لونگا" (استشنا ۱۸: ۱۶سے ۱۹)۔

اُس نبی کے یہ خواص اس پیشینگوئی میں بیان ہوئے ہیں:

(۱۔) وہ اسرائیلی ہو۔(۲۔) وہ موسیٰ کی مانند ہو(۳۔)خدا کی جانب سے کلام کرنے کا اختیاراُسے ملاہو۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں گذرا جو موسیٰ کے برابر یا اُس سے اعلیٰ ہوجب تک کہ مسیح ظاہر نہ ہوا۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اس امر کوتسلیم کیا(یوحنا۱: ۱۵سے ۲۸ )۔

فلپس نے یسوع سے ملاقات کرنے کے بعد نتھانیل سے یہ کہا " جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اورنبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا(یوحنا ۱: ۴۵)۔

سامری عورت نے یسوع کو مسیح یعنی وہ نبی سمجھا (یوحنا ۴: ۲۹)۔

جھیل گلیل کے کنارے بھیڑ چلا کر یہ کہا" جونبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے"(یوحنا ۶: ۱۵)۔

سیدنا مسیح نے فریسیوں کویہ کہا" اگرتم موسیٰ کا یقین کرتے تومیرا بھی یقین کرتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے جب تم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تومیری باتوں کا کیونکریقین کروگے؟(یوحنا ۵: ۴۶، ۴۷)

رسولوں نے بھی یسوع کوموسیٰ کی مانند نبی سمجھا چنانچہ پطرس نے موسیٰ کی پیشینگوئی کو یسوع سے منسوب کیا(اعمال۳: ۲۲سے ۲۶)۔ اسی طرح بزرگ ستفنس نے اعما(۷: ۳۷)۔

عبرانیوں کے تیسرے باب میں موسیٰ اوریسوع کی مشابہت کا بیان آیا ہے۔

یہاں ایک اعتراض کا ذکرکرنا بھی مناسب ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ استشنا کے مذکورہ بالا مقام میں براہِ راست مسیح کی پیشینگوئی نہیں بلکہ نبیوں کے سلسلے کی پیشینگوئی ہے۔ اس لئے پہلے پیشینگوئی کی طرح یہ بھی عام ہے نہ کہ خاص۔ اگریہ خاص پیشینگوئی مانی جائے توموسیٰ کے مابعد نبیوں کے بارے میں کوئی سندرنہ رہیگی۔

لیکن یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ سامریوں نے مسیح کے آنے کی اُمید کی بنا یہی پیشین گوئی سمجھی کیونکہ وہ مابعد انبیا کو ردکرتے تھے۔

سیاق سباق عبارت بھی اس کا ممد ہے کہ یہاں ایک خاص نبی کی پیشین گوئی ہے کیونکہ اس نبی کے بارے میں نہ صرف یہ لکھا ہے کہ وہ اسرائیل میں سے نکلیگا بلکہ موسیٰ کے مشابہ ہوگا۔ یہ تو سچ ہے کہ توریت میں نبیوں کے سلسلے کی کوئی پیشین گوئی نہیں۔ اُس کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مابعد نبوت کا انحصارتوریت کی سند پر نہ تھا کیونکہ خدا

جس نے موسیٰ کو بھیجا وہ اسی طرح دوسرے انبیاء کو بھیج سکتا ہے۔ توریت میں صرف کاہنوں کے سلسلہ کا ذکر ہے۔ انبیاء اوربادشاہوں کے سلسلہ کا ذکر نہیں۔ خدا جس کو چاہتا تھا اسے مقرر کرتا تھا۔ موسیٰ کا عہد کسی کے ورثہ میں نہ آیااورسیموئیل کے زمانہ تک کوئی نبی موسیٰ کے بعدبرپا نہ ہوا اس لئے ایسے سلسلے کی پیشین گوئی کی کچھ ضرورت نہ تھی۔

## فصل ششم۔ برکت اورلعنت

خدا کی عدالت کا مسئلہ اس الہٰی تعلیم سے صادر ہواجوکئی طرح سے دی گئی اورجوبرکتیں اورلعنتیں اُس تعلیم سے ملحق ہوئیں ان سے اس تعلیم پر الہٰی مہرلگ گئی۔ توریت میں عدالت کے چار مختلف بیان پائے جاتے ہیں جو شریعت کے ساتھ پیوستہ ہیں سب سے سادہ بیان عہد کی بڑی کتاب میں ملتاہے۔ (خروج ۲۳: ۲۰سے ۳۳)۔ پھر عہد کی چھوٹی کتاب میں (خروج ۳۴: ۱۲سے ۲۸)جس کا تعلق موسیٰ کے گیت سے ہے(استشنا ۳۲) پھرا ستشنا کی کتاب میں ان برکتوں اورلعنتوں کا شمار دیا گیا ہے۔(استشنا ۲۷، ۲۸ باب) اسی طرح احبار کی کتاب کے چھبیسویں باب میں۔

ان برکتوں کا ذکر نبیوں نے باربارکیا۔ ان کی بنیاد یعقوب کی برکتیں ہیں(پیدائش ۴۹ باب) اسی طرح موسیٰ کی لعنتیں اُن پیشین گوئیوں کی بنیاد ہیں جوالہٰی عدالت کے بارے میں کی گئیں(استشنا ۳۲: ۲۰سے ۴۲وملاکی ۴باب)۔

استشنا کی کتاب میں لعنتوں کا مفصل بیان ہے۔ اُن کے آخر میں ایک عام پیشین گوئی ہے(استشنا ۲۸: ۶۳سے ۶۸)۔

پھر احبار کی کتاب میں شریعت کے توڑنے والوں پر لعنتیں مذکورہیں (احبار۲۶: ۱۶سے ۴۵)۔

توریت میں جن پیشینگوئیوں کا ذکر ہوا انہیں ہم چار قسموں پر تقسیم کرسکتے ہیں۔

(۱۔) آدم کے زمانے کی۔

(۲۔)نوح کے زمانے کی۔

(۳۔) ابراہام کے زمانے کی۔

(۴۔) موسیٰ کے زمانے کی۔

چوتھی ، پانچویں اورچھٹی پیشین گوئیاں تیسری پیشین گوئی کی توضیح وتوسیع ہیں۔

اس مسیحی نبوت کے دوسلسلے ہیں ۔ ایک کوہم انسانی کہینگے اوردوسرے کوالہیٰ۔ انسانی سلسلہ تویہ ہے کہ عورت کی نسل سانپ پر فتح پائیگی اورالہیٰ سلسلہ یہ ہے کہ خداوند آسمان سے اُترکر سیم کے ڈیروں میں بسیگا تاکہ ایمان داروں کوبرکتیں دے اوردشمنوں کو سزا۔ برکت کے دووسیلے ہیں۔ اول ابرہام کی نسل ، دوم کنعان کی زمین۔ ابراہام کی نسل یہوداہ کے فرقے کے شیر ببر کے وسیلے سے اورکنعان کی زمین بطور اسرائیل کی میراث کے۔

برکت کی بھی دوصورتیں ہیں(۱۔) مقدس کاہنی شاہی اُمت یعنی ابن خدا کی خدمت ، (۲۔) اورخدا کی ظفریاب سلطنت کی اعلیٰ حکومت۔ موسیٰ ثانی کی نبیانہ خدمت کے وسیلے خدا کا مکاشفہ تکمیل کو پہنچیگا اورخدا کی اُمت کیلئے ابدی وفادار کہانت قائم ہوگی۔

مسیحی نبوت کا یہ عام خاکہ اوربنیاد ہے۔ جس پر مابعد نبوت کی تعمیر وہ ایک دوسرے سالگ الگ ہیں اوراُن کو ہم اب تک مطابقت نہیں دے سکتے۔

مسیح کی پہلی آمد نے بہت پیشین گوئیوں کی تشریح کردی اسی طرح مسیح کی آمدثانی سے باقی پیشین گوئیوں کی تشریح ہوجائیگی۔

# پانچواں باب

## داؤد کے زمانے میں مسیحی تصوریا مسیح کی نسبت پیشین گوئی

قاضیوں کے زمانے میں مسیحی خیال وتصورمیں کچھ ترقی نہ ہوئی۔ کنعان کی فتح کے بعد قوم کی یکتائی جاتی رہی۔ملک کی دوسری قوموں کی تاثیر کے ذریعہ بنی اسرائیل کی روحانی حالت بگڑی گئی ۔ اس عرصے میں موسوی شریعت کے ماننے وغیرہ کا کچھ ذکر نہیں آتا۔ پھر بھی خدا نے اُن کو نہ چھوڑا۔گا ہے گا ہے خدا کا روح بعض بہادروں پر اُترا اوراُنہوں نے اپنے دشمنوں پر زبردست فتوحات حاصل کیں۔ رفتہ رفتہ

اسرائیل کے دشمن گھٹ گئے۔ قاضیوں کے زمانے کے آخر میں صرف فلسطی مخالف رہ گئے۔ اُس وقت ایلی سردار کاہن شیلوہ میں تھا اوراُس کے دوبیٹے خفنی اور فنحاس اُس کے مددگار تھے۔ لیکن وہ ایسے بے دین تھے کہ خداوند کی عبادت میں بےعزتی ہوئی اورلوگ قربانی چڑھانے سے نفرت کرنے لگے۔ یہ اپنی بے دینی کے باعث اپنے باپ کے گھرانے کی تباہی کا باعث ہوئے۔ اسی موقع پر ایک پیشین گوئی ہوئی۔ جس کا خاص تعلق توایلی کے گھرانے اورکہانت کے بدلنے سے ہے لیکن مسیحی زمانہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایماندار فنحاس کے خاندان میں ابدی کہانت ہوگی۔

## فصل اوّل ۔ وفادار کہانت

ایلی کے بے ایمان خاندان کی جگہ ایماندار کہانت قائم ہوگی اورممسوح بادشاہ کے آگے ہمیشہ خدمت کریگی۔

" میں اپنے لئے ایک وفادارکاہن برپا کرونگا جوسب کچھ میری مرضی اورمنشا کے مطابق کریگا اورمیں اُس کےلئے ایک پائیداربناؤنگا۔ اوروہ ہمیشہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلے گا" (۱۔سیموئیل ۲: ۳۵، ۳۶)۔

اس پیشین گوئی نے کہانت کو ایلی کے خاندان سے ہٹا کر ایک دوسرے خاندان میں منتقل کردیا۔ یہاں کہانت کا سلسلہ تنگ ہوکر فنحاس کے خاندان تک محدود ہوگیا(گنتی ۲۵: ۱۲، ۱۳) جیسے عیساؤ اپنے بھائی یعقوب کی خدمت کریگا ویسے ایلی کا خاندان اس دوسرے خاندان کی خدمت کریگا(پیدائش ۲۷: ۲۹)۔

اس پیشین گوئی میں ذکر ہے کہ وہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلیگا ۔ لیکن یہ ممسوح کاہن ممسوح نہیں ہوسکتا بلکہ اُس کا اشارہ ممسوح بادشاہ کی طرف ہے جس کا رفیق یہ ممسوح کاہن ہوگا۔ یہ بھی عام مسیحی پیشین گوئی ہے جس کی تکمیل ۱۔سلاطین ۲: ۳۵ میں ہوئی"۔ صدوق کاہن کوبادشاہ نے ابیاتر کی جگہ رکھا" (نیز دیکھو حزقی ایل ۴۴: ۱۵)۔

## فصل دوم۔ ہمہ دان حاکم

خداوند ہمہ دان قاضی ہے۔ وہ کمزوروں کا حامی اورانصاف کرنے والا ہے۔ وہ کل زمین کی عدالت کرتا ہے۔ وہ اسرائیل کے بادشاہ کو سرفرازکریگا۔

خدا نے بنی اسرائیل کوایک نئے زمانے کے لئے تیارکیا۔ اُس نے دیندار خدا ترس حنا کو چنا جس کے بطن سے وہ نبی پیدا ہوا جس سے داؤد کے زمانہ کاآغازہوا۔

اس عطیہ کی شکرگزاری کا اظہار حنا کے ایک گیت میں کیا اورخدا کے روح کے الہام سے اُس ہمہ دان قاضی کا تصور حاصل ہوا۔ اس گیت کی گونج مبارک مریم کے گیت میں سنائی دیتی ہے۔ اس گیت میں ایک نئے زمانہ کا صاف بیان ہے جس میں ہمہ دان قاضی آدمیوں کے اعمال کو تولتا اور انسانوں میں جوغیر مساوات پائی جاتی ہے اُس کی تلافی کرتا ہے۔

" خداوند خدائِ علیم ہے۔۔۔ خداوند زمین کے کناروں کا انصاف کریگا۔ وہ اپنے بادشاہ کو زوربخشیگااوراپنے ممسوح کے سینگ کوبلند کریگا" (۱۔سیموئیل ۲: ۱سے ۱۰)۔

اس عدالت میں خداوند کی حکومت اسرائیل میں ایک بادشاہ کو سربلند کریگی۔ شاہی خاندان کے بارے میں پیشینگوئیاں تھیں۔ ان کی تکمیل اب شروع ہونے لگی۔ سیموئیل پہلے پہل موسیٰ کی مانند نبی تھا جونبیوں کے سلسلہ یا خاندان کا بانی ہوا۔ وہ پھر قاضی یاحاکم بھی بنا اورآخر کار حکومت کا بوجھ اُس نے اُتار دیا اورنبی کا کام کرتا رہا۔ بنی اسرائیل کو ملکی حالات نے مجبورکیا کہ وہ ایک بادشاہ کیلئے تقاضا کریں۔اورجب عہد کا صندوق اسیر ہوگیا اورشیلوہ برباد ہوا تو اس تقاضائے زور پکڑا اوربنی اسرائیل سیموئیل اورخداوند کے خلاف سرکشی پرآمادہ ہوئے کہ وہ انہیں ایک بادشاہ اورشاہی خاندان دے تاکہ وہ بھی دوسری قوموں کی طرح متحد اورمنظم قوم بن جائیں۔ اگرچہ خدا کا مقصد اور موسوی شریعت کا منشا یہ تھا کہ ایسا کیا جائے لیکن ان کا یہ تقاضا قبل ازوقت تھا۔چنانچہ ساؤل بادشاہ ہونے کے لئے عارضی طورپر چنا گیا اورساؤل کے وقت سے نیا انتظام اورنیا زمانہ شروع ہوا۔ اگرچہ ساؤل بادشاہ ہوا لیکن سیموئیل ملکی اوردینی امورمیں اختیاررکھتا تھا۔

جب داؤد ممسوح ہوا وہ صیحون کے تخت پر متکمن ہوا۔ پھر جب عہد کے صندوق کو وہاں لے گئے اوریروشلیم میں قوم کا دینی اورملکی اتحاد ہوا اُس وقت سے مسیحی نبوت کا بھی نیا زمانہ شروع ہوا۔

# فصل سوم۔ داؤد کے ساتھ عہد

خداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا قرار دیا جسے وہ اُس کے گناہ کے باعث انسانوں کے ذریعہ سزا دلوائیگا لیکن اُسے وہمطلقاً ترک نہ کریگا۔ اُس نے وعدہ کیاکہ وہ داؤد کی نسل کوایک ابدی خاندان بنائیگا اوراُس گھر میں رہیگا جواُس کی بزرگی کے لئے بنایا جائیگا۔

اس عہد کا موقع وہ تھا جب داؤد کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یروشلیم میں خدا کےلئے گھربنا ئے۔اس وقت ناتھن نبی داؤد کے پاس آیا اوراُس نے کہا ۔

" میں تیرے بعد تیری نسل کو جوتیری صلب سے ہوگی کھڑا کرکے اُس کی سلطنت کو قائم کرونگا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائیگا اورمیں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کیلئے قائم کرونگا اورمیں اس کا باپ ہونگا اوروہ میرا بیٹا ہوگا۔ اگروہ خطا کرے تومیں اُسے آدمیوں کی لاٹھی اوربنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کرونگا۔ پر میری رحمت اُس سے جدا نہ ہوگی (۲۔سیموئیل ۷: ۱۱سے ۱۶ نیزدیکھو۔ ۱تواریخ ۱۷: ۱۰سے ۱۴)۔

اس پیشین گوئی میں تین عنصر پائے جاتے ہیں۔

اوّل۔ داؤد کے خاندان کی ابدی حکومت۔

دوم۔ داؤد کی نسل کا خدا کیلئے گھر بنانا۔

سوم۔ داؤد کی نسل کو خدا کے بیٹے کا درجہ ملا جسے وہ پدرانہ تنبیہ بھی کریگا۔ مابعد نبوت کی بنیاد انہی تین عناصر پر رکھی گئی ۔ مخلصی کی جو پیشینگوئیاں اس سے پیشتر مذکور ہوئیں اُن کی توضیح اس میں پائی جاتی ہے مثلاً

(۱۔) بلعام نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یعقوب سے ایک عصا اورایک ستارہ نکلیگا۔ وہ عصا داؤد کے خاندان میں ہوگا۔ یعقوب نے یہوداہ کے شیر ببر کی پیشین گوئی کی تھی۔ اب وہ بیت لحم کا شیر ببر ظاہرہوا۔ داؤد کا تخت یعقوب کےعصا سے زیادہ بلند ہے اوراُس کی فتوحات بھی یہوداہ کی فتوحات سے بڑھ کر ہیں۔ پھر بھی اب تک یہ پیشین گوئی عام ہے۔

(۲۔) خداوند کے گھر کی تعمیرسیم کی برکت کی توضیح وتشریح ہے۔ یاہواہ نہ صرف سیم کے خیموں میں رہیگا اوراسرائیل کے فرقوں کے درمیان ان کا بادشاہ اورخدا ہوگا بلکہ اُس کا مسکن یروشلیم میں ہوگایعنی اُس ہیکل میں جسے

داؤد کی نسل تعمیر کریگی۔ یہاں خاص سلیمان کا ذکر نہیں کہ وہ اس گھر کو بنائیگا بلکہ عام طورپر داؤد کی نسل ، خداوند کی ہیکل ابدی ہوگی اور داؤد کی نسل بہیت مجموعی اُس ہیکل کی نگران ہوگی ۔ یہ پیشین گوئی اُس ہیکل میں تکمیل نہیں پاتی جو سلیمان نے بنائی بلکہ سلیمان کی ہیکل ایک اوراعلیٰ ہیکل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

(۳۔) ناتھن کی پیشین گوئی میں اعلیٰ بیٹے کا رشتہ ہے جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اس وقت یاہواہ نے اسرائیل کو اپنا بیٹا کہا۔ اب یہ رشتہ داؤد اوراُس کی نسل میں محدود ہوگیا۔ اس رشتے میں دوباتیں شامل ہیں تنبیہ اور رحمت اگرچہ تواریخ کی کتاب میں تنبیہ کا ذکر نہیں ملتا۔

بعضوں نے سمجھا کہ یہ پیشینگوئی سلیمان میں پوری ہوئی ۔ ہاں بیشک سلیمان میں جزوی طورپرپوری ہوئی لیکن اس کی تکمیل ابنِ داؤد یعنی سیدنا مسیح میں ہوئی ۔ داؤد کی نسل خدا کا گھر بناتی ہے جس کاآغاز سلیمان نے کیا۔ وہ ہیکل برباد ہوئی ۔ زروبابل نے اُس کو ازسر نوتعمیر کیا۔ لیکن اُس وقت بھی تکمیل نہ ہوئی ۔ اُسے بھی انطاکیوس اپی فینس نے پاک کیا۔ لیکن سیدنا مسیح میں اُس کا کمال ظاہر ہوا جب خدا انسانیت میں آبسا اوراس انسانیت کو خدا کے دہنے ہاتھ جگہ ملی۔

داؤد کی بڑی اُمید اوراُس کے غوروفکر کا مضمون یہی عہد تھا (۲سیموئیل ۲۳: ۱سے ۷)۔

داؤد اوراُس کے بیٹے سلیمان کی زندگی مسیحی تصور کا ایک نشان یانمونہ تھے۔

## فصل چہارم۔ فاتح بادشاہ

زبور۱۱۰ میں سیدنا مسیح سے قسم کھاکر کہاکہ وہ اُس کو ملکِ صدق کے طریق پر کاہن بادشاہ کی طرح اپنے دائیں ہاتھ بیٹھا ئیگا۔ یہ پیشین گوئی ابن داؤد کے بارہ میں ہے اوراس میں اس پیشین گوئی کی تشریح ہے جوناتھن نبی نے کی تھی۔

اس مزمور کے دوحصے ہیں اورہر حصے میں پانچ پانچ مصرے پائے جاتے ہیں پہلے حصہ میں یہ ذکر ہے کہ خدا نے مسیح کو اپنے دائیں ہاتھ پر سرفراز کیا اوروہ تخت بخشا جواس کے سارے دشمنوں پر فوق رکھتا تھا۔ وہ رتھ میں سوار ہوکراپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ دوسرے حصے میں یہ

ذکر ہے کہ خدا قسم کھاکر مسیح کو ملکِ صدق کی طرح کاہن اوربادشاہ بناتا ہے اور وہ اپنے دشمنوں کو چکنارچورکرتا ہے۔ اس پیشینگوئی میں کہانت کو بادشاہی کے ساتھ ملادیا ہے اوریوں مسیح بادشاہ اورکاہن ہوکر اسرائیل پرجوکاہنوں کی شاہی اورمقدس قوم تھی بادشاہی کرتا ہے۔ یہ مسیح بادشاہ بھی ہے اورکاہن بھی۔اس پیشین گوئی کی تکمیل بھی سیدنا مسیح میں ہوئی ۔دیکھو عبرانیوں ۷باب ، نیز مقابلہ کرو متی ۲۲: ۴۱مرقس ۱۲: ۳۶اورلوقا ۲۰: ۴۲سے )۔

## فصل پنجم ۔ تخت نشین مسیح

زبور۲ میں مسیح صیحون میں تخت نشین نظرآتا ہے۔ وہ بحیثیت بیٹے کے اُس کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔

اس مزمور کے پہلے حصے میں یہ ذکر ہے کہ قومیں اُس کی مخالفت میں بندشیں باندھ رہی تھیں۔دوسرے حصے میں مسیح خود متکلم ہے اوروہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے اپنا بیٹا بنایا۔اس میں زبور ۱۱۰ اور۲سیموئیل ۷باب کی طرف اشارہ ہے۔ زبور ۱۱۰ میں تویہ مسیح بادشاہ سوارہوکر آرہا تھا۔ اب وہ فتحیاب ہوکر خدا کے دائیں ہاتھ صیحون کے تخت پر بیٹھا ہے اوردشمنوں کو تنبیہ کررہا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرو اعمال ۱۳: ۲۳ ورومیوں ۱: ۴ ، عبرانیوں ۱: ۵ بمقابلہ ۲سیموئیل ۷ اعمال ۴: ۲۵ کا۔

## فصل ششم۔ راستبازبادشاہ

مزمور۷۲ میں مسیح بادشاہ راستی ، رحم اورصلح سے سلطنت کرتا ہے معلوم ہوتا ہے اورقومیں اُس کی اطاعت کرتی ہیں۔ وہ عالمگیر برکت کا چشمہ اورمقصد ہے۔سلیمان کے زمانہ میں اُس کی جزوی تکمیل ہوئی ۔ قوموں کےبرکت پانے کی جوپیشین گوئی تھی اُس کی کچھ توضیح اس میں پائی جاتی ہے۔یہاں لوہے کا عصا ملاپ اورصلح کے عصا سے مبدل ہوجاتا ہے۔ اس کی تکمیل بھی سیدنا مسیح میں ہوگی جب دنیا کی ساری بادشاہیاں اُسکی ہوجائینگی۔

## فصل ہفتم۔ مسیح کی شادی

زبور۴۵ میں یہ نظارہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ عظیم الشان بادشاہ دلہا کی طرح نکلتا ہے کہ قوموں کو اپنی عروس اوردلہن بناکر خوشی منائے۔ اس مزمورکی تصنیف کا وہ موقع تھا جب یورام شاہ یہوداہ نے اسرائیل کی شاہزادی اتھلیا سے شادی کی۔

اس میں مزمور۲کی توسیع ہے۔ وہاں یہ تصورپیش کیا گیاتھا کہ مسیح ساری قوموں پر حکومت کرتا ہے ۔مزور۲۷ میں یہ نظارہ دکھایا گیا تھا کہ مسیح بادشاہ کے ذریعہ قوموں کو کیسی بڑی برکتیں ملتی ہیں۔ مزمور۴۵ میں یہ پیش کیا گیا کہ اس مسیح کا قوموں سے وہ رشتہ تھا جو شوہر کا بیوی سے ہوتا ہے۔

یہ مسیح دلہا کی مانند ہے اورخدا کا بیٹا اس لئے اس کی عظمت وشوکت الہیٰ جلا ل کو منعکس کرتی ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرو عبرانیوں ۱: ۹کا۔اوراس شوہر اوربیوی کےرشتہ کے لئے دیکھو یوحنا ۳: ۲۹، افسیوں ۵: ۲۵ مکاشفہ ۱۹: ۷تا ۹۔

## فصل ہشتم۔ خداوند کا مخلصی دہندہ کی صورت میں آنا

خداوند اپنے ممسوح کی مخلصی کے لئے آتااوراُسکے دشمنوں کواس کے مطیع کرتا ہے اوراُس کی سلطنت کوتوسیع دیتا ہے۔

زبور ۱۸نہایت اعلیٰ مزمور ہے۔ یہ مزمورکچھ تبدیلی کے ساتھ ۲۔سیموئیل ۲۲باب میں پایا جاتا ہے ۔خدا مزمور نویس کو مخلصی دینے کے لئے آتا ہے۔ اورداؤد کو سرفرازکرکے اُس کےدشمنوں کو اُس کے مطیع کرتا ہے(۲۔سیموئیل ۲۲: ۴۴۔ ۵۱ وزبور۱۸: ۴۳۔ ۵۰وغیرہ)۔

## فصل نہم۔ خداوند فتح مند بادشاہ

زبور ۲۴ میں خداوند رب الافواج مقدس شہر میں فتحیاب بادشاہ کی طرح داخل ہوتا ہے۔

جب داؤد نے عہد کے صندوق کو عوبید ادوم کے گھر سے یروشلیم میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منگوایا ۔ (۲سیموئیل ۶باب ۔ ۱تواریخ ۱۵باب ) تو وہ اسرائیل کی تواریخ میں ایک نیا زمانہ تھا۔ اس کے ذریعہ خداوند اور داؤد کے خاندان کا مسکن اکٹھا ہوگیا۔ اس مزمورکا دوسرا حصہ خاص اسی واقعہ کو مدنظر رکھ کربنایا گیا۔

یہ مزمورسوال وجواب کے طورپر ہے اورایک کورس ہے۔

کورس ۲۴: ۷ سوال ۲۴: ۸ (پہلا حصہ) جواب ۲۴: ۸ (دوسرا حصہ) کورس ۲۴: ۹۔ سوال ۲۴: ۱۰ (پہلا حصہ۔ جواب ۲۴: ۱۰ (دوسرا حصہ)۔

خداوند کا فتح مندانہ صیحون میں داخل ہونا۔ سیدنا مسیح کے صعود کا نمونہ ہے۔

## فصل دہم۔ کامل انسان

کامل انسان کا تصوریوں پیش کیا گیا کہ وہ اپنی فروتنی یاتجسم کے ایام میں فرشتوں کی شان وشوکت کے لحاظ سے کم اودنیٰ تھا لیکن وہ ساری مخلوقات پر آخرکار حکومت کرنے کے لئے سرفراز ہوا۔ زبور ۸ میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔

زبور ۸: ۵ میں اردو نئے ترجمہ میں یوں لکھا ہے۔

"تو نے اُسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایا ہے لیکن عبرانی ۲: ۷ میں جو حوالہ دیا گیا ہے اُس میں یہ ترجمہ ہے "تو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہم کم کیا" اوریہ ترجمہ نئے ترجمے سے غالباً بہتر ہے۔ اس مزمور میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو پیدائش ۱: ۲۶تا ۳۰ میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اُس کی عظمت الہٰی ہستیوں یافرشتوں سے کچھ ادنیٰ تھی پھر بھی اُس کو ساری خلقت پر حکومت عطا ہوئی۔ انسان کی یہ حکومت خدا کا خاص عطیہ تھا جس کے حصول کی خاطر اسے ساری عمر جدوجہد کرتا تھا۔ یہ تصور آدم ثانی میں پورا ہوا اوراسی وجہ سے اُس نے ابنِ آدم کا لقب اپنے لئے پسند کیا جوانجیل میں قریباً ۵۰ دفعہ آیا ہے۔ اگراس تکرار کو شامل کریں تو ۸۷ دفعہ۔ اس لقب میں سیدنا مسیح کی فروتنی اوربحیثیت آدم ثانی اس کا انجام ظاہر کیا گیا۔

## فصل یازدہم۔ یہ انسان کامل موت میں بھی فتح مند ہے

۱۶ مزمور مسیحی تصور سے بھرا ہے۔اس میں ذکر ہے کہ انسان کو اس زندگی میں بھی خدا کی شفقت حاصل ہے اورمرنے کے بعد وہ خدا کی شراکت میں رہتا ہے۔

یہاں اُ سکے جی اٹھنے کا توکچھ ذکر نہیں البتہ پطرس اورپولوس رسولوں نے اس مزمور کو مسیح کے جی اٹھنے سے منسوب کیا (اعمال ۲: ۲۷، ۱۳: ۲۵)۔

مزمور نویس کی اُمید کی بنیاد یہ ہے کہ خدا اُس کی پناہ گاہ ہے اوروہ مستقبل پربڑے توکل سے نظر ڈالتا ہے۔ وہ یہ

توقع نہیں رکھتا کہ وہ موت سے بچ جائے گا۔ لیکن اُسے یہ یقین ہے کہ جب وہ پاتال (عالم ارواح) میں جااترجائیگا تب بھی خدا اُسے ترک نہ کریگا۔ وہ نیست نہ ہوگا بلکہ زندگی کی راہ پائے گا اورخدا کی حضوری کا خط اٹھائیگا۔ مزمورنویس کے دل میں قیامت کا خیال تونہیں لیکن یہ خیال ہے کہ موت کے بعدبھی خدا کے ساتھ شراکت رکھنے کا تجربہ اُسے حاصل ہوگا۔یہ تصورمسیحی تصورہے جس کی تکمیل پہلے پہل تواس انسان میں ہوتی ہے جس سے خدا بالکل خوش تھا پہلے پہل سیدنا مسیح کی قیامت کے ذریعہ امید نوع انسان کےلئے ممکن اورآخرکارایک حقیقت ہوگئی۔

داؤدی زمانہ میں مسیحی تصورکے الہٰی اورانسانی دونو پہلوؤں میں ترقی ہوئی ۔ نوع انسان کی عظمت فرشتوں سے کچھ کم ہوگی لیکن مخلوقات پراُسے حکومت حاصل ہوگی۔دیندارانسان کو خدا کی خاص مہربانی حاصل ہوگی اور وہ مہربانی موت کے بعدبھی جاری رہیگی۔ داؤد کے خاندان کا بادشاہ مسیحی تصورکا خاص وسیلہ بن گیا۔ اس کو الہٰی بیٹا ہونے کا درجہ ملا۔ اوروہ بطورکاہن بادشاہ کے صیحون کے تخت پر متمکن ہوا۔ اوراُسے اختیارملا کہ وہ اسرائیل اورباقی ساری قوموں پر حکومت کرے ۔ وہ سارے دشمنوں کو مغلوب کرکے اُن کو اپنی دلہن بناتاہے۔ اورصلح وراستبازی کے ساتھ ابد تک حکومت کرتا ہے۔ اُس کو اُس کے گناہ کے باعث تنبیہ ملتی ہے لیکن خدا کی رحمت کبھی اُسے ترک نہیں کرتی۔ وہ خدا کے لئے ہیکل بناتا اوروہاں خدا کی حضوری کا خط اٹھاتاہے۔ ایک وفادارکاہن اُس کا رفیق ہے۔

الہٰی پہلو میں یہ ترقی نظر آتی ہے کہ خدا اپنے ممسوح کو چھڑانے اوراُس کے دشمنوں کو مغلوب کرنے کوآتاہے۔ وہ جلال کا بادشاہ بڑا فاتح ہے اوراپنے مسیح کے دائیں ہاتھ کھڑا ہوکر جنگ کرتا اوردشمنوں پر فتح پاتا ہے اورصیحون کے پہاڑ پر چڑھ کر ابد تک بادشاہی کرتاہے۔

# چھٹا باب

## پہلے انبیاء میں مسیح کے متعلق تصور

یہودی ربیوں نے انبیاء کی کتابوں کو دوحصوں میں تقسیم کیا۔ ایک مجموعے کو اُنہوں نے پہلے انبیا کہا تاکہ اُن کا امتیاز مابعد انبیا اور تواریخی کتابوں یعنی یشوع، قاضیوں ، سیموئیل اورسلاطین کی کتابوں سے ہوسکے۔

### یوایل

ان انبیاء میں سب سے پہلا نبی یوایل تھا جس نے یوآش بادشاہ کے ایام میں نبوت کی، نبوت کا موقع وہ تھا جب سرزمین پر ٹڈیوں کی آفت آئی۔ اُس کے بعد خشک سالی آئی۔ نبی نے یہ ظاہر کیاکہ یہ خدا کی طرف سے بطور تنبیہ کے تھیں۔ان کے بعد سخت مصیبتیں خداوند کے خوفناک دن میں آئینگی۔ اس لئے نبی نے روزاوردعا کی طرف لوگوں کی توجہ دلا ئی (یوائیل ۲: ۱۷)۔ اورانہیں بتایا کہ خدا تم پر ترس کھاتا ہے وہ اُن کی خاطر بڑے بڑے کام کرے گا۔ وہ اپنا روح سارے بشر پر نازل کرے گا اورانصاف کی وادی میں قوموں کی عدالت کرے گا اوراپنی اُمت کو دائمی امن اورفارغ البالی عطا کرے گا۔

فصل اوّل ۔ خداوند کا دن

یوایل نبی نے یہ بیان کیاکہ وہ اپنے روح کے ذریعہ آئیگا اورنبوت کے طرح طرح کے انعام سب لوگوں کو عطا کریگا۔ زمین اور آسمان میں بڑے بڑے نشان نظرآئینگے اورجو خداوند کا نام لیتے ہیں وہ اُن کو یروشلیم میں مخلصی دے گا۔ ساری قومیں یہوسفط کی وادی میں جمع ہونگی خد کی اُمت ایک زرخیز زمین بنیگی اور اُس کے دشمن ایک اجاڑ بیابان ہونگے۔

یہ پیشین گوئی یوایل ۲: ۲۸ سے ۳باب کے آخر تک پائی جاتی ہے یہاں یاہواہ کی دوطرح کی آمد کا ذکر ہے۔ ایک میں فضل اورروح کی بارش نازل ہونے کا ذکر ہے اوردوسری میں عدالت وغضب کے نازل ہونے کا ۔ایک آمد تو پنتی کوست کے روز پوری ہوئی اوردوسری آمد جہان کے آخر میں روزعدالت کو پوری ہوگی۔ دیکھو اعمال ۲باب ، رومیوں ۱۰: ۱۲، ۱۳ومتی ۲۴: ۲۹۔

اس آخری آمد یا بڑی عدالت کی پیشین گوئی یوایل ۳: ۹سے ۲۱ میں قلمبند ہے۔ ان دونو آمدوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ پرانے عہدنامہ کی نبوت میں آخری دن کہلاتا ہے ۔ اسلئے ان پیشین گوئیوں میں یہ دونو آمدیں اکٹھی مذکورہیں۔

روح کے انعاموں کا ذکر رومیوں ۱۲: ۶، ۱کرنتھیوں ۱۲باب میں آیا ہے۔ جو مسیح نے آسمان پر جاکر نازل کئے لیکن آخری زمانے میں بھی یہ انعام ملینگے۔ اسی طرح آسمان کے جن نشانوں کا ذکر ہے وہ پینتی کوست اورمسیح کی صلیب اور قیامت کے وقت بھی نظر آئے اورزمانے کے آخر میں بھی نظر آئینگے۔

یوایل ۳: ۹مذکورہے کہ لڑائی کی تیاری کرو" یاتقدیس کرو اس میں اُس رواج کی طرف اشارہ ہے جب لڑائی سے پہلے قربانی چڑھائی جاتی تھی(۱سیموئیل ۷: ۸ وسیعیاہ ۱۳: ۳، یرمیاہ ۵۱: ۲۷)۔

یوایل ۴: ۹سے ۲۱ میں ذکر ہے کہ خدا کے لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے زرخیز زمین کی۔ خدا صیحون میں سکونت کریگا۔ یروشلیم مقدس ہوگا۔ سرزمین میں انگور کے رس اور دودھ کی ندیاں بہینگی۔ خدا کےگھر سے زندہ پانیوں کے چشمے جاری ہونگے اوربنجر زمین سیراب ہوگی۔

متی ۲۴باب میں یروشلیم کی بربادی کی جو پیشین گوئی ہے وہ آخری عدالت کی طرف اشارہ کرتی ہے(مکاشفہ ۶: ۱۲، ۱۴ سے ۲۰، ۱۶: ۱۶، ۲۰: ۱۱ سے ۱۵، ۲۲: ۱۳)۔

## عاموس

دوسرا نبی عاموس تکوع کا گڈریا تھا۔ اُس نے یربعام ثانی شاہ اسرائیل اورعزاہ شاہ یہوداہ کےدنوں میں نبوت کی۔ شمالی سلطنت کے بادشاہوں میں سے یربعام سب سے بڑا بادشاہ تھا۔اس نے دمشق اورکل سوریا کا علاقہ دریا سے فرات تک فتح کرلیا اگرچہ اُ س نے خداوند کی نظر میں بدی کی(۲سلاطین ۱۴: ۲۴، ۲۵، عزاہ شاہ یہوداہ نے خداوند کی خدمت کی اوراقبال مند ہوا۔ اس نے ادوم اورعرب کو ابلاہ اوردریائے مصر تک فتح کیا۔ (۲۔تواریخ ۲۶باب)۔

ان دونو بادشاہوں کے ایام میں یہ سلطنت داؤد کے زمانہ کی سلطنت سے زیادہ وسیع تھی۔ لیکن یہ اقبالمندی

صرف ظاہر ہوا اوردینوی اقبالمندی تھی کیونکہ شمالی دس فرقوں کی سلطنت داؤد کے گھرانے سے اب تک جدا تھی اوروہ بہت خراب اورمخالف تھی یہاں تک کہ امصیاہ شاہ یہوداہ کے دنوں میں اُنہوں نے یروشلیم کی دیواروں کوگرادیا اورہیکل اوربادشاہ کے محل لوٹ لیا(۲سلاطین ۱۴: ۱۲، ۱۴۔ ۲تواریخ ۲۵: ۱۷سے ۲۴)یہ جدائی روز بروز بڑھتی گئی ۔ اوریہ دونوسلطنتیں اپنی اپنی اقبالمندی پر فخر کرتی تھیں لیکن عاموس نبی نے اُن کی اندرونی خراب حالت کودیکھ کراُن کو خدا کےغضب کے نازل ہونے سے ڈرایا کہ خدا اُن کو سزا دیگا جیسے دمشق ، غازہ ، صور، ادوم، آمون اورموآب کو سزا دی تھی۔ اُن کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث یہوداہ اورخاص کر اسرائیل اس تباہی میں مبتلا ہونگے۔آگ اُن کی فصیلوں کے اندربھڑک اٹھیگی اوران کے محلوں کوخاک سیاہ کردیگی۔ ان کو کال ، خشک سالی ٹڈیوں ، وبا ، جنگ ، بھونچال اورآگ کی آفتوں کے ذریعہ آگاہ کیا(۱، ۲باب)۔چوتھے باب میں ان کویہ حکم ہے کہ" اسرائیل ،تواپنے خدا سے ملاقات کی تیاری کر" ساتویں باب میں نبی نے ٹڈیوں اورایک خوفناک آتشزدگی کی رویا دیکھی ۔پھر نویں باب میں نبی نے یہ دیکھا کہ خداوند ہیکل کے صحن کے مذبح پرکھڑا فرشتے کوحکم دے رہا ہے کہ مذبح اورہیکل اورساری اُمت کے سروں کو پاش پاش کردے۔ خواہ وہ کہیں چھپیں سزا سے نہ بچ سکینگے۔ یہ گویا اناج کا چھلنی میں سے چھانا جاتا ہے لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔

## فصل دوم۔ داؤد کے تباہ شدہ گھرانے کی از سرنوتعمیر

عاموس نے پیشین گوئی کی کہ اسرائیل قوموں کے درمیان پھٹکا جائیگا لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔ داؤد کا تباہ شدہ گھرانا ازسرنواقبالمند ہوگا اوروہ قوموں کو اپنی میراث میں لیگا۔ زمین زرخیز اورپھلدار ہوتی تاکہ خدا کی اُمت کےلئے دائمی گھربنے (عاموس ۹: ۱۱سے ۱۵)۔

اس نبی نے مسیحی نبوت کے انسانی پہلو کولیا کہ داؤد کے گھر کی اقبالمندی بحال ہونے سے مسیحی زمانہ کی برکتیں صادر ہونگی ۔خدا نے جو وعدے سے حضرت ابراہیم، اسرائیل اورداؤد سے کئے تھے وہ پورے ہونگے۔ ادوم اوردیگر غیر

قوموں کا بقیہ جن پر یاہواہ کا نام لیا گیا خداوند کی تلاش کریگا اورجن برکتوں کا وعدہ یعقوب کے ذریعہ ہوا تھا(پیدائش ۴۹) اورجن کا علاقہ مسیح بادشاہ کی سلطنت سے تھا (زبور۷۲) وہ پورا ہوگا۔ انہی برکتوں کا ذکریوایل نبی نے کیا تھا کہ وہ خداوند کی آمد کے وقت ملینگی(یوایل ۳باب)

اس نبی کی نبوت میں مسیح کی خاص شخصیت کا توکچھ ذکرپایا نہیں جاتا لیکن عام بیان داؤد کے گھرانے اوراُمت اسرائیل کا ہے اور بزرگ یعقوب نے اعمال ۱۵: ۱۶ میں اس پیشین گوئی کی تکمیل مسیح کے زمانہ سے منسوب کی جب پینتی کوست کے وقت رسولوں کی منادید سے غیرقومیں انجیل پر ایمان لائیں۔

## ہوسیع

تیسرا نبی جس نے مسیح کے زمانہ کی پیشین گوئی کی وہ ہوسیع تھا جس نے شاہ اسرائیل یروبعام ثانی اورشاہ یہوداہ عزیاہ کے دنوں میں نبوت کی۔ یروبعام کی سلطنت کی اقبالمندی کے ساتھ لوگوں کی حالت گرتی چلی گئی ۔ اسرائیل کی سرزمین میں نے سچائی تھی نہ رحم اورنہ خدا کا علم تھا بلکہ لوگ ایسے بگڑ گئے تھے کہ خدا نے اُن کو ترک کردیا۔ اس وقت ہوسیع نے جوشمالی سلطنت کا یرمیاہ کہلاتا ہے نبوت کی۔

دس فرقوں یعنی اسرائیل کا یہ بہت بڑا نبی تھا۔ اس لئے یہودیوں نے انبیائے صغیرہ کی بارہ کتابوں میں اُس کو پہلے جگہ دی۔ وہ تنبیہ کرنے میں بڑی تندی سے کام لیتا ہے لیکن تسلی دینے میں بڑی نرمی سے پیش آتاہے۔ اس نے فطرت کے نظاروں خاص کر جنگل ، پہاڑ اورکھیتوں کے نظاروں کو بہت پیش کیا اوربہت سے استعارے اورتشبہیں استعمال کیں مثلاً پھول اورشہد کی مکھی کی۔

## فصل سوم۔ اسرائیل کی بحالی

اسرائیل کی سزا کے بعد ہوسیع نبی نے اسرائیل کی بحالی کی پیشین گوئی کی۔اوراُن کو یہ نام ملا۔ یزرعیل(خدا بکھیرتا ہے)۔ لورحامہ (جس پر رحم نہ ہواہو)اورلوامتی (میری اُمت نہیں)۔

۲۔ اسرائیل کی والدہ نے بعل کے ساتھ زنا کیا۔ اسلئے اس کے شوہر یاہواہ نے اُسے ردکردیا۔ لیکن سیاست وسزا کے بعداُس سے پھر شادی کرلی۔

۳۔ یاہواہ وفادار ہے اگرچہ اسرائیل نے بیوفائی کی۔

۴۔ اسرائیل اسیری میں جائے گا لیکن خداوند اُسے ترک نہ کرے گا بلکہ پھر اُس کو اُس کے ملک میں لے آئیگا۔

۵۔ اسرائیل وبا اورمری سے مریگا اورشیول (پاتال) میں اتریگا لیکن خداوند اُس کا فدیہ دے کر اُسے وہاں سے چھڑائیگا۔

۶۔ اسرائیل ایک پھلدارزمین بنیگا جہاں یاہواہ خداوند کی محبت اوس کی مانند پڑیگی۔

اس نبوت کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

۱۔ ا سے ۲: ۲تک اسرائیل کی زناکاری اوربحالی۔

۲۔ ۲: ۳ سے ۲۰ تک والدہ اسرائیل کی دوبارہ شادی۔

۳۔ ۳باب یاہواہ وفادار ہے اگرچہ اس کی بیوی نے بیوفائی کی۔

پھر ۱۱: ۸ سے ۱۱ میں یہ پیشین گوئی ہے کہ جیسے میں نے ملک مصر سے مخلصی دی تھی ویسے ہی اب اس اسیری سے مخلصی دونگا۔ البتہ یہ مخلصی مصر، آسوراوربحری ممالک تک محدود ہے۔

۱۳باب میں بھی سزا اوربحالی کا نقشہ پیش کیا گیا۔ یہاں نبی نے قیامت کا ذکر کیا اورعہدعتیق میں ایسی قیامت کا یہ پہلا ذکر ہے۔

پھر ۱۴: ۲ سے ۱۰ میں یہ ذکر ہے کہ آسوراسرائیل کو اسیر کرکے لے جائیگا۔لیکن اسرائیل کلیہ طورپر نیست نہ ہوگا اسلئے یہ ہدایت ہے کہ اسرائیل توبہ کرے اورحکم مانے کہ خدا کا وعدہ پورا ہوسکے۔ پھر آخر میں افرائیم توبہ کرتا اورخدا برکت دیتا ہے۔

# ساتواں باب
## یسعیاہ اوراُس کے ہمعصر

آسور نے شمالی سلطنت یعنی دس فرقوں کی سلطنت کو مغلوب کرلیا تھا۔اب اس نے ارادہ کیاکہ یہودہ کی سلطنت کوبھی تباہ کرے۔ ان دنوں میں یہوداہ کا بادشاہ حزقیاہ تھا۔ لیکن خدا نے اُس وقت یہوداہ کوتباہی سے بچالیا۔ حزقیاہ کے دنوں میں یہوداہ کی سلطنت تنہا خدا کی سلطنت تھی اوراُس کا کوئی حریف نہ تھا۔اب یروشلیم خدا کی سلطنت کا مرکزبن گیا۔آسورسزا دینے کا اوزاریا سونٹا ہے جن دنوں میں آسور نے یہوداہ پر لشکر کشی کی اس نے چند بڑے بڑے نبی برپاکئے۔اُنہوں نے اعلیٰ تعلیم دی اور خداوند نے خود آکر دشمنوں کے لشکروں کو تباہ کیا اورحزقیاہ کو شفادی (یسعیاہ ۳۷، ۳۸، ۲سلاطین ۱۹: ۲۰) اب یہودا کی سلطنت کا نیازمانہ شروع ہوا اوراُس میں بڑی اصلاح ہوئی۔

اس زمانہ کا سب سے پہلا نبی وہ تھا جس کی پیشین گوئی کا اقتباس میکاہ اوریسعیاہ نبیوں نے کیا(یسعیاہ ۲: ۱۔ ۴ ،میکاہ ۴: ۱۔ ۵)۔

### فصل اول۔ خداوند کے گھر کا سربلند ہونا

ہیکل کا پہاڑسارے پہاڑوں سے خداوند کے تخت کے طورپر بلند کیا جائیگا جہاں قومیں گویا حج کرنے کو آئینگی۔ وہ تعلیم اور عدالت کا چشمہ ہوگا۔خداوند کی سلطنت کا یہ نتیجہ ہوگاکہ لڑائی کے اوزاربرباد ہونگے اورسارے جہان میں امن وآسائش پائی جائیگی۔ یہ پیشینگوئی یسعیاہ ۲: ۱سے ۴ اورمیکاہ۴: ۱ سے ۵ میں پائی جاتی ہے۔ نبی نے روایت ہیکل کے پہاڑکو دیکھا کہ جب سلیمان نے اس پہاڑپر ہیکل بنائی تو اُس کو بڑی عزت حاصل ہوئی حالانکہ دنیا کے دیگرپہاڑجن پر غیر معبودوں کےلئے مندربنے تھے اُسے حقارت سے دیکھتے تھے(مقابلہ کرو زبور ۶۸: ۱۵، ۱۶) نبی نے دیکھا کہ یہ پہاڑاس پستی کی حالت سے اٹھ کر بلند اوردنیا کے بلند پہاڑوں سے بھی اونچا ہوگیا۔ جس کو سب دیکھ سکتے اورجہا سب حج کےلئے جاسکتے تھے۔خداوند کے حضور سے ان لوگوں کی ہدایت

کے لئے تعلیم صادر ہوتی ہے جو اُس کی روشنی میں چلنا چاہتے ہیں۔ اور یہ حکم نافذ ہوتا ہے کہ جنگ کے اسلحہ تباہ کئے جائیں اور ہر ایک امن وامان سے زندگی بسر کرے۔ الغرض اس پیشین گوئی کی غایت یہ ہے کہ عالمگیر اورابدی صلح وسلامتی ہوگی۔

اس کی تکمیل بھی اس وقت ہوگی جب سیدنا مسیح آسمانی ہیکل میں سربلند ہوگا کیونکہ یہ آسمانی ہیکل تعلیم، عدالت اورابدی امن کا چشمہ ہے۔

حزقی ایل ۴۰: ۲۰ اورزکریا ۱۴: ۱۰ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

## فصل دوم۔ صلح کا بادشاہ

صیحون اپنے بادشاہ کی آمد سے خوش رہا ہے جو حلیم لیکن فتحمند ہوکر آتا ہے۔اُس نے لڑائی کے اوزار تباہ کردئیے اوراُن سے زمین پر سلطنت کرنے لگا(زکریاہ ۹: ۹، ۱۰)۔ اس کی تکمیل کا ذکرمتی ۲۱: ۵،یوحنا ۱۲: ۱۵ میں پایا جاتا ہے۔

اس پیشین گوئی میں وہی ضروری خیال پایا جاتا ہے جومیکاہ ۴: ۱ سے ۵ میں ہے۔ یہ بھی کسی گمنام نبی کی پیشین گوئی ہے جس کا اقتباس زکریاہ نبی نےکیا۔ زبور کی کتاب کی پیشین گوئیوں میں مسیح بادشاہ کی قدرت وحشمت کاذکر تھا۔یہاں اُس بادشاہ کے حلم وراستبازی کاذکر ہے(زبور ۱۱۰: ۲، ۴۵)۔

یہ پیشین گوئی زبور۲۷ کی پیشین گوئی کے مشابہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ ۹: ۱تا ۱۱: ۱تا ۹ میکاہ ۵: ۲تا ۵ کی یہی بنیاد ہے۔

## فصل سوم۔ بحری تکلیف میں سے بحالی

اسرائیل اوریہوداہ جلاوطنی سے واپس اپنے ملک کو آئینگے۔ خداوند اُن کو بڑی عجیب قدرت کے کاموں کے ساتھ مصر اورآسور سے واپس لائیگا۔ وہ جلعاد اورلبنان کی زمین میں بسینگے اوریاہواہ کے نام چلینگے(زکریاہ ۱۰: ۳تا ۱۲)۔

یہوداہ اوریوسف کے گھرانے متحد ہوکر اپنے دشمنوں سے جنگ کرتے اور آخرکار ان پر فتح پاتے ہیں اوریاہواہ لشکروں کے خداوند کی سرکردگی میں وہ بہادرانہ جنگ کرتے ہیں جو اُن کا مقابلہ کرتے ہیں اُن کو پاؤں تلے کچل ڈالتے ہیں۔ افرائیم توجلاوطن ہوکر دانوں کی طرح مصر اورآسور میں

منتشر ہوجاتا ہے۔ اُسے اُس سمندر سے گذرنا پڑتا ہے جو مصیبت اورلہروں کا سمندر ہے لیکن وہ مصر اورآسور سے واھس آئے گا اوریاہواہ کا نام لے کر چلیگا۔

## فصل چہارم۔ ردکیا ہوا گڈریا

نیک گڈریا یعنی خداوند اپنے لگے اسرائیل کو رد کرتا ہے

بنی اسرائیل نے اُس کی قیمت ایک غلام کی قیمت کے برابر ٹھہرائی ۔ یہ ادنیٰ قیمت بھی رد کی گئی ۔ اورگڈرئیے کی فضل واتحاد کی چھڑیاں توڑی دی گئیں جن سے مراد جدائی تھی (زکریا ۱۱: ۷ سے ۱۴)۔

ماقبل قرینے سے ظاہر ہے کہ شریر گڈرئیے اپنے قائدے اورنفع کےلئے گلے کو تباہ کررہے تھے۔ اب خدا خود اُس کم بخت گلہ کا گڈریا ہوا کرآتا ہے جوابھی ذبح کئے جانے کو تھا۔ یہ پیشین گوئی نظم کی صورت میں ہے۔نبی نے دو چھڑیاں لیں اور پھر اُنہیں توڑ ڈالا۔ اُس نے کسی سے تیس روپے مانگے جنہیں اُس نے پیچھے ردکردیا۔ اس گڈرئیے کو صرف یہی حکم نہ تھا بلکہ یہ خاص حکم تھا کہ وہ گڈرئیے کے طورپر کام کرے۔ اُس نے تین گڈریوں (غالباً اس وقت کے بادشاہوں) کو کاٹ ڈالا۔ اس کو کچھ عرصے کیلئے لوگوں نے گڈریا تسلیم کرلیا۔ لیکن پیچھے اُسے رد کردیا اوراُس کی مزدوری اُس کودی ۔ یہ گڈریا خداوند باشاہ ہے۔ یہاں یہواوہ اوراسرائیل کی دوباشاہیوں کا ذکر ہے جن میں سے اسرائیل کی بادشاہی تباہ ہوگی کیونکہ انہوں نے یاہواہ کو اپنا بادشاہ تسلیم نہ کیا۔ ہوسیع نے بھی اس قسم کی قیمت کاذکرکیا لیکن وہاں یہ قیمت یاہواہ نے اسرائیل کے لئے بطورلونڈی کے تھی زرِفدیہ ادا کیا۔ یہاں یہ قیمت اسرائیل نے یاہواہ کی نگرانی وخدمت کے معاوضہ میں دی۔جس چھڑی کا نام فضل تھا وہ اس امر کا نشان تھی کہ یاہواہ اپنی اُمت کی کیسی قدرکرتا ہے ۔اسی قسم کی محبت کاذکر ہے ہوسیع نبی نے کیا جس چھڑی کا نام اتحاد تھا وہ یہوداہ اوراسرائیل کے دوبارہ اتحاد کا نشان تھی۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیاکہ آخر کاربحالی کے وقت ان دونو حصوں میں پھر اتحاد ہوگا۔ حزقی ایل نے بھی اسی خیال کوظاہر کیا۔

اس پیشین گوئی کی جزوی تکمیل کا ذکر متی ۲۷: ۹ میں پایا جاتا ہے۔

# یسعیاہ

یسعیاہ عہدِ عتیق کا سب سے بڑا نبی ہے۔ یہ پہلے نبیوں کی سیرتوں کا جامع ہے۔ اس نے سب سے زیادہ مسیح اوراُس کے زمانہ کا ذکر کیا۔اس کتاب میں کئی پیشین گوئیاں جمع کی گئی ہیں۔

ان کو سمجھنے کےلئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن پیشین گوئیوں کو الگ رکھیں جن کا تعلق بابل کی اسیری سے ہے کیونکہ ان میں یہ مان لیا گیاہے کہ بابل سب سے بڑا دشمن تھا اوربابل سے مخلصی مسیحی زمانہ کی برکت تھی حالانکہ یسعیاہ آسوری زمانہ کا بڑا نبی تھا۔ جن فصلوں کو الگ کرنا چاہیے وہ یہ ہیں۔

۱۔ ۱۳باب سے ۱۴: ۲۳تک۔

۲۔ ۲۴باب سے ۲۷باب کے آخر تک ۔

۳۔ ۳۴، ۳۵ باب۔

۴۔ ۴۰باب سے ۶۶باب تک۔

یہ گمنام پیشینگوئیاں یسعیاہ سے منسوب کی گئیں ۔ جیسے ضرب المثالیں سلیمان سے ، مزامیر داؤد سے اورشرعی قوانین موسیٰ سے ۔ یہ پیشین گوئیاں طرز عبادت ، تاریخی موقعے اورتعلیم وتصور کے لحاظ سے یسعیاہ کی تصنیف سے منتفرق ہیں گویا ایک ہی روح سب میں جاری وساری ہے۔ اس لئے جن پیشین گوئیوں کو ہم ٹھیک طرح سے یسعیاہ کی سمجھتے ہیں وہ تین قسموں میں منقسم ہیں۔

۱۔ ۱سے ۱۲باب کے آخرتک۔ ان بابوں میں یہوداہ اوراسرائیل پر سزا کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ اس مجموعے میں ۲ سے ۵باب کے آخرتک پہلے لکھے گئے ۔ اس کے بعد ۶ سے ۱۲ تک اورپھر اسی مجموعہ کے دیباچہ کےلئے پہلا باب بڑھایا گیا۔

۲۔۱۳: ۲۴: سے ۲۳باب کے آخر تک۔ اس مجموعے میں گردونواح کی قوموں کے خلاف پیغام ہیں۔ مثلاً فلسطیہ ، موآب ، دمشق ، اسرائیل ، کوش، مصر، بابل ، اُدوم ، عرب صور، رویا کی وادی (یروشلیم)۔

۳۔ ۲۸ سے ۳۳ باب کے آخرتک ۔ یہوداہ اوراسرائیل پر واویلا ان کے خاص گناہوں کے باعث ۔یسعیاہ کی نبوتوں کے پہلے حصے میں بہت کچھ مسیحی زمانہ کاذکر ملتا ہے۔پہلی

پیشین گوئی کسی گمنام نبی کی تھی جس کاذکر پہلے ہوچکا جس کے آخر میں نصیحت تھی (یسعیاہ۲: ۵) لیکن یسعیاہ کی کتاب میں مسیحی تصورچوتھے باب سے شروع ہوتا ہے۔

## فصل پنجم۔ صیحون کی پاکیزگی

یاہواہ خداوند اپنی اُمت کو پاک وصاف کرنے آئیگا تاکہ وہ بقیہ پاک اور مقدس ہے۔ وہ سرزمین حیرت انگیز طورپر سرسبز ہوگی اوریاہواہ کی دائمی حضوری اُس کی حفاظت کریگی۔

یسعیاہ ۴: ۲سے ۶۔

اس پیشین گوئی میں دونئی باتیں بھی منکشف ہوئیں۔ اس میں اُمت کی تنبیہ وتربیت کا بھی ذکر ہے اورایک مقدس بقیہ کا بھی جس کو سخت مصیبت سے مخلصی ملیگی۔ اس پیشینگوئی میں سزا کاذکر ہے۔وہ قوموں کی سزا نہیں جیسا یوایل نے نبوت کی تھی (یوایل ۳: ۱۸) بلکہ برگشتہ اسرائیل کی سزا جیسا ہوسیع نے بتایا تھا(ہوسیع ۲: ۲۲) یہ سخت مصیبت اسرائیل کو پاک صاف کرنے کےلئے تھی جیسے سونا آگ کی بھٹی میں صاف کیا جاتا ہے ۔ خداوند کی اس آمد کا یہ نتیجہ ہوگا۔

اوّل ۔ اس سرزمین کی اعلیٰ زرخیزی۔

دوم۔ خدا کی اُمت کی پاکیزگی۔

سوم۔ یاہواہ ہمیشہ اپنی اُمت کے درمیان سکونت کریگا اوراس کےلئے خروج کی کتاب سے تشبیہ لی گئی (خروج ۱۴: ۱۹)۔ یعنی بادل اورآگ کا ستون پھر بحال ہوگا۔

## فصل ششم۔ عمانوایل

ایک نوجوان (یاکنواری)عورت سے عجیب بچہ پیدا ہوگا اوراُس کا نام عمانوایل رکھا جائیگا۔ وہ اس بات کا نشان ہوگا کہ خداوند اپنی اُمت کے ساتھ ہے اوروہ انہیں چھڑائیگا۔ البتہ اُس کی بلوغت تک ملک میں مصیبت رہیگی۔

اس پیشین گوئی کا وہ موقعہ تھا جب ارامیوں اوراسرائیل نے یہوداہ پرحملہ کیا جس کی وجہ سے یہوداہ پربڑی مصیبت آئی۔ یہوداہ کےبادشاہ آخز سے یسعیاہ نبی نے یہ تقاضا کیاکہ وہ خداوند سے کوئی نشان مانگے زمین سے لیکر

آسمان تک جس چیزکا چاہے۔ لیکن آخز نے نشان مانگنے سے انکارکیا تو خدا نے خود ایک نشان بخشنے کا وعدہ کیا۔

یسعیاہ ۷: ۱۳سے ۱۷تک۔

اس پیشین گوئی کے پڑھنے سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے کہ یہ بچہ آخزیا یسعیاہ کے یاکسی دیگر نامعلوم خاندان میں پیدا ہوگا۔ لیکن یادرکھنے کی اس نشان کا زوروالدہ پر نہیں بلکہ بچے اوراُس کے نام پر ہے جس عبرانی لفظ کاترجمہ نوجوان عورت یاکنواری عورت کیاگیا اُس میں کنواری پن پرزورنہیں۔ اگرنبی اس بات پر زوردینا چاہتا تو دوسرا لفظ استعمال کرتا جس کے خاص معنی صرف کنواری ہی کے ہوتے۔

یہ بچہ اس امر کا نشان ہے کہ خدا اپنی اُمت کے ساتھ ہے۔ اسمیں اس امر پر زورنہیں کہ اخزیاہ کو یہ یقین دلایا جائے کہ جن اُمورکی پیشین گوئی ہوئی وہ یقیناً اسوریوں کے ذریعہ سوریا اورسامریہ کی اسیری کے بعد وقوع میں آئینگے بلکہ اس امر پر زورہے کہ باوجود ان مصیبتوں کے خدا اپنی امت کے ساتھ رہیگا۔اس بچہ کی نسبت یہ نہیں بتایا گیاکہ وہ خدا کا مظہر یا تجسم ہوگا بلکہ یہ کہ وہ بچہ الہٰی مخلصی کی ضمانت ہے۔ یہ مخلصی اس بچے کی پیدائش کے وقوع میں نہیں آئیگی بلکہ اس کا بچپن توتنگی وتکلیف میں گزریگا ۔ وہ شہدا اوردہی پر گزران کریگا کیونکہ وہ سر زمین تباہ ہوگئی۔ وہاں صرف گڈرئیے اوران کے گلے پھرتے ہیں۔اس زمین کی یہ مصیبت اُس بچے کی بلوغت تک رہیگی۔ یہ وعدہ اُس اٹل مصیبت کے وقت کیاگیا۔ مسیح کی پیدائش تک یہ وعدہ ہی رہا جس کی پیشین گوئی ہوئی ۔ آخز کے زمانہ میں اس کے پورا ہونے کی تلاش ہم کیوں کریں۔یہ تو آئندہ کے لئے ایک نشان تھا۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ نبی یا اسکے سامعین اس کی جلد تکمیل کی امید رکھتے تھے ۔ مخلصی کی جو تجویز خدا نے اس کی معیاد مقررکرنا ہمارا کام نہیں۔ نبی کے بچوں کے نام صاف بتائے گئے ہیں۔ لیکن اس عمانوایل کا کچھ تعلق ان بچوں سے نہیں۔

یسعیاہ نے اس بچے کو بعض مقدس نام دئیے اورمیکاہ نے اس کی پیدائش کی جگہ بھی بیت لحم بتائی (یسعیاہ ۹: ۶، ۱۱: ۱میکاہ ۵: ۳) سوریوں کے بعد آسوریوں نے اسرائیلیوں کودکھ دیا۔ یہ مصیبت ختم ہونے کے بعد بابل نے ان کو اسیر کیا اوربابلی اسیری کے بعدیونانیوں نے اوریونانیوں کے بعد روم

نے دنیا کی ان زبردست طاقتوں نے یکے بعددیگرے اسرائیل کو ایذا پہنچائی۔ یسعیاہ کی نظر صرف اسوری اسیری تک پہنچتی ہے اورجو اجسکے بعد وقوع میں آئے گا وہ اُس کی نظروں سے اوجھل تھا۔ پھر بھی اُ س نے یہوداہ کے وفادار بقیہ کو عمانوایل کی پیشین گوئی کے ذریعہ تسلی دی اور یہ وعدہ مصیبت کے سارے زمانوں میں تسلی کا باعث رہاجب تک کہ مسیح کنواری مریم سے پیدا نہ ہوا(متی ۱: ۲۱، ۲۵)۔

فصل ہتم ۔سلامتی کا شہزادہ (سردار)

اسرائیل کی شمال مشرقی سرحد پرایک بڑی روشنی چکمنے والی تھی جو اُمت کو اتنا ہی سربلند کریگی جتنا کہ وہ پست ہوئی تھی۔اُسے ایک بڑی مخلصی نصیب ہوگی جواس مخلصی سے بہت بڑھ کر ہوگی جومدیان کے دن جدعون کے ذریعہ ملی تھی۔ داؤد کے گھرانے میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہونگے۔ عجیب، مشیر خدائے قادرابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ۔ وہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک راستی سے سلطنت کرے گا ۔ اورلڑائی کے سب اوزارتوڑے جائینگے۔

اس پیشین گوئی کا موقعہ وہ تھا جب گلیل اورپیریا کے باشندوں کوتگلت پلاسر شاہِ اسوراسیرکرکے لے گیا(۲سلاطین ۱۵: ۲۹)۔ اس وقت سلامتی کے شہزادہ کی پیشین گوئی ہوئی سارے ملک کنعان میں غم اوراُداسی کے بادل چھاگئے۔ سارے باشندے مایوسی میں مبتلا تھے۔ یہ لوگ بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے اسیری میں گئے لیکن وہ سب سے پہلے سرفرازبھی ہونگے۔

یسعیاہ ۸: ۲۳سے ۹: ۶تک۔

میں نے شمال مشرقی سرحد پر جس کے باشندے سب سے پہلے اسیر ہوکرگئے ایک بڑی روشنی چمکتی دیکھی۔ اس سے وہ مخلصی مراد تھی جواُس مخلصی سے بھی بڑی تھی جو جدعون نےموآبیوں پریزرعیل کے میدان میں حاصل کی تھی۔ یہ فتح داؤد کے گھرانے کا ایک شہزادہ حاصل کرے گا۔ اس فتح کی وجہ سے اُس شاہزادے کوعظیم الشان لقب دئے گئے ۔ یہ چارنام ہیں:

۱۔ عجب مشیر۔ کیونکه اس کی عقلمندانه تجویزوں سے یه فتح حاصل ہوئی ۔اس کی یه عقلمندی بڑی روشنی کی طرح چمکتی ہے۔

۲۔ خدائے قادر۔ بہادرایل کیونکه الہٰی شان سے اُس نے اس مہم کو سرانجام دیا اوراس نے جدعون کی فتح کی نسبت زیادہ شاندارفتح حاصل کی۔

۳۔ ابی عد۔ " ابدیت کا باپ" یا لوٹ کا باپ" یعنی ابدیت رکھنے ولا یا لوٹ کا مالك یا لوٹ کا بانٹنے والا ۔ اگرپہلے معنی لےجائیں تومراد ہوگی که یه شہزادہ ابدتك رہنے والا ہے۔ اگر دوسرے معنی لے جائیں تویه مراد ہوگی که اس کو ایسی بڑی فتح حاصل ہوگی که وہ اپنےلوگوں میں لوٹ کر تقسیم کریگا جس سے لوگوں کے دل خوش ہوجائینگے۔

۴۔ سلامتی کا شاہزادہ۔ یه فتح قطعی اورکامل تھی جس کی وجه سے اوزارتوڑے اورجلائے جاتے ہیں کیونکه آئندہ کو جنگ نه ہوگی۔

سلامتی کے شاہزادہ کا یه تصورزکریا ۹باب کی توسیع ہے۔ اورجنگ کے ہتھیاروں کی تباہی ہوسیع ۲باب کی توسیع ہے۔ اورداؤد کے تخت پر ابدی حکومت زبور۲، ۱۱۰ وخاصکه زبور۷۲ کی توسیع ہے۔

یه صلح کا شاہزادہ خداوند یسوع مسیح ہے ۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل متی ۴: ۱۵، ۱۶ میں پائی جاتی ہے۔

فصل ہشتم۔ پھل دارشاخ

یسی کے تنے سے ایك شاخ نکلتی ہے۔ روح کی ہفت چند نعمتیں اُس پر ٹھہرتی ہیں جن کے ذریعه اس کو پورا کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

اس پیشین گوئی کا موقعه وہ تھاج اسوریوں نے یہوداہ پرحمله کیا اوروہ ملك اتنا گھٹ گیا که خالی تنه رہ گیا اوراب خوداس کےلئے بھی خطرہ تھا۔

اب اس تنه میں سے ایك پھلدارشاخ نکلیگی۔

یسعیاہ ۱۱: ۱سے ۱۶تك۔

یه شاخ بہت پھلدار ہوجائیگی کیونکه الہٰی روح کی نعمتوں سے اُس کو مدد ملتی ہے۔ یه نعمتیں ۳جوڑوں میں ظاہرکی گئی ہے۔

پہلا جوڑہ حکمت اورخردکی روح ، حکمت گہری باتوں کے دریافت کرنے والی اورخرد عملی امتیازکرنے والی۔

دوسرا جوڑہ۔ مصلحت اور قدرت کی روح، مصلحت سے وہ قوت مُراد ہے جو تجویز اورہدایت کرتی ہے قدرت اس کو عمل میں لاتی ہے۔

تیسراجوڑہ۔ معرفت اورخداوند کے خوف کی روح، معرفت سے مراد ہے خدا سے شخصی عملی واقفیت ۔ خوف سے مراد ہے تعظیمی خوف جو حقیقی مذہب کا جز ہے۔ ان کے ذریعہ یہ مسیح راستی اورامن کے ساتھ سلطنت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

مظلوموں کا انصاف کرنا ، غریبوں کی مدد کرنا اورظاہری صورت کے مطابق نہیں بلکہ اندرونی سیرت کے مطابق انصاف کرنا اُس کا خاص کام ہے۔ اس کا نتیجہ عالمگیر امن ہوگا۔ انسان وحیوان جودشمنی ہے وہ بھی جاتی رہیگی۔ عدن کی لعنت برکت سے بدل جائیگی۔ مصر کے خروج کی نسبت بڑا خروج ہوگا۔ سارے ملکوں سے خدا کے لوگ اس شاخ کی طرف آئینگے جو بطور جھنڈے کے کھڑی کی جائیگی۔ یہ پیشین گوئی زکریاہ ۱۰باب کی پیشینگوئی کی توسیع ہے۔

## فصل نہم۔ مصراوراُسورکا اسرائیل کے ساتھ اتحاد

مصر اوراسوراسرائیل کے ساتھ مل جائینگے اورخدا کی اُمت بنینگے۔ مقدس زبان بولینگے اورمذبح اورقربانی سے اُس کی عبادت کرینگے۔ کوش اور صوریا ہواہ کےلئے نذریں ادا کرینگے (یسعیاہ۱۸: ۷، ۲۳: ۱۸)۔

اس پیشین گوئی کا خاص تعلق دوبڑی حریف سلطنتوں سے ہے یعنی مصر اور اسور جو اسرائیل کی خاص دشمن تھیں۔

یسعیاہ ۱۹: ۱۶سے ۲۵

مصر اسرائیل کا قدیم دشمن تھا۔ اسوراس وقت سب سے بڑی طاقت تھی۔ یہوداہ کا ایک فریق مصر سے مدد کی اُمید رکھتا تھا۔ اوردوسرا فریق اسور سے یہوداہ کی بربادی قریب نظر آتی تھی۔ مگریہوداہ کی بادشاہی خداکی تھی اس لئے خدا خود اُسے فتح بخشتا ہے۔ نبی نے مصر کی تباہی کی پیشین گوئی کی۔

آخرکار یہ قدیم دشمن اسرائیل کے دوست بن جائینگے وہ اسرائیل کے خدا کی پرستش کرینگے۔ یہ قدیم قومیں دنیاکی قوموں کی نمائندہ تھیں۔ وہ قدیم قومیں تونیست ونابود ہوگئیں۔ اس لئے اس پیشینگوئی کی تکمیل دنیا کے امن وامان کی سلطنت میں ہوگی۔

## فصل دہم۔ صیحون کے کونے کا پتھر

ایک کونے کا پتھر صیحون میں رکھا جائیگا جوسب کے اعتبار کے قابل ہوگا۔ وہ سخت طوفان کے وقت بھی مضبوط رہیگا۔

یسعیاہ کی نبوتوں کی تیسری فصل بھی مسیح کی نسبت نبوتوں سے شروع اوراُن پر ختم ہوتی ہے۔ اُسور نے جب یہوداہ پر حملہ کیا تویہوداہ پر سخت مصیبت آئی ۔ جولوگ اتحادوں اورعہدناموں پر بھروسہ رکھتے تھے اُن کو سخت مایوسی ہوئی ۔ اُن پر ظاہر ہوگیا کہ پناہ کی جگہ صرف ایک ہی تھی اوروہ خدا کا شہر تھا۔ وہ ساری مصیبتوں کے درمیان اُسکے کونے کا مضبوط پتھر رہیگا۔

یسعیاہ ۲۸: ۱۴سے ۱۸۔

اس مضبوط ودیرپا کونے کے پتھر کا تصور مابعد مزمورمیں پا یا جاتا ہے " جس پتھر کے معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرکا پتھر ہوگیا"یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے"(زبور ۱۱۸: ۲۲سے ۲۳) نئے عہدنامہ میں اس کا کئی دفعہ ذکر ہوا (متی ۲۱: ۴۲، مرقس ۱۲: ۱۰، لوقا ۲۰: ۱۷۔ اعمال ۴: ۱۱ ورومیوں ۹: ۳۳، ۱۰: ۱۱ پطرس ۲: ۶، ۷)۔

## فصل یازدہم۔ صیحون بڑے بادشاہ کا شہر

صیحون یاہواہ کا پُر امن مسکن ہوگا۔ وہ ذوالجلال جنگی مرد اوربادشاہ ہے۔ وہ اُن ندیوں کی جگہ ہے جہاں مخالف جہاڑٹوٹتے اورخدا کی اُمت کے ہاتھ آتے ہیں۔

اسوریوں کےذریعہ جومصیبتیں وارہوئیں اُن کے ذریعہ بنی اوراُس کے شاگردوں کا توکل یاہواہ پر زیادہ پختہ ہوگیا۔اس توکل کا کمال ۳۳باب میں نظرآتاہے۔ نبی نے دیکھا کہ وہ طوفان گذرگیا۔ حملہ موقوف ہوا۔ صیحون محفوظ ہوگیا اوریاہواہ سبھوں پر حکمران ہے۔

یسعیاہ ۳۳: ۱۳سے ۲۴۔

یہ پیشین گوئی یسعیاہ ۴باب کی پیشین گوئی کی توسیع تھی۔اس پیشینگوئی کے شروع میں صیحون کے حقیقی شہری کا حلیہ دیا گیا ہے (مقابلہ کروزبور ۱۵ اور ۲۴: ۳ سے ۶ کے ساتھ)۔

صیحون کو خیمہ سے تشبیہ دی گئی جس کی رسیاں اورکھونٹیاں نہایت مضبوط تھیں۔ پھر اُس کو ندیوں کی جگہ سے تشبیہ دی گئی جیسے وہ شہر تھے جو دریائے نیل اوردریائے فرات کے ساحلوں پر واقع تھے۔وہاں مخالف جہازوں کا گزرنہ ہوگا ۔ اگر اُدھر سے گزرینگے تو اُن کو صیحون کے باشندے توڑکر اپنے قبضے میں کرلینگے۔ اس کی ندیاں امن کی ندیاں میں یاہواہ ذوالجلال بادشاہ وہاں حکمران ہے یہ تشبیہ یوایل ۳: ۱۸ میں بھی آئی ہے۔ یہ پیشین گوئی اسوری بادشاہ سخریب کے حملے سے پہلے لکھی گئی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل یہود خدا کی فرمانبرداری کرنے لگے۔یسعیاہ کی پیشین گوئیوں میں یہ سب سے زیادہ فصیح عبارت میں لکھی گئی ۔ اس میں امن ،معافی اورپاک خوشی کا خاص ذکر ہے ۔ نبی کو یہ اُمید تھی کی سخریب کے لشکر کی شکست کے بعد یہ خوشی کی حالت اُس ملک کو نصیب ہوگی۔ لیکن یہ اُمید پوری نہ ہوئی اورنہ ہوگی جب تک کہ ابنِ داؤد یعنی ابنِ خدا کی سلطنت نہ آئے۔

شروع کے دومزامیر میں صیحون کے اس جلال کاذکرآتا ہے۔ یسعیاہ ۳۳ کی طرح ان دومزامیر میں بھی یہ ذکر ہے کہ اسوریوں کے لشکر کی تباہی کے بعد صیحون کی ایسی حالت ہوگی۔ اس لئے ان دومزامیر یعنی ۴۶، ۴۷ کوہم اسی زمانہ سے منسوب کرتے ہیں۔

## میکاہ

میکاہ اوریسعیاہ ہم عصر نبی تھے ۔یہ دونویاتواُستاد شاگرد تھے یا گہرے دوست۔ البتہ اتنا فرق معلوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں نبوت کرتا تھا اورمیکاہ دیہاتی لوگوں میں۔ ان دونوں نے یہ کوشش کی کہ یہوداہ کے ایمانداروں کا ایمان مضبوط کریں۔ یرمیاہ نبی نے بتایاکہ میکاہ نے حزقیاہ بادشاہ کے ایام میں نبوت کی جس کا لوگوں پر گہرا اثر ہوا۔ چونکہ میکاہ کی کتاب ایک مکمل کتاب ہے اس لئے گمان غالب ہے کہ اس نے حزقیاہ کے زمانہ کے ذرا بعد نبوت شروع کی۔

میکاہ کے ۴، اور ۵بابوں میں جومیکاہ کی نبوت ہے اس کے تین درجے ہیں۔ پہلے پہل تواُس نے کسی ماقبل گمنام نبی کی پیشین گوئی کو پیش کیا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ سب پہاڑوں سے بلند کیا جائیگا۔ اورمیکاہ نے خود یہ نبوت کی کہ یروشلیم برباد ہوگا اورہیکل کا پہاڑ ایک جنگل بن جائیگا(میکاہ۳: ۲۱)۔

دوسرا درجہ عاموس کی پیشین گوی کے مشابہ ہے ۔ داؤد کے بُرج کی قدیم حکومت جاتی رہی لیکن وہ پھر بحال ہوگی۔ صیحون کی بیٹی ذلیل ہوگی۔ لیکن صیحون کے سانڈھ ان قوموں کو پامال کرینگے اورصیحون آخرکار سب پر فتح پائیگی۔ (میکاہ ۴: ۸سے ۱۳)۔ یہاں تین تشبیں استعمال ہوئیں۔ گڈریوں کا برُج صیحون کی بیٹی اورسانڈھ یا بیل۔

اورتیسرا اوراعلیٰ درجہ وہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ بیت لحم سے ایک حاکم نکلیگا۔

## فصل دوازدھم ۔بیت لحم سے حاکم

ایک حاکم بیت لحم میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام صلح ہوگا۔ اس کے ذریعہ قدیم وعدے پورے ہونگے۔ اوروہ زمین کی حدوں تک سربلند ہوگا۔میکاہ۵: ۱سے ۴۔

نبی نے دیکھا کہ صیحون سخت مصیبت میں ہے۔ دشمنوں نے اُس کا محاصرہ کیا اوراُسے اسیر کرلیا۔اُس کے بادشاہ کی بے عزتی ہوئی ۔ داؤد کا خاندان ویسا ہی پست ہوگیا۔جیسے وہ پہلے بیت لحم میں محض ایک گڈرئیے کی حالت میں تھا۔ پھرنبی نے دیکھا کہ داؤد کا تباہ شدہ خاندان پھر بحال ہوگا جیسا کہ عاموس نے خبردی تھی۔ قدیم وعدے پورے ہونگے۔ داؤد سے جوعہد کیا گیا تھا وہ پورا ہوگا۔ داؤد کے خاندان سے ایک حاکم نکلیگا اورحاکم بنیگا۔ اس کی حکومت دنیا کے کناروں تک وسیع ہوگی۔ اُس کے زمانے میں اسرائیل دوسری قوموں کے لئے اس کی مانند ہوگا۔ وہ اپنی ابدی کہانت کوپہچا نینگے اوروہ گلے میں شیر کی طرح بنیگا۔ لیکن اُس کی آمد کا مقصد امن وصلح ہے اوریہ حاکم صلح کہلائیگا۔ اس کے ساتھ مقابلہ کریں (متی ۲: ۶کا۔

# آٹھواں باب

## یرمیاہ اوراُس کے ہمعصر

حزقیاہ کی اچھی سلطنت کے بعد منسی اورآمون کی خراب حکومت شروع ہوئی ۔ ملک کی حالت بہت بگڑ گئی اگرچہ یوسیاہ نے اصلاح کی کوشش کی۔ لوگوں کو موسوی شریعت پرعمل کرنے کی ہدایت ہوئی ۔ فراموش شدہ ہیکل میں سے استشنا کی کتاب کا ایک نسخہ مل گیا۔ خداوند کے گھر میں مزامیر گانے کا پھرانتظام ہوا۔ انبیاء اس کام میں بادشاہ کی مدد کرتے رہے (۲سلاطین ۲۲، ۲تواریخ ۳۴ )اس اصلاح کے ذریعہ نیک لوگوں کا جتھا عوام سے علیحدہ ہوگیا کیونکہ عوام الناس نے اصلاح پر عمل نہ کیا۔

جب یہ نیک بادشاہ قدیم مجدد کے مقام پرایک جنگ کے وقت مارا گیا تو حالت بہت نازک ہوگئی (۲سلاطین ۲۲: ۲۹، ۳۰ ، ۲تواریخ ۳۵: ۲۰ سے ۲۵) انبیاء کی کوشش ناکام رہی۔ یوسیاہ کے زمانہ کا بڑا نبی یرمیاہ تھا جس کی مدد دیگر انبیاء صفنیا، حبقوق وغیرہ کرتے رہے۔ ان انبیاء میں سے سب سے پہلا نبی صفنیاہ تھا جس نے یوسیاہ کی سلطنت کے شروع میں نبوت کی۔

## صفنیاہ

اس نبی کے زمانہ میں صنفیاہ نبی کی نبوتیں بہت کم ملتی ہیں ۔ اس نے پرانی نبوتوں کو بہت کچھ دہرایا۔ اوربعض اوقات تولفظ بہ لفظ اُن کو نقل کیا۔ البتہ طرزِعبادت خاص ہے (دیکھو ۲: ۱، ۲، ۳: ۱۱، ۱۸)۔ اس کی نبوت کی خصوصیت یہ ہے کہ سارے ملکوں اورقوموں پر اُس نے اپنی نظر ڈالی اوراُن کی روحانی حالت کی نظر ثانی کی۔ یروشلیم کی تباہی کا اتفاقی ذکرکیا۔

### فصل اوّل ۔ خداوند کی بڑی عدالت

صفنیاہ نے یہ نبوت کی کہ خداوند کی عدالت کا بڑا اور خوفناک دن یہوداہ۔ یروشلیم اورساری قوموں پرآنے والا ہے لیکن جوراستباز منتشر ہوگئے ہیں وہ مخلصی پائینگے۔ اسرائیل اپنے ملک میں آئیگا۔ یاہواہ نجات دہندہ اُن کے درمیان رہیگا اورخوشی منائیگا۔ ساری دنیا میں اسرائیل کی شہرت اور

تعریف ہوگی اور افریقه کے دوردراز علاقوں کے باشندے بھی اسرائیل کے ساتھ مل کرخداوند کی پرستش کرینگے۔

معلوم ہوتاہے که صفنیاہ کے دل میں سکوتی حمله آوروں کا خیال تھا۔ یه اجنبی گروہ ایشیا کے باشندوں کے درمیان ہل چل پیدا کردیتے تھے۔ نبی نے یه سمجھا که دورونزدیک کی قوموں کی بربادی کےلئے وہ سکوتی خدا کے ہاتھ میں ایک اوزارہیں۔(دیکھو صفنیاہ ۱۵:۲، ۳، ۱:۱۴- ۱۸:۲، ۱:۳)۔

پھر نبی نے یکے بعد دیگرے فلسطین کے شہروں کربربادی کا ذکر کیا۔ موآب اورآمون سدوم اورعمورہ کی طرح بگڑگئے ۔ کوشی لوگ تلوار سے مارجائینگے۔ اسور مغلوب ہوگا اورنینوہ اجاڑہوجائیگا۔

لیکن اس سزا میں مخلصی کا مقصد نمودار ہے۔ نه صرف اسرائیل ہی کے لئے بلکه ساری قوموں کےلئے بھی۔

صفنیاہ ۳: ۸ سے ۲۰۔

اس نبوت میں یه امر قابلِ غور ہے که اس سزا کے بعدساری قوموں کی مخلصی ملیگی۔ اس میں یسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ کی توسیع پائی جاتی ہے ۔ نبی کے خیال میں جو قومیں یاہواہ کی پرستش میں خاص حصه لیتی ہیں وہ افریقه کی قومیں ہیں یعنی کوش اورلبیان کے لوگ۔ یسعیاہ نے ذکر کیا تھا که مصر کی سرزمین میں مذبح نصب کیا جائے گا۔ یہاں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ مسیح کے ایام میں عالمگیر یاہواہ کی عبادت کا ذکر عہد عتیق کے محاورے کے مطابق مذبح اور قربانیوں کے ذریعه ہوا۔

بنی اسرائیل اوریاہواہ کے رشته کوبھی محبت کے ذریعه ظاہر کیا جیسے ہوسیع نے کیا تھا یعنی نکاح کا رشته۔ اسرائیل کو نئے نام دئیے گئے اورشادی کی ایک بڑی ضیافت کا نقشه پیش کیا جس کا ذکر نئے عہدنامه میں کئی دفعه ہوا۔

## فصل دوم۔ صیحون میں قوموں کا متنبیٰ بننا

زبور ۸۷ میں ذکر ہے که صیحون میں دیگر قومیں بھی صیحون کے باشندوں میں شمار ہونگی۔

اس مزمور کے ساتھ مقابله کروزبور ۴۵ ویسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ کا۔ اس مزمور کی پیشین گوئی صفنیاہ ۳: ۹، ۱۰ سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ مصر کے ساتھ بابل کا ذکر آتا ہے جس سے یه

پتہ چلتا ہے کہ ہم اسوریوں کے زمانے کو چھوڑآئے اوربابل کے زمانہ میں پہنچ گئے ہیں۔

ایک عالم ڈیلچ نے اس مزمورکا نام رکھا ہے" قوموں کی نئی پیدائش کا شہر"۔ یہ قومیں جوایک وقت باہم بہت سخت مخالف اوردشمن تھیں وہ اب برادرانہ رشتے میں پروئی گئیں اوراُن میں سے ہرایک خدا کے خاندان کے بچوں میں شمار ہونے لگی۔

زبور۴۵ میں اس رشتے کو نکاح کے رشتے سے تشبیہ دی گئی تھی۔ یہاں یہ قومیں متنبی کہلاتی ہیں اوران کا نام صیحون کے باشندوں کے رجسٹرمیں درج ہوتا ہے۔ یسعیاہ ۱۹: ۱۸ سے ۲۵ میں بھی مصر اوراسورکا اتحاد اسرائیل سے ظاہر کیا گیا۔ جواسرائیل کوبیٹے کا لقب ملا تھا اب وہ دیگر قوموں کوبھی ملتا ہے۔

## فصل سوم۔ تاکستان اسرائیل کی بحالی

اسرائیل کی تاک کو دریائے نیل اور فرات کے درندہ جانوروں نے پامال کیا تھا۔ زبور۸۰ میں بحالی کےلئے دعا ہے خاص کر مسیح ابن آدم اوریاہواہ کے دائیں ہاتھ کے انسان کی مدد کےلئے۔

غالباً یہ ۸۰ مزموریوسیاہ کے ایام میں لکھا ہوگا جبکہ یہوداہ کا خاص دشمن تھا۔

یہاں اسرائیل کوتاک سے تشبیہ دی گئی جس کا ذکر یعقوب کی برکتوں میں آیا تھا(پیدائش ۴۹: ۱۱، ۱۲ وغیرہ)۔

ابن آدم کا لقب زبورمیں آیا تھا۔ اورخدا کے دائیں ہاتھ کا انسان" زبور۱۱۰ میں مذکورہوا۔ یہ دونو لقب یہاں ملادئیے گئے ہیں۔

حبقوق

یہ نبی (حبقوق )بابلی زمانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس نے غالباً صفنیاہ سے کچھ پیچھے یہویکن کے زمانہ میں نبوت کی۔ اس میں بلند خیالات اوراعلیٰ زبان پائی جاتی ہے۔ یہ یروشلیم کی بربادی سے پیشترزمانہ کاآخری نبی تھا۔ اگرچہ اس کی کتاب میں بھی ماقبل انبیا کی پیشین گوئیوں کے حوالے پائے جاتے ہیں توبھی اس میں اُس کی ذاتی پیشین گوئیاں بھی ملتی ہیں۔

حبقوق نے خداوند سے یہ شکایت کی کہ کسدیوں کے حملوں کی وجہ سے ملک میں جو مصیبت وارد ہوئی ہے اُس پر نظر کر اورحملہ آوروں کو سزا دے۔ خداوند نے اس کی فریاد کا یہ جواب دیاکہ ظالموں اوربدکاروں کو سزا دونگا اورراستبازوں کی مدد کرونگا (حبقوق ۲: ۴)۔

اس سے یہ یقین ہوگیاکہ اسرائیل کے وفادار راستباز لوگ زندہ رہینگے حالانکہ ظالم مغرورتباہ ہوگا۔ اس حصے میں خود خداوند کی حضوری کا یقین دلایا گیا (حبقوق ۲: ۲۰) قوموں کی ان شکایت کے دوران میں حبقوق نے یسعیاہ ۱۱باب کی پیشین گوئی کا حوالہ دیا (حبقوق ۲: ۱۲سے ۱۴)۔ خاص کر اس کا مقابلہ کرو یسعیاہ ۱۱: ۹ سے ۔پھر نبی نے بیان کیاکہ خداوند سزا اورمخلصی دینے کو آئیگا۔

## فصل چہارم۔ خداوند کی آمد

حبقوق نے بیان کیاکہ خداوند اپنی اُمت کی مخلصی اوردشمنوں کی بربادی کےلئے آئیگا۔ حبقوق ۳باب ۔

یہ پیشین گوئی اعلیٰ نظم میں بیان ہوئی ۔اس میں پہلے تونبی کی یہ دعا ہے کہ شریر دشمنوں کو سزا دینے کےدوران میں خدا اپنی رحمت کویادرکھے۔پھر موسیٰ کی برکت کی طرح اوردیبورہ اور داؤد کی غزل کی مانند (استشنا ۳۳۔ قاضیوں ۵باب زبور ۱۸)۔خداوند کی آمد کا بیان ہوا۔ خدا کے جلال کودیکھ کر نبی پہلے پہل تو بہت خوفزدہ ہوگیا مگر آخر میں مخلصی کا تجربہ حاصل کرکے اُس نے خوشی کا اظہار کیا۔ خداوند کی یہ آمد وہی آمد ہے جومسیحی پیشین گوئیوں میں باربارپیش کی گئی ۔یہاں جو بات نبی کے مدِنظر ہے وہ اُمت کی مخلصی ہے۔

## فصل پنجم۔ راستبازحاکم

زبور ۵۰ میں خدا کو راستبازقاضی کے طورپر ظاہر کیا گیا ہے وہ عدالت کےلئے آتا ہے۔ راستبازوں اورشریروں دونوکویہ آگاہی دی گئی کہ وہ شکر گزاری کے ہدئیے گزارنیں اورخدا کا جلال ظاہر کریں تاکہ اُس کے غضب کی آگ اُس برباد نہ کرے۔

اس مزمورکا طرزاورتعلیم حبقوق کے طرزاورتعلیم کے مشابہ ہے اورخداوند کی آمد کا ذکربھی قریباً ویسا ہی ہے۔ اس مزمورکا ٹھیک موقع تو معلوم نہیں ۔البتہ اس کی عام تعلیم حبقوق کے زمانے کے مناسبِ حال ہے۔

# یرمیاہ

یسعیاہ کے بعد دوسرا بڑا نبی یرمیاہ گزرا ہے۔ یہ والدہ کی بطن ہی میں اس ہولناک کام کےلئے مخصوص ہوا کہ اپنی اُمت کی جھوٹی اُمیدوں کو رد کرے اوراپنی اُمت کے ساتھ اُن کے دکھوں میں شریک ہو۔

یرمیاہ کو عموماً ہم غم کا نبی کہہ سکتے ہیں۔ جو کام اُس کے سپرد ہوا وہ غم وافسوس سے بھرا تھا۔ یاہواہ نے اُسے مضبوط شیر، آہنی ستون اورپیتل کی فصیلوں کی مانند بنایا جوسارے ملک ، بادشاہوں ، سرداروں اور کاہنوں اورعوام الناس کے خلاف قائم رہیگا(یرمیاہ ۱: ۱۸، ۱۹)۔ گواُنہوں نے یرمیاہ کو ستایا اوراُس پر ظلم کئے لیکن وہ اس پر غالب نہ آئے کیونکہ خداوند اس کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی اُمت کی یہ ساری مصیبت دیکھتی اوراُن بقیہ کے ساتھ مصر کو بھاگ گیا۔ اُس نے اپنا تجربہ یرمیاہ ۹: ۱، ۲ میں بیان کیا۔ اُس کی تصنیف میں اُس کی مایوسی اورعمر رسیدگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اس نبی کا تعلق یوسیاہ بادشاہ کے ساتھ تھا۔ بادشاہ کی اصلاحات میں یرمیاہ نے مدد کی۔ استشنا کی کتاب کا اس پر گہرا اثرہوا۔

یرمیاہ کی نبوتوں کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں جس کا پہلا باب بطور دیباچہ کے ہے۔ اُس میں نبی کی بلاہٹ کا ذکر اورآخری باب تاریخی بیان ہے۔

پہلا حصہ(۲باب سے ۲۴باب تک)یہوداہ کے متعلق تقریروں کا مجموعہ ہے۔

دوسرا حصہ (۲۵باب سے ۴۵باب تک)سزا اور تسلی کے متعلق پیشین گوئیوں کا مجموعہ ہے۔

تیسرا حصہ (۴۶باب سے ۵۱باب تک)قوموں کو پیغام ہے۔

پہلے حصہ میں مسیحی زمانہ کی پیشین گوئیاں ہیں۔ ایک خدا کی آمد کے اوردوسری مسیح بادشاہ کے بارے میں ہے۔

## فصل ششم۔ یروشلیم خداوند کا تخت

یاہواہ نجات دہندہ اپنی جلاوطن اُمت سے شادی کرتا ہے۔وہ ایک کوشہر میں سے اورکوخاندان میں چن کر صیحون میں بحال کرتا ہے۔ وہ شمال کی زمین سے جمع ہوکر اپنے آباؤ اجداد کی میراث لینے کوآئینگے۔ وہ اُن پر اپنی مرضی کے مطابق ایک گڈرئیے کو مقرر کریگا۔ سارا یروشلیم خداوند کا تخت کہلائیگا اورساری قومیں وہاں جمع ہونگی۔یرمیاہ۳: ۱۴سے ۱۸۔

یہ نبوت یوسیاہ کےدنوں کی ہے۔ اس میں وہی خیال ہے جو ہوسیع ۲باب میں پایا جاتا ہے کہ یاہواہ اوراسرائیل کا نکاح ہوگا۔ گولوگ پراگندہ ہوگئے لیکن خداوند کسی کو فراموش نہیں کریگا۔ عاموس نبی کی نبوت کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا(عاموس ۹: ۹)۔

اسرائیل کے انتظام میں عہد کا صندوق سب سے مقدس تھا جس میں عہدنامہ کی تختیاں محفوظ تھیں۔ اس صندوق کے اوپر کروبیوں کی مورتیں تھیں اور وہ خداوند کا تخت تھا۔ جہاں سے خدا اُمت پرظاہر ہوتا تھا۔ لیکن نئے عہدمانہ میں یرمیاہ کی پیشین گوئی کے مطابق جلاوطنی سے بحالی کے بعدعہد کا صندوق موجود نہ رہا۔ اس عہد کے صندوق کا جاہ وجلال فراموش ہوجائے گا۔ کوئی دوسرا صندوق اس کے عوض بنایا نہ جائیگا کیونکہ اُس سے ایک اعلیٰ اوربہتر شے عطا ہوگی۔ سارا دنیا یروشلیم شہر ان کا قائم مقام ہوگا۔ سارا شہر خدا کا تخت ہوگا۔ سارا شہر ہیکل کے پاکترین حصہ کی طرح پاکترین ہوگا اورسارے باشندوں کوکاہنی حقوق حاصل ہونگے۔ البتہ یرمیاہ کے دل میں بادل اورآگ کے ستون کا خیال تھا اوراس میں یسعیاہ کی پیشین گوئی (یسعیاہ ۴: ۵، ۶)۔ سے کچھ ترقی پائی جاتی ہے۔

## فصل ہفتم۔ راستبازشاخ

یرمیاہ نے مسیح کو راستباز شاخ کہا۔ یہ نام یاہواہ صدقنو (یاہواہ ہماری راستبازی) اس کو اورنئے یروشلیم کودیا گیا ہے۔ مصر سے خروج کرنا لوگ فراموش کردینگے کیونکہ ایک بڑا خروج اعلیٰ پیمانے پر ہوگا جس میں وہ سب لوگ جوسارے ملکوں میں منتشر ہوگئے تھے نکل کر پھر مقدس

سرزمین میں آئینگے۔داؤد کے خاندان کی بادشاہی اورلیوی کہانت ابدی ہوگی۔

مسوریٹک نسخہ میں دو مقامات دئے گئے ہیں۔ پہلا مقام توپہلے مجموعہ (۳۳: ۵ سے ۷) اوردوسرا مقام دوسرے مجموعہ سے (۳۳: ۱۴سے ۲۲)۔ یہ دونو مقام ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہیں۔البتہ اتنا فرق پایا جاتا ہے کہ دوسرا مقام پہلے مقام کی توسیع ہے۔ دوسرا مقام ستروں کے ترجمے میں نہیں پایا جاتا کیونکہ جس نسخے سے ستروں کا ترجمہ کیا گیا اُس میں وہ مقام نہ تھا۔ پھر بھی کچھ شک کی گنجائش نہیں کہ یہ مقام اصلی ہے۔ ان دونو مقاموں کو بالمقابل رکھ کر پڑھو۔

ان مقامات میں یرمیاہ نے یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی (یسعیاہ ۷: ۱۴، ۱۱: ۲) کو لے کر اُسے نئے خیالات کا لباس پہنایا۔ یہ نام " یاہواہ ہماری راستبازی " یسعیاہ کے اُس مقام کو یادلاتا ہے جہاں لکھا ہے کہ " ایل ہمارے ساتھ" (عمانوایل) مسیح بادشاہ کو یہ نام دیا گیا اوریہ اس امر کا ضامن تھا کہ اسرائیل کی راستبازی یاہواہ میں پائی جائینگی۔ اسی طرح دوسرے مقام میں یہی نام نئے یروشلیم کودیا گیا کیونکہ وہ یاہواہ کا تخت تھا۔ قوموں میں سے منتشربنی اسرائیل کا خروج ایسا شاندار ہوگا کہ مصر کا خروج اُس کے سامنے ماند پڑجائیگا۔

دوسرے مقام میں اس پیشین گوئی کوتوسیع دی گئی اورچند قدیم عہدوں کو اس میں شامل کیا۔ مثلاً نوح کے ساتھ عہد کو جوموسموں کے قائم رہنے کا نشان تھا۔ ابراہیم کے ساتھ عہد کو جواُس کی نسل کی کثرت کا تھا۔ فنحاس کے ساتھ عہد کہانت کی مداومت کوداؤد کے ساتھ عہدکو جو اُس کی نسل کی ابدی بادشاہی کا نشان تھا۔ یہ سارے عہد یقینی تھے ان کے ٹوٹنے کا امکان نہ تھا۔

## فصل ہشتم۔ بحالی اورنیا عہدنامہ

راخل کوجواپنے بچوں کی لئے روتی ہے یہ تسلی دی جاتی ہے کہ وہ دشمن کے ملک سے واپس آئینگے۔ یاہواہ ابدی محبت کے ساتھ انہیں پیارکرتا ہے۔ جب ان کے گناہوں کی سزا مل چکیگی اور وہ توبہ کرینگے توخداوند اُن کو بحال کریگا۔ ہرقسم ودرجہ کے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ واپس آئیگی اور خداوند اپنے خدا کی اور داؤد اپنے بادشاہ کی اطاعت کریگی۔

خداوند انہیں اُن کے ہی ملک میں لگائیگا اور وہ عجب طور سے پھلدار ہوگی اور لوگوں کو ایسی خوشی ہوگی جیسی عہد کے وقت ہوتی ہے۔ ایک نیا عہد باندھا جائیگا اورالہیٰ تعلیم اُن کے دلوں پر لکھی جائیگی تاکہ وہ خداوند کو جانیں۔ یروشلیم ازسرنوتعمیر ہوگا اور وہ اپنے سارے قرب وجوار کے ساتھ خداوند کے لئے مقدس ہوگا۔

یرمیاہ نے اپنی نبوت کے زمانہ کے آخر کے قریب ایک چھوٹی کتاب تسلی کے لئے لکھی جس میں مسیحی زمانہ کا خاص تصور پایا جاتا ہے۔ اس چھوٹی کتاب کا مضمون وہی ہے جو ہوسیع کی کتاب کے پہلے تین ابواب میں پایا جاتا ہے ۔ یہ نبوت اس بڑی نبوت کی جو تسلی کی کتاب کہلاتی ہے بنیاد ہے۔ (یسعیاہ ۴۰باب ۶۶باب )۔ یہ نبوت نظم میں ہے۔

یرمیاہ ۳۰باب اور۳۱باب ۔

اس پیشینگوئی کا اعلیٰ معراج آخری حصے میں ملتا ہے کہ خداکا عہد ٹوٹ نہیں سکتا اوراسرائیل کی نسل کلیہ طورپر رد نہ کی جائیگی۔ راستبازوں اورشریروں کو الگ الگ کردیا جائے گا یروشلیم گو تباہ ہوا لیکن وہ ازسر نو تعمیر ہوگا اور پہلے سے زیادہ شاندار ہوگا۔ عرب کی پہاڑی جہاں گوڑھی رہتے تھے اور ہنوم کی وادی جہاں گندگی اورلاشیں پھینکی جاتی تھیں پاک ہونگے اوراُس سارے علاقے کا نام پاکترین مقام ہوگا۔ جوکتبہ سردارکاہن کے تابع تاج پر ہوتا تھا وہ سارے یروشلیم پر لکھا جائیگا۔ تیسرے باب کے مضمون کی طرح وہ سارا شہر عہد کے صندوق کا قائم مقام ہوگا۔ ۳۳باب کی بھی یہی مضمون ہے کہ اس کا نام " یاہواہ صدقنو" (خداوند ہماری راستبازی ) ہوگا۔

یرمیاہ نے جو مسیحی زمانے کا تصورپیش کیا۔ وہ پہلے تصورات سے کہیں زیادہ اعلیٰ ہے۔مسیح بادشاہ کاتصورماند پڑجاتا ہے کیونکہ یہ بادشاہ خود یاہواہ ہے جس نے اپنی اُمت کو مخلصی عنایت کی ۔ اس نبوت میں خروج کا قصہ اورکوہِ سینا کا عہدنامہ اس اعلیٰ تصور کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ یاہواہ خود آئے گا اوراپنی اُمت کو عجب طرح سے مخلصی دیگا اوراُن کے ساتھ ایک نیا عہدباندھیگا۔ اس نبوت کی طرف متی ۲: ۱۷، ۱۸ میں اشارہ پایا جاتا ہے۔

# فصل نہم۔ داؤد کے ساتھ غیرتبدیل عہد

خداوند نے جو عہد داؤد کے ساتھ باندھا خداوند وفادار ہے۔ اگرچہ داؤد کا خاندان زوال پکڑگیا کیونکہ خداوند کی رحمتیں ابدی ہیں۔ وہ آکر صیحون میں ابد تک رہیگا اور وہاں کے باشندوں کے لئے سامان بکثرت مہیا کرے گا اور داؤد کے لئے شان وشوکت پیدا کریگا۔

زبور۸۹، ۱۳۳ میں عہد کے اٹل ہونے کا خیال یرمیاہ ۳۳باب کی طرح ہے۔ مسیح بادشاہ کا تصورکچھ دھندلا سا ہے کیونکہ یاہواہ خوداُن کی اُمید ہے۔

زبور۸۹ میں اُس عہد کی تشریح ہے جو داؤد کے ساتھ باندھا گیا تھا اوراس میں داؤد کے خاندان کے گناہوں کے باعث قائم کیا گیا۔

زبور۱۳۲ بھی زبور۸۹ کی طرح ہے۔ اس میں بھی اس پیشینگوئی کا حوالہ ہے جو ناتن نبی نے کی تھی۔

اس مزمورمیں نہ صرف داؤد کے ساتھ عہد کاذکر ہے بلکہ اُن پیشین گوئیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو یسعیاہ اوریرمیاہ نبیوں نے شاخ اورکونپل کے بارہ میں کی تھیں۔

صیحون مخلصی کا مرکز ہوگا کیونکہ وہ خداوند کا ابدی تخت ہے۔ زبور۷۲ کی طرح یہ مسیح کی سلطنت کا نتیجہ ہے۔ کاہن نجات کے درمیانی نہ ہونگے بلکہ وہ خود بھی نجات کےلباس سے ملبس ہونگے۔ او ریوں ابدی کہانت کی خدمت کو سرانجام دینگے جیسا کہ یرمیاہ ۳۳باب میں مذکور ہے لیکن داؤد ثانی کو خاص شفقت عنایت ہوگی۔

اس مزمور کے ساتھ مقابلہ کریں زکریاہ کے گیت کا (لوقا ۱: ٦٨ سے ۷۰)۔

# نواں باب

## حزقی ایل

جلاوطنی کے نبیوں میں حزقی ایل پہلا نبی تھا۔ اس زمانہ میں مسیحی نبوت کا نیا زمانہ شروع ہوا۔ وہ شاہ یہویکن کے ساتھ یروشلیم کی بربادی سے گیارہ سال پہلے اسیری میں گیا۔وہ دریائے کبار کے کنارے رہتا تھا۔ وہ جلاطنی کے پانچویں سال نبوت کے لئے بلایا گیا اورکم ازکم بائیس سال تک نبوت کرتا رہا۔ وہ کاہنی خاندان سے تھا۔ اس نبی نے نشانوں اورتمثیلوں کو بہت استعمال کیا۔

اس نبی کی نبوت کے زمانے کو ہم دوحصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں ۔ یروشلیم کی بربادی سے جو صدقیا کے گیارھویں سال میں ہوئی ۔ اس بربادی سے پیشتراس کا یہ کام تھا کہ وہ ان لوگوں کو خدا کی سزاؤں سے ڈرائے ۔ لیکن اُس بربادی کے بعد اس کا پیغام تسلی کا تھا اوراُس نے خدا کے وعدوں کو پیش کیا کہ وہ اُن کو بحال کریگا۔

دیباچہ (۱سے ۳: ۲۱تک)میں اُس کی بلاہٹ کے طریقہ کا ذکر ہے۔

پہلا حصہ (۳: ۲۲سے ۲۴باب کے آخر تک) یروشلیم اوریہوداہ کے خلاف سزا کی نبوتیں ہیں۔

دوسرا حصہ (۲۵باب سے ۳۲باب کے آخرتک) سات پیشینگوئیاں غیر اقوام کے خلاف ہیں جیساکہ یسعیاہ اوریرمیاہ کی کتابوں میں مندرج ہیں۔

تیسرا حصہ (۳۳سے ۴۸باب تک ) اسرائیل کی بحالی کی پیشین گوئیاں اور دنیا کی قوموں کی تباہی کی خبریں ۔ نئی ہیکل اورخدا کی بادشاہی کی پیشین گوئی سے پہلے حصے میں تین مقامات میں مسیح کے زمانہ کی پیشین گوئیاں ہیں۔

### فصل اوّل ۔ خداوند مقدس

جلاوطنی کے ایام میں خداوند خود اپنی اُمت کے لئے مقدس ہوگا۔وہ پھر اُنہیں اُن کی سرزمین میں بحال کرے گا۔ وہ اُس کی ساری نفرتی اشیا کو دورکریگا اوراُنہیں گوشت کا دل اورنئی روح عطا کریگا۔ تب وہ اُس کی راہوں میں چلینگے۔ (حزقی ایل ۱۱: ۱۶سے ۲۰)۔

اس مقام میں یاہواہ خود مقدس کہلایا۔ اس پیشین گوئیاں کے ساتھ یسعیاہ ۴باب کا مقابلہ کرو کہ خدا تنبیہ دیکر اپنی اُمت کو پاک کریگا۔ اس میں یرمیاہ ۳۰، ۳۱ بابوں کی مزید تشریح ہے۔ الہٰی تعلیم پتھروں کی نوحوں کی بجائے خود دل پر جو صاف ہوگیا لکھی جاتی ہے۔ کسی مقامی ہیکل کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ ہر جگہ خدا خود اُن کا مقدس ہوگا ۔ خدا بلاہیکل کے بہتر ہے بہ نسبت ہیکل بلاخدا کے زروبابل کے دنوں میں بحالی ہوئی اُس میں خدا کی ایسی آمد کا پتہ نہیں چلتا اس لئے اس کی تکمیل سیدنا مسیح میں ہوتی ہے۔

## فصل دوم۔ دیودار کی عجیب شاخ

خدا کی سلطنت دیودار کے درخت کی شاخ کی طرح ہے جوایک بلند درخت ہے۔ کاٹ کر اسرائیل کے پہاڑ پر لگائی گئی اوروہ بڑھتے بڑھتے بہت عظیم الشان اوربلند ہوگئی ۔

(حزقی ایل ۱۷: ۲۲ سے ۲۴)۔

زبور ۸۰ اورمیکہ ۴باب کی طرح یہاں بھی یہ خوبصورت تشبیہ یا مثال پیش کی گئی ۔ اس تشبیہ میں یہ دکھایا گیا کہ خدا کی سلطنت ایک نرم شاخ سے بڑھتے بڑھتے ایک عالیشان درخت بن گیا۔ شاخ سے مراد اسرائیل کا وفادار بحال شدہ بقیہ ہے۔ اس بقیہ کو مسیحی زمانے کی ساری برکتیں حاصل ہونگی۔ اگرچہ قوم تباہ ہوگئی توبھی کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ بقیہ خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو سارے وعدوں کا وارث ہوگا۔ مقابلہ کرو متی ۱۳: ۳۱ سے۔

## فصل سوم۔ مستحق بادشاہ

کاہن کا سربند اوربادشاہ کا تاج جاتا رہیگا۔ اورسلطنت کھنڈروں کا ڈھیر رہیگی جب تک کہ وہ نہ آئے جس کو یاہواہ نے مقرر کیا ہے۔

حزقی ایل ۲۱: ۲۵ سے ۲۷۔

کاہن کے سربند اوربادشاہ کے تاج جاتے رہنے سے عہدے سے اُن کی معزولی مُراد ہے ۔ کچھ عرصہ کےلئے کہانت اور سلطنت جاتی رہیگی۔ موجودہ سلطنت مسیح کی سلطنت نہیں۔ آج کل جولوگ بحیثیت عہدہ کاہن اوربادشاہ ہیں وہ اس مسیحی تصور تک نہیں پہنچتے ۔ یہ دونوبرباد رہینگے جب تک کہ یاہواہ کا مقرر کیا ہوا مسیح نہ آئے۔ بعضوں نے یہ سمجھا کہ یہاں پیدائش ۴۹ کے شیلو کی طرف اشارہ ہے۔

زروبابل کی امارت اوریشوع کے ایام میں یہ پیشین گوئی تکمیل کو نہ پہنچی۔ یہ توفنحاس کی کہانت اورداؤد کی بادشاہی کا گویا عکس تھیں کیونکہ ان کاہنوں کے اوریم وتمیم نہ تھے اوران سرداروں کے ہاتھ میں حقیقی اختیار تھا۔ منجانب اللہ مقرر شدہ شخص صرف سیدنا مسیح ہے۔

حزقی ایل کی کتاب کے دوسرے حصہ میں کوئی پیشین گوئی مسیحی زمانہ کے متعلق نہیں البتہ تیسرا حصہ قریباً سارا ایسی پیشین گوئی سے بھرا پڑا ہے۔

## فصل چہارم۔ وفادارگڈریا

خداوند اسرائیل کا وفادارگڈریا اپنی منتشر بھیڑوں کو بحال کریگا اوراُن کو پھر اُن کے ملک میں پہنچائیگا اوراُن پر داؤد ثانی کو گڈریا مقررکریگا اوراُن کے ساتھ امن وبرکت کا نیا عہد باندھیگا۔

حزقی ایل ۳۴: ۱۱سے ۳۱۔

یاہواہ اسرائیل کا گڈریا ہے اورجلاوطن اسرائیل اس کا گلہ ہے۔ وہ اُن کو جمع کرکے اُن کے قدیم بھیڑ خانے میں لائیگا۔ نبی کے دل میں زبور ۸۰ او رزکریا ۱۱باب کا تصور تھا۔ یہاں سے اچھے گڈرئیے نے اپنی بھیڑوں کو پھر حاصل کیا اوراُن کے ساتھ نیا عہد باندھا۔ اس عہد کا نام امن کا عہد نامہ ہے کیونکہ اُس کے دوران میں جنگ وجدل نہ ہوگا بلکہ حیوانوں اورانسانوں میں بھی صلح ہوگی۔ فطرت کے ساتھ یہ عہد ویسا ہی ہے جس کا ذکر ہوسیع اوریرمیاہ کی کتابوں میں آیا تھا۔ اس گڈرئیے کو یاہواہ خود مقررکریگا۔

## فصل پنجم۔ بڑی طہارت

اسرائیل اپنے ملک میں بحال ہوگا۔ ان پر صرف پانی چھڑکا جائیگا اور وہ پاک وصاف ہونگے۔ وہ سنگین دل کی بجائے نیا دل اورنئی روح حاصل کرینگے۔ وہ ملک میں بڑے خوش وخرم رہینگے۔ وہ سرزمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔

حزقی ایل ۳۶: ۲۵سے ۳۵

حزقی ایل نے ظاہر کیا کہ اس بحالی کے ساتھ بڑی طہارت یا پاکیزگی ہوگی۔ پہلی فصل میں یہ پاکیزگی بذریعہ سیاست وسزا دکھائی گئی تھی مگر یہاں صرف پانی کے ذریعہ یہ پاکیزگی حاصل ہوگی۔ اوریہ غسل اورطہارت کاہنوں یا شرعی رسوم کے ذریعہ عمل میں نہ آئیگی بلکہ خود یاہواہ کے

ذریعہ ۔ یہ قومی بپتسمہ ہوگا جس کے ذریعہ ساری قوم اندر اورباہر سے صاف ہوجائے گی ۔ بُتوں کی آلودگی اورہر طرح کی بدی کی آلائیش جاتی رہیگی۔ سب کو نیا دل ملیگا۔ سنگین دل نکال دیا جائیگا اورنئی روح خود خدا کی طرف سے عطا ہوگی۔ یہ پاک شدہ قوم اُس پاک شدہ ملک میں بسیگی۔ فردوس بحال ہوگا اورکل زمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔ نبی کے دل میں آدم کی آزمائش اوراُس کے گرنے اورنوعِ انسان کے آغازکا خیال تھا(پیدائش ۲: ۷)۔

## فصل ششم۔ بڑی قیامت

اگرچہ قوم مُردہ اورخشک ہڈیوں کے ڈھیر کی طرح ہے مگر خداوند کا روح اُنہیں زندہ کریگا۔ اوراُن کے بہادری کی روح پھونکی جائیگی اوروہ ایک بڑی فوج بن جائیگی۔

حزقی ایل ۳۷: ۷سے ۱۴

یہاں وہی خیال ہے جب خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہوگیا۔ اسی طرح قومی قیامت ہوگی جس کا ذکر ہوسیع کی کتاب میں ہوا۔ یہاں اس مسیحی مسئلہ کا ذکر نہیں کہ سب لوگ مُردوں میں سے جی اٹھینگے ۔ یہاں قومی موت اورقومی قیامت کا تصور ہے قوم اسرائیل مردہ تھی۔ وہ میدانِ جنگ میں ماری گئی ۔ وہ میدان مقتولوں کی ہڈیوں سے اٹا پڑا تھا۔ لیکن خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ یہ سوکھی ہڈیاں خدا کے روح سے زندہ ہوکر ایک بڑی فوج ہوجائیگی۔ یہ قومی قیامت نوعِ انسان کی قیامت کی ایک مثال تھی۔

## فصل ہفتم۔ بڑا اتحاد

داؤد ثانی کے وقت اسرائیل اوریہوداہ میں اتحاد ہوگا۔ ان کے ساتھ امن کا ایک نیا اوردائمی عہد کیا جائیگا اورخداوند کا مقدس کے درمیان ہمیشہ تک رہیگا۔

حزقی ایل ۳۷: ۲۱سے ۲۸

اس میں ماقبل چند پیشین گوئیوں کو ایک نئی صورت میں پیش کیا ہے۔ یہ اتحاد اسرائیل اوریہوداہ کے درمیان ہوگا۔ اسرائیل کی شمالی سلطنت پہلے اسیری میں گئی تھی۔اس کے بعد یہوداہ کے لوگ اسیر ہوکر گئے اب وہ دونو حصے داؤد ثانی کے زمانہ میں متحد ہوجائینگے جیساکہ ہوسیع نبی نے ظاہر کیا تھا۔ اس اتحاد کے وقت ایک نیا عہد اُن کے ساتھ باندھا

جائیگا جوابد تک قائم رہیگا۔ حزقی ایل ۳۴باب میں بھی اس قسم کا ذکر تھا کہ خدا کا مسکن ان کے ساتھ ابدتک رہیگا۔

## فصل ہشتم۔ جوُج کو سزا

جوُج دنیا کے کناروں سے قوموں کو جمع کرکے ایک بڑی لڑائی کریگا۔ خداوند آکر ان سب کو برباد کریگا۔ اورگندھک کا مینہ برسائیگا لیکن اپنی اُمت پر اپنا روح انڈیل دیگا اوراُن کو ان کی سرزمین میں بحال کریگا۔

حزقی ایل ۳۸، ۳۹باب

اس پیشینگوئی میں نبی دیکھتاہے کہ بنی اسرائیل مقدس زمین میں پھر آباد ہوتے ہیں۔ وہاں وہ امن چین سے رہینگے۔ لیکن آخری دنوں میں ان کی بختاوری دیکھ دوسری قوموں کو لالچ آئے گا کہ اُس ملک پرحملہ کریں۔ سب کوئی لوگ جو قدیم ایام میں بڑے غارتگر گزرے ہیں اوروسط ایشیا کے تاتاری سوارجن کی طرف اشارہ صفنیاہ کی پیشین گوئی میں پایا جاتاہے وہ نبی کی باطنی آنکھ کے سامنے آخری ایام کے دشمنوں کا نشان تھے۔ ان وحشی قبیلوں کے سرداروں کا سردارجوج ہوگا جو آندھی وطوفان کی طرح مقدس زمین پر لوٹ پڑیگا۔ان کے ساتھ دنیا کی دوسری قومیں بھی ہونگی۔ مثلاً فارس ، مصر (کوش) لیبیا، گومر، توگرماہ، منتک اورتوبال اس حملہ میں شامل ہونگے۔ یوروپ، ایشیا اور افریقہ کے دوردرازملکوں سے بھی حملہ آورآئینگے اوراس معصوم قوم کو ستائینگے اوراس کے امن وامان کو تلف کردینگے۔ ایسے جنگ کا ذکر یوایل کی نبوت میں بھی آیا ہے لیکن وہاں اس جنگ کا دائیرہ تنگ تھا۔ وہاں وہ میدانِ جنگ یہوسفط کی وادی تھی یہاں اس جنگ کا میدان اسرائیل کا پہاڑ ہے۔ یہ حملہ آور بادلوں کی طرح ساری سرزمین پر چھاجاتے ہیں۔ لیکن یاہواہ اپنی اُمت کا محافظ ہے جوج اوراُس کا لشکر تباہ ہوجائینگے۔

خداوند کی آمد کے وقت ایک بڑا بھونچال آئیگا جس سے بڑے بڑے ٹیلے اورپہاڑگرپڑینگے۔ پھر آندھی کا طوفان برپا ہوگا اورآسمان سے آگ، گندھک اوراولوں کی بارش ہوگی۔ اس کے ذریعہ فوجوں میں ایسی کھلبلی مچ جائیگی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرینگے۔ پھر رہے سہے لوگ مری سے تباہ ہونگے اُن کی ہڈیاں اس کثرت سے ہونگی کہ اسرائیل کا خاندان سات مہینوں تک ان کے دفن کرنے میں مصروف رہیگا اورلاشوں

سے ایک بڑی وادی بھر جائیگی۔ اُن کے اوزار اس کثرت سے ہونگے کہ زمیندار سات سالوں تک اُن کو ایندھن کی جگہ جلاتے رہینگے۔ یہ شکست قطعی وآخری ہوگی۔ اس کے بعد نبی نے بحال شدہ اسرائیل کے محفوظ ہونے کا ذکر کیا۔ خدا کا روح اُن پر نازل ہواگ۔ اوروہ یاہواہ کو اپنا مخلصی دینے والا تسلیم کرینگے۔

اس پیشین گوئی میں ماضی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ نہیں یہ ایک طرح کا مکاشفہ ہے۔ اوراُس جنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے جوبحالی کے بعد ہوگا۔ اس جنگ کا ذکرپھر نئے عہدنامہ کی کتاب مکاشفہ میں ہواجہاں عالمگیر لڑائی کا ذکر ہے (مکاشفہ ۲۰: ۷سے ۱۰)۔

## فصل نہم۔ بحالی کی مقدس زمین

حزقی ایل نے اس سرزمین کا مفصل بیان کیا اوربتایاکہ کس طرح وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہوجائیگی۔کاہنوں ،لاویوں اوربادشاہ کو کونسا حصہ ملیگا مقدس شہر کا نام یاہواہ شمہ (خداوند وہاں)ہوگا ہیکل اوراُس کی شاندار ساخت اور قدوسیت کا ذکر، کہانت ، صدوق کی وفادار اور مقدس نسل تک محدود ہوگی۔ اوراس کی رسمیات سابق رسمیات سے کچھ متفرق ہیں۔ ہیکل سے زندگی کے پانی کی ایک ندی بہ نکلیگی جو گہری اورتیزی ہوتی جائیگی۔ اس کے پانی سے نہ صرف بنجر زمین ہی زرخیز بن جائیگی بلکہ وہ مُردہ سمندراوراُس کے کناروں کو بھی سوائے چند شورقطعوں کے زرخیز بنادیگی۔ اس ندی کے کناروں پر زندگی کے درخت لگے ہونگے جن کے پتے شفا بخش ہونگے۔ان پر ہر مہینے پھل لگینگے عدن کا باغ اورنیا یروشلیم ملادئے گئے ہیں۔

حزقی ایل نے اپنی کتاب کے آخر میں ایسا بڑا نشان استعمال کیا ہے جو پہلے کسی نبی نے استعمال نہ کیا تھا۔ اس نے فردوس کے قصے ۔ بحال شدہ مقدس زمین ، سلیمان کی ہیکل اوربابل کی سلطنت اوربڑے شہروں کی عمارتوں یعنی جو اس کی قوم کی نظر میں نیز تاریخ میں سب سے عالیشان منظر تھے اکٹھا کردیا تاکہ بحالی کی مقدس سرزمین کی شان وشوکت کوکسی طرح ظاہر کرسکے۔

زمانہ حال کے بعض علما حزقی ایل ۴۰ تا ۴۹ ابواب کو مسیحی زمانہ سے متعلق نہیں سمجھتے۔ اور بعض صرف ۴۷: ۱تا ۱۲ کو مسیحی زمانہ سے متعلق سمجھتے ہیں۔

جس ہیکل کا ذکر حزقی ایل کی کتاب میں ہے وہ ایک نہایت بلند پہاڑ پر واقع ہے جیسا کہ میکاہ اور یسعیاہ نے بیان کیا یہ شہر کی طرح ایک شاندار عمارت ہے۔ اس کے چاروں طرف فصیل ہے۔ اس کی پیمایش وغیرہ کا بیان ۴۵باب میں ہوا۔ یہ مقدس سرزمین بحیرہ شام کے ساحل پر حامات سے لیکر مصر کے دریا تک اور یردن کے مغرب کی طرف ہے۔

اس نئی ہیکل کے تقدس پر بہت زور دیا گیا۔

# دسواں باب

## جلاوطنی میں نبیانہ آوازیں

جب شاہ بابل نبوکدنصر نے یروشلیم کو برباد کیا اور اُس کے باشندوں کو اسیر کر کے لے گیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہودی قوم مرگئی اور اُن کا مذہب فنا ہوگیا۔اس وقت خدا نے ایک بڑا نبی برپا کیا۔ اسی نبی کا نام (اگریہ یسعیاہ نہ ہو تو) بتایا نہیں گیا۔ اس کی نبوتیں جلاوطنوں میں مشہور کی گئیں اورنظم کی صورت میں جمع ہوئیں یعنی یسعیاہ ۲۰سے ۲۶باب تک ۔ شاید ۱۳، ۱۴، ۳۴، ۳۵ باب بھی اسی مصنف کے ہیں۔

جب یہوداہ اسیر ہوکر جلاوطنی میں گئے۔تم موآب اورادوم وغیرہ قوموں کے ظلم کے باعث ان کی مصیبت میں بڑا اضافہ ہوگیا۔ یہ لوگ بابل سے مل کر یہودیوں کو ستاتے رہے۔اس لئے یہ طبعی نتیجہ تھا کہ بحالی سے ان قوموں کی سزا کا تصور ملحق ہو۔ جلاوطنی کے اوائل ایام میں ایسی چند پیشین گوئیاں اُن نبیوں نے کی جن کی آنکھوں کے سامنے شہر

یروشلیم برباد ہوا۔ ان میں یسعیاہ ۲۴تا ۲۷ابواب کا مکاشفہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پُرانے عہدنامے میں یہ سب سے نفیس اوراعلیٰ نظم ہے۔

## فصل اوّل۔ بڑے دارالخلافے کی بربادی

باب کی تباہی اورموت وغم کا نیست ونابود ہونا۔

اس مکاشفہ میں قوموں کی سزا کا نقشہ دیا گیا ہے جن میں موآب اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں مثلاً بابل کے لویاتان اورمصر کے اژدہا کا خاص طورسے ذکرہوا۔

زمین ایسی لڑکھڑاتی ہے جیسے نشہ میں چورانسان ۔یہ تباہ اوراجاڑہوگئی ۔ اس کے باشندے منتشر ہوگئے۔ دنیا کے بادشاہوں اورآسمان کی بد طاقتوں کو قید خانے میں بند کرکے سزا دی گئی ۔ شریر ظالم ہمیشہ کےلئے برباد ہوئے لیکن اسرائیل کی لاش خداوند سے تعلق رکھتی ہے۔ زندگی کا نور اُن کے مرُدہ بدنوں کو زندگی بخشیگا اوراُن کی روحیں پاتال (شیول) سے باہر نکلیگی۔ موت اورغم ہمیشہ کےلئے نیست ہوگاجہاں جہاں لوگ جلاوطن ہوکرگئے تھے وہاں سے وہ ایک ایک کرکے جمع ہونگے اورکوہ صیحون میں واپس آئینگے۔ وہاں وہ ساری قوموں کے ساتھ مل کر اس ضیافت میں شریک ہونگے جو خداوند نے اُن کےلئے تیارکی ہے۔

۲۴ سے ۲۷تک۔

اس کے بعد کسی بڑے نبی نے پیشین گوئی کی کہ مادی لوگ فارس کربرباد کرینگے اوردنیا کو سزا ملیگی۔ یسعیاہ ۱۳تا ۱۴: ۲۳۔ یہ اس سزا کا پیش خیمہ ہے جو خورس بادشاہ کے ذریعہ بابل کوملی (یسعیاہ ۴۰تا ۴۸)۔ اسی قسم کی پیشین گوئیاں دوسرے پہلے نبیوں نے بھی کی تھیں۔ مثلاً یوایل، صفنیاہ اورحزقی ایل نبیوں نے (یوایل ۴: ۹، یرمیاہ ۲۲: ۷،۵۱: ۲۷، ۲۸ ، صفنیا ۱: ۷)۔

مخلصی یافتہ لوگوں کےلئے ایک شاہراہ تیار کی گئی تاکہ وہ اپنے ملک کو واپس آئیں ۔ وہ ویرانہ سے باغ میں منتقل ہوگئی ۔ ہرطرح کی برائی وہاں سے نکال دی گئی ۔ غم جاتا رہا اوراس کی جگہ دائمی خوشی نے لے لی۔

یہاں مخلصی یافتہ لوگوں کی سرزمین کی اعلیٰ تصویر پیش کی گئی ہے۔ حزقی ایل کی کتاب میں بھی زمین کی زرخیزی کا ذکر ہوا۔ حزقی ایل ۳۴: ۲۵، ۲۷، ۳۶: ۳۵، ۴۷: ۱۲)۔ لیکن

جیسی تفصیل مذکورہ بالا پیشین گوئی میں دی گئی وہ ماقبل پیشین گوئیوں میں پائی نہیں جاتی ۔ اس لئے پیشین گوئی یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ بابوں کی بنیاد ہے ۔خداوند کی آمد ان ساری برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُس کے آنے پر فطرت کی شکل بدل جائیگی۔ اسکے غضب سے زمین ویران ہوگئی تھی لیکن اب وہ پھر آباد ہوتی ہے۔ فلسطین کے زرخیز حصے مثلاً لبنان، کرمل، اور شرون کی طرح سارا ملک زرخیز ہوگا۔ انسان کی بدنی تکلیفیں جاتی رہینگی ۔ اندھے لنگڑے اور گونگے شفا پائینگے ۔ گناہ کا نام ونشان نہ رہیگا۔ ایک شاہراہ بن جائیگی جس کے ذریعہ سارے مخلصی یافتہ لوگ خدا کے باغ میں آئینگے۔

## فصل چہارم۔ بڑا دکھ اٹھانے والا

دیندار اسرائیلیوں کے لئے جلاوطنی ایک سخت تجربہ تھا۔ مصر غلامی بھی اُس کے آگے ماند تھی۔ مقدس سرزمین خدا کی اُمت کے گناہ اور حماقت کے باعث اُن کے ہاتھ سے چھین گئی ۔ لوگ مایوس تھے کہ جن برکتوں کے وارث تھے اُن سے وہ محروم کردئے گئے ۔یہ دیندار لوگ سب سے زیادہ مصیبت محسوس کرتے تھے۔ ایسے حالات سے دکھ اٹھانے والے مسیح کا تصور پیدا ہوا۔ مخلصی کا مسئلہ پیچیدہ ہوگیا کیونکہ نہ صرف گنہگاروں کو تکلیف پہنچی بلکہ دینداروں کو بھی ایسے دکھ کی پیشین گوئی اُس وعدہ میں پائی جاتی ہے جو حوا سے کیا گیا تھا کہ وہ تیری ایڑی کو کاٹیگا اور تو اُس کے سر کو کچلیگی ۔ یہ فتح دکھوں کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ ابراہیم کے ساتھ جو عہد ہوا اُس میں بھی اس کا ذکر ہے اور داؤد کے ساتھ عہد میں بھی۔ جو حال ابراہیم کی نسل کا مصر میں ہوا وہی داؤد کی نسل کا بابل کی جلاوطنی میں ہوگا۔

جلاوطنی کے ایام کے بعض مزامیر میں اس بڑے دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہوا اور وہ سوائے مسیح کے اورکون ہوسکتا ہے؟

### زبور ۲۲

اس مزمور میں ایک دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہے جو ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے ایک کمزوربدن ہے۔ اُس کے ہاتھ پاؤں چھیدے ہیں۔ ظالم دشمنوں سے گھرا ہے جو اس پر ہنستے ہیں کیونکہ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اُس کے کپڑوں کو لوگوں نے آپس میں بانٹ لیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ خدا نے

اُسے چھوڑدیا یہاں تک کہ وہ موت کی خاک میں جابیٹھا ہے پھر اس نے رہائی پائی اورقربانیوں کے ذریعہ اپنے رہائی دینے والے کی تعریف کی۔ اُس میں اسرائیل کی بڑی جماعت شریک ہوئی زمین کے کناروں کو دعوت دی گئی کہ خداوند کی طرف پھریں۔ کوئی شخصی ایسی تکلیفوں میں نہیں پڑا۔ سوائے سیدنا مسیح کے۔ایسے دکھ اٹھانے والے کا ذکر (زبور۴۰، ۶۹، ۷۰ میں بھی پایا جاتا ہے۔

زبور۴۰: ۶۹، ۷۰

ان مزامیر میں ایک ایسے دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہے۔جو سراسر خدا کی خدمت میں مصروف تھا ۔ اُس نے خدا کی خدمت کےلئے دکھ اٹھایا۔ وہ خدا کے گھر کے لئے غیرتمند تھا۔ وہ روزہ رکھتا اوردعا مانگتا ہے تو بھی خدا نے اُسے ترک کرکے اس کے دشمنوں کے قبضے میں چھوڑدیا۔ ان دشمنوں نے اس سے سخت کلامی اوربدسلوکی کی۔ وہ گڑھے میں ڈالا گیا اوراُس کی جان معرضِ خطر میں تھی۔ اسے سخت پیاس لگی اورشکستہ دل ہوکر موت کے قریب جاپہنچا۔ اُس پر کسی نے رحم نہ کیا۔ اسکے غریبوں نے بھی اُسے ترک کردیا۔ شریروں نے اُسے حقیر جانا اوراُسے سرکہ اورپت پینے کودیا لیکن آخر کار اس صبروتحمل کی اُسے جزا ملی۔ اُس کے دشمنوں پر سخت فتویٰ دیا گیا۔ اس نے اپنی رہائی کا اعلان بڑی جماعت میں مشتہر کیاجس کو سن کر حلیم لوگ خوش ہوگئے۔

اس مزمورمیں یرمیاہ کا تجربہ مدنظر ہے۔

# گیارھواں باب

## خداوند کے بندے کے بارے میں پیشینگوئی

یسعیاہ ۴۰سے ۶۶ابواب تک جلاوطنوں کے لئے تسلی اور خوشی کی کتاب ہے جس میں وعدہ ہے کہ خداوند اسرائیل کو قید سے چھڑانے اوراُن کو اُن کی مقدس زمین میں بحال کرنے کو آئیگا۔یسعیاہ ۳۴، ۳۵ باب اس کا گویا پیش خیمہ ہیں صرف عدالت ومخلصی کی ترتیب میں فرق ہے۔ قوموں کی عدالت بابل کی عدالت سے الگ کی گئی اورنئے یروشلیم کے بیان سے ملادی گئی ۔ یہ مصنف نبوت کی اعلیٰ چوٹی پر بیٹھا ہے۔ جتنی پیشین گوئیاں اس مصنف نے جمع کیں کسی اورپہلے نبی نے نہیں کیں۔ اس کو ہم سب سے زیادہ انجیلی نبی کہتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں نئے عہد کا بہت مفصل بیان ہوا ہے۔ پہلے تواس نے کُل جلاوطنوں کا تجربہ بیان کیا۔ پھر نبیوں کا تجربہ ۔ پھر خاص کر خداوند کے بندہ کا پردرد تجربہ ۔

اس نبوت کے تین حصے ہیں۔ ہر حصہ نوحصوں پرمنقسم ہے اورہر حصہ کے آخر میں ایک ہی قسم کا جملہ آتا ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ شریروں کے لئے سلامتی نہیں (۴۸: ۲۲، ۵۷: ۲۰، ۲۱، ۶۶: ۲۴)۔ خداوند کی آمد اوربابل سے رہائی کا ذکر باربار آیا ہے (۴۲: ۱۴سے ۱۷، ۴۸: ۲۰ سے ۲۲ ، ۵۲: ۱۱، ۱۲، ۵۷: ۱۴سے ۲۱، ۶۲: ۱۰سے ۱۲)۔

ایک طرح سے اس کے پانچ حصے ہیں۔

(۱۔)۴۰سے ۴۱: ۱۰تک اور۴۱: ۱۳سے ۴۲: ۱۳تک

(۲۔)۴۲: ۱۸سے ۴۴: ۲۳تک

(۳۔)۴۸: ۱سے ۱۱، ۴۹: ۱سے ۱۳تک ۔

(۴۔)۵۲: ۱۳سے ۵۳تک اور۵۵باب۔

(۵۔)۵۸، ۵۹، ۶۱ابواب۔

ان حصوں کے آخر میں چھوٹے چھوٹے گیت جیسے آتے ہیں۔ ان گیتوں کا عام مضمون خداوند کے بندے کی مخلصی ہے۔ اوراس امر کے بارے میں علما میں اختلاف ہے کہ یہ بندہ کون ہے۔ ان مسیحی پیشین گوئیوں میں یہ نیا تصور ہے ۔اس نبی نے مخلصی کے مسئلہ کی بہت کچھ تشریح کردی۔

موسیٰ اورداؤد کو بہت مقامات میں خداوند کے بندہ کا لقب دیا گیا(استشنا ۳۴: ۵ ویرمیاہ ۳۳: ۲۱)۔ لیکن یہ لقب انہی پر محدود نہیں بلکہ یشوع ، ایوب ، دانیال اور زوربابل بھی خداوند کے بندے کہلاتے ہیں۔ یرمیاہ اورحزقی ایل نبیوں نے یہ لقب کل اسرائیل کےلئے استعمال کیا(یشوع ۲۴: ۲۹، ایواب ۱: ۸، ودانیال ۶: ۲۱وحجی ۲: ۲۳ویرمیاہ ۳۰: ۱۰، ۴۶: ۲۷، ۲۸ وحزقی ایل ۳۷: ۲۵)اس میں کچھ شک نہیں کہ اسرائیل بحیثیت مجموعی خداوند کا برگزیدہ بندہ تھا (یسعیاہ ۴۱: ۸۔ ۱۰)۔ یہاں اسرائیل کا مقابلہ بت پرستوں سے کیا گیا۔ مشرق سے جو حملہ آورآرہا تھا اُس سے بُت پرست ڈرتے ہیں۔ لیکن اسرائیل کو ڈرنے کا اندیشہ نہیں۔ اب اسرائیل خداوند کا بندہ کہلایا جیسے پہلے وہ خداوندکا بیٹا کہلایا تھا۔ لفظ" بندہ" عام ہے اس لئے جن مقامات میں یہ لفظ آیا ہے وہاں ہم اُس کی تشریح کرینگے۔

## فصل اوّل۔ وہ بندہ جس سے خداوند خوش ہے

خداوند اپنے بندے اسرائیل کا مخلصی دینے والا ہے۔ وہ اُس کے آگے بیابان کو فردوس بنادیگا اوراُس کی ساری ضروریات مہیا کریگا۔ اُس نے ایک بندے کو برپا کیا جس سے وہ خوش ہے ۔ اُس کو اُس نے اپنا روح عطا کیا۔ یہ بندہ کمزوروں سے حلم کے ساتھ سلوک کرتا ہے اورجہان کے تعلقات میں بہت حلیم ہے لیکن وہ اسیروں کو مخلصی دیگا۔ وہ اسرائیل کےلئے عہد اورغیر قوموں کےلئے نور ہوگا(یسعیاہ ۴۱: ۱۵سے ۲۰، ۴۲: ۱سے ۱۳)۔

اس دوسرے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ بندہ قوم اسرائیل سے متفرق ہے کیونکہ وہ اسرائیل کےلئے ایک عہد ہے۔ مقابلہ کرومتی ۱۲: ۱۷سے ۔ اُس نے اسرائیل کے اور دیگر قوموں کےلئے کچھ کام کرنا ہے۔ یہ عہدوہی نیا عہد ہے جس کا ذکر یرمیاہ اورحزقی ایل نے کیا تھا۔ یہ غیرقوموں کےلئے نور ہے یعنی اُن کی ہدایت وتعلیم کےلئے ۔ اسی لئے قوم اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلاتی تھی۔ یہ بندہ بادشاہ نہیں بلکہ ایک نبی اورساتھ ہی مخلصی دینے والا بھی ہےکیونکہ اُس نے اسیروں کو قید سے چھڑایا۔ اس عہدے کے لئے خدا نے اُس کو الہٰی روح سے ممسوح کیا جیسے کہ مسیح بادشاہ کو ممسوح کیا تھا۔ یہ بندہ خدا کو مقبول وپسند ہے اس لئے گناہ آلودہ

اوربرگشتہ اسرائیل سے متفرق ہے۔ اس کا واسطہ کمزوروں اور فنا ہونے والوں سے پڑتا ہے ان کو ٹوٹے ہوئے سرکنڈے اورجلی ہوئی سن سے تشبیہ دی گئی۔

پس اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خداوند کا بندہ کون ہے؟ زمانہ حال کے مفسروں کی یہ رائے ہے کہ یہ کامل اسرائیل کا تصوریانمونہ ہے۔ یعنی چیدہ دیندارحصہ اسرائیل کا یہاں خداوند کا بندہ کہلایا۔ ایک اورعالم نے اس خیال کو مخروطی مینار کی تشبیہ سے یوں ظاہر کیاکہ اس مینار کا قاعدہ توکل اسرائیل ہے۔ اس کا وسطی حصہ برگزیدہ اسرائیل اوراس کی چوٹی وہ مسیح ہے جو اسرائیل میں سے ہے لیکن وہ اسرائیل کا درمیانی بھی ہے۔

اس مسیحی تصور کی نشوونما ہم نے دکھادی۔ کل نوع انسان میں سے ایک بیج یا نسل نکلی۔ پھر وہ نسل ابراہیم کے خاندان میں محدود ہوئی ۔ رفتہ رفتہ داؤد کے خاندان میں اورپھر خود مسیح میں۔

یہ لفظ بیٹا پہلے پہل کل قوم اسرائیل کےلئے استعمال ہوا۔ پھر داؤد کی نسل بیٹا کہلائی اورآخر کارمسیح بادشاہ۔

اسی طرح یہ لقب " بندہ" پہلے کل اسرائیل کےلئے استعمال ہوا۔ پھر رفتہ رفتہ اُس نبی میں اس کی تکمیل ہوئی جس کو ہم مسیح کہتے ہیں ۔ مصنف کے دل میں موسیٰ ، داؤد اوریرمیاہ کا خیال تھا لیکن یہ تصوراُن میں اُس وقت تک پورا نہ ہوا جب تک کہ مسیح کا ظہورنہ ہوا۔

## فصل دوم۔ خداوند اپنے بندے اسرائیل کو چھڑاتا ہے

خداوند اپنے بندے اسرائیل کواُن کی جلاوطنی میں سے جمع کریگا۔ وہ اُن کے سارے گناہ مٹاڈالیگا۔ وہ آگ اورپانی میں سے گزرینگے یسعیاہ ۱۱سے مقابلہ کرو اورزکریاہ کے مصیبت کے دریا سے (لال سمندر میں سے گرزنا)لیکن اُن کو کچھ گزند نہ پہنچیگا۔ وہ اُن کےلئے بیابان میں شاہراہ تیارکرے گا اوربیابان کو بدل کر باغ عدن بنادیگا۔ وہ ان کی نسل پر روح نازل کریگا اوروہ پھلدارہونگے۔ اوریعقوب کا نام بطورعزت کے لقب کے اختیارکیا جائے گا۔

(یسعیاہ۴۳: ۱-۷، ۴۳: ۱۶- ۲۱، ۴۴: - ۵)۔

یہ آخری بیان یوایل اورحزقی ایل کی نبوتوں کے مطابق ہے اوریسعیاہ ۱۹باب کے مطابق کہ مصر اور اسور اسرائیل کا لقب اختیارکرینگے زبور۸۷ کے مطابق۔

اس فصل کے آخر میں گناہ سے رہائی کی پیشین گوئی اور تعریف کا گیت ہے (یسعیاہ ۴۴: ۲۱سے ۲۳)۔

## فصل سوم۔ اس بندہ کی اعلیٰ بلاہٹ

خداوند کا بندہ یعقوب کے فرقوں کو برپا کرنے کے لئے ماں کے بطن ہی سے بلایا گیا ۔ اولاً وہ خاکساری کی حالت میں چھپا رہیگا ۔لیکن آخر کار بادشاہ اور شہزادے اُس کی عزت کرینگے۔ وہ اسرائیل کو اس کی میراث پربحال کریگا اورقوموں کے لئےنورونجات ہوگا۔ جلاوطن اسرائیلی دوردور ملکوں سے واپس آئینگے۔ خداوند خود اُن کی رہبری کریگا۔ وہ آئیندہ بھوک پیاس یاگرمی سے دکھ نہ اٹھائینگے کیونکہ فطرت یا نیچر خود بدل کران کے لئے شاہراہ بن جائیگی۔

یسعیاہ ۴۹باب ۵۲: ۱۳سے ۱۵۔

گذشتہ فصل کی نسبت اس فصل میں خداوند کے بندے کے تصور میں کچھ ترقی پائی جاتی ہے۔ وہاں تویہ ذکر تھاکہ اس کا خدا کے روح سے مسح ہوا(یسعیاہ ۴۴: ۱)۔ یہاں وہ ماں کے بطن ہی سے بلایا گیا اوراُس کی پیدائش سے پہلے اُس کی خدمت مقرر ہوئی ۔ وہاں وہ تیزداؤ والا اوزار تھا۔ یہاں وہ تیزتلوار ہے جو خدا کے ہاتھ میں چھپی ہے (یسعیاہ ۴۱: ۱۵)۔

یہاں ہمیں یسعیاہ ۱۱: ۴ کی وہ شاخ یادآتی ہے جس کا منہ عصا تھا اورجس کی سانس شریروں کو بھسم کرتی تھی (یسیعاہ ۱۱: ۴)۔

اس فصل میں یہ خیال ہے کہ وہ ذلت اورخاکساری کی حالت میں پیش کیا گیا۔ وہ توغلام ہے ۔ وہ غیرقوم بادشاہوں کا اسیر ہے ۔ اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں ۔ لیکن اُس کی یہ خاکساری اُس کے جلال پر ایک نقاب تھی۔ یہ تلوار اپنی آب وتاب دکھاتی اوریہ تیر اپنے نشانے پر بیٹھتا ہے اوربادشاہ اُس کی عزت کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہاں یہ بندہ اسرائیل سے متفرق ہے۔ اس لئے یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بندہ کوئی نبی ہے یا اسرائیل کا محض تصور؟ ہمارے خیال میں یہ مسیح نبی ہے جویرمیاہ کی طرح اپنی ماں کے بطن سے بلایا گیا ۔ (یرمیاہ ۱: ۵)یہ نبی

یعقوب ثانی ہے جیسے مسیح دیگر مقامات میں آدم ثانی ۔ موسیٰ ثانی اورداؤد ثانی کہلایا۔ یہ اشخاص یکے بعد دیگرے مسیح کا نشان ٹھہرے۔

## فصل چہارم۔ گناہ اٹھانے والا بندہ

خداوند کا یہ بندہ دکھ اٹھانے والا ہے۔ اس کی شکل بھی دلکش نہیں۔ وہ حقیر اوررد کیا جاتا ہے ۔ وہ مردِ غمناک اورخارج شدہ ہے۔ اگرچہ وہ برہ کی طرح معصوم ہے توبھی وہ چھیدا گیا۔ اُس نے کوڑے کھائے اوراپنی اُمت کےلئے کچلا گیا۔ خداوند اُس پر بطورخطا کی قربانی (عبرانی ۔آشام)کے سبھوں کی بدکاریاں دھردیتاہے۔ وہ سب کا قائم مقام ہوکر دکھ اٹھاتاہے۔بعد ازاں وہ سرفراز ہوا اوراُس کے صلہ میں اس کوفتح کی لوٹ ملی۔ اپنی خدمت میں وہ بہرہ ورہوا اوراُس نے بڑی عزت حاصل کی۔

یسعیاہ ۵۳باب

یہ اس اصلی نبوت کی چوتھی فصل ہے۔ اس میں اس مسیح بندہ کا تصوراعلیٰ درجہ تک پہنچتاہے۔ پہلی فصل میں اس بندے کی نرمی اورحلم پر زوردیا گیا اوریہ بتایا گیا کہ یہ نہ کمزورہوگا اورنہ توڑا جائیگا جب تک کہ اپنے کام کو سرانجام نہ دے۔دوسری فصل میں یہ بندہ قوم اسرائیل ہے۔ تیسری فصل میں یہ ذکر ہوا کہ یہ بندہ کچھ عرصے کےلئے اپنی ذلت وخاکساری میں چھپا رہیگا ۔ پھر خداوند اُس کو مخلصی کا کام سرانجام دینے کےلئے ظاہر کریگا۔ اس فصل میں اس بندے کے دکھوں کا ذکر ہے کہ وہ مخلصی کا وسیلہ ہیں۔ زبور میں جس دکھ اٹھانے والے مسیح کا ذکر تھا اس سے یہاں کچھ زیادہ ترقی دکھائی گئی ۔ یہاں یہ بندہ گناہ اٹھانے والا ظاہر کیا گیا۔حوا اپنے لوگوں کواُن کے گناہوں سے بچائیگا۔

مضمون کی ترتیب یہی ہے جوزبور۴۰ میں دی گئی ۔ یہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ اُس کو سرفرازی حاصل ہوئی جسے دیکھ کرقومیں اوربادشاہ دنگ رہ گئے ۔

یہ کونپل ایک جڑکی طرح خشک زمین میں سے پھوٹ نکلتی ہے۔ اس کا آغازتوپستی میں ہوا لیکن ترقی حیرت انگیز ہوئی ۔ یہ ہمیں اُس پھلدارشاخ کی یاددلاتی ہے جویسی کی جڑ اورتنے سے نکلتی ہے (یسعیاہ ۱۱: ۱) اوردوسری طرف اس امر کی کہ خداوند نے اپنے بندے کوچھپایا(یسعیاہ ۴۹: ۱۲) لوگوں

نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک کیاجیسے کسی کوڑھی سے کرتے ہیں۔

اس نبوت کے تیسرے حصے میں ان دکھوں کی وجہ بتائی گئی کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث دکھ نہیں اٹھارہا بلکہ اپنی اُمت کے گناہوں کےلئے ۔ وہ ان کی جگہ اور بطورقائم مقام کے دکھ اٹھاتاہے۔ وہ چھیدا گیا۔ اس پر کوڑے پڑے وہ کچلا گیا اوراُس کو سخت ایذادی گئی ۔ ظلم اوربے انصافی کے باعث اُس کا غم زیادہ بڑھ گیا۔ یہ گناہ اٹھانے والا بندہ سوائے نبی کے اورکون ہوسکتا ہے ؟نبوت کرنے والا شخص تواپنے تئیں دوسروں کے ساتھ کھوئی ہوئی بھیڑوں میں شمار کرتاہے جن کے گناہوں کواس بندے نے اٹھایا۔

آخرکاراس بندے کی موت واقع ہوتی ہے اوراس کو بھیڑ کی قربانی یا شہید کی موت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ موت بھی ظاہر کرتی ہے کہ یہ کسی نبی کی موت ہے۔ اگرچہ قومی موت اورقومی قیامت کا تصورمسیحی پیشینگوئیوں میں کئی دفعہ ہوا لیکن وہ قومی موت جائز سزا کے طورپر تھی۔ لیکن یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بندہ دوسروں کے گناہوں کےلئے مارا جاتاہے ۔ وہ خود معصوم ہے ۔ یہ موت خدا کی تجویز مخلصی کا جزظاہرہوتی ہے۔ یہ موت اُمت کے لئے خطا کی قربانی کے طورپر ہے۔اس موت کے بعد اُس بندے کی سرفرازی شروع ہوتی ہے ۔اگرچہ اس کی قیامت کا خاص ذکر نہیں لیکن یہ بیان اُس پر دلالت کرتاہے کیونکہ اس کی خدمت کا اجرملتا ہے ۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل سیدنا مسیح کی موت میں اُس کے جی اٹھنے اورآسمان پر صعود کرنے میں ہوئی۔

## فصل پنجم۔ بڑی دعوت

ایک بڑی دعوت سبھوں کو دی جاتی ہے کے نئے عہدنامہ کی برکتوں کو مفت حاصل کریں۔ یہ خدا کی اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا یقین داؤد اوراُس کی نسل کو دلایا گیا۔ خداوند کا کلام ویسا ہی مستقل ہے جیسے آسمان ۔ یہ کلام اُس کا مقصد پورا کریگا اورکل خلقت اُس کی اُمت کی مخلصی سے خوشی منائیگی ۔(یسعیاہ ۵۵باب )مقابلہ کرو یرمیاہ ۳۳اورحزقی ایل ۳۴باب سے ۔

اس نبوت میں مخلصی کے نئے عہدنامہ کا مفصل ذکر ہوا ۔ یہ عہد اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا وعدہ خدا نے ناتن نبی کے ذریعہ داؤد اوراُس کی نسل کے ساتھ کیا تھا۔ یہ رحمتیں ساری اُمت کو حاصل ہونگی یعنی اُن کو جو اس دعوت کو قبول کرینگے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرکے سچے دل سے خداوند کی طرف پھرینگے اُن کو یہ برکتیں مفت ملینگی۔

## فصل ششم۔ راستبازکا اجر

اسرائیل کو یہ دعوت دی گئی کہ وہ روزہ رکھ کر توبہ کرے۔ راستبازی اوررحمت کے کام کرے اورسبت کو مانے۔ تب خداوند اُن کا نوروجلال ہوکرآئے گا۔ وہ بطورجنگی مرد کے اُن کے دشمنوں سے اُن کو چھڑانے کےلئے آئے گا۔ وہ اُنہیں نیاعہد بخشیگا اورخداوند کا روح ہمیشہ تک اُن کے ساتھ رہیگا۔

یسعیاہ ۵۸: ۸سے ۱۱

یسعیاہ ۵۹باب میں اسرائیل کی بدیوں اورگناہوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اُن پریہ مصیبت نازل ہوئی اس لئے جتنی زیادہ ان کی مصیبت بڑھتی اتنی ہی زیادہ یہ ضرورت ہوئی کہ خدااُن کے لئے مداخلت کرے۔

یسعیاہ ۵۹: ۱۶سے ۲۱

چنانچہ سیدنا مسیح نے مداخلت کی کیونکہ اُس نے اپنے بندے کو درمیانی اورگناہ اٹھانے والا مقررکیا۔ خداوند کی مداخلت ان دکھوں میں نہیں کیونکہ یہ کام تواس بندے کا تھا۔ اُس کی مداخلت بطورفاتح کے تھی کہ اپنی اُمت کے دشمنوں کو اُن کے کاموں کے مطابق سزا دے۔ اس مقصد کےلئے وہ سرسےپاؤں مسح ہوتا نظرآتاہے۔ اس جنگ کا نتیجہ فتح ہوا اوراس کے دشمن تباہ ہوئے۔ اُمت کے ساتھ نیا عہد باندھا گیا۔ یرمیاہ اورحزقی ایل سے بھی ایسے عہد کا ذکر کیا۔یرمیاہ کی کتاب میں یہ ذکرہے کہ خدا کی باتیں اس اُمت کے دلوں پر لکھی گئیں۔ حزقی ایل میں یہ ذکرہے کہ نیادل اور نئی روح اُن کو عطا ہوئی تاکہ وہ خداوند کے احکام پر عمل کریں۔ان مختلف بیانوں کی غرض یہ ہے کہ رسمی وشرعی رسوم کی بجاآوری کی جگہ باطنی۔ حقیقی اورروحانی اطاعت

لے لیگی۔ یوایل حزقی ایل وغیرہ کی کتابوں میں جو وعدے تھے وہ یہاں دہرائے گئے۔

اس نبوت کے پانچویں حصے میں اس بندے کا مزید بیان ہے۔

## فصل ہفتم۔ بڑا واعظ

خداوند کے بندے کو الہٰی روح سے مسح ملا۔ وہ غریبوں اور مصیبت زدوں کی مخلصی کےلئے حلیم مناد یا واعظ بن گیا۔ اس نے سالِ مقبول اورروزِعدالت کا اعلان کیا۔ اُس نے غم کوخوشی سے بدل دیا۔ خداوند کی اُمت کےلوگ کاہن بن گئے اورقومیں ان کی خدمتگار ہوگئیں۔ یہوداہ کےش ہر پھر بنائے گئے اورجو جلاوطن واپس آئے وہ نئے عہد کی برکتوں کا مزا اڑانےلگے۔ اوروہ ایسی نسل تسلیم کئے گئے جوالہٰی برکتوں کا خط اٹھاتی ہے۔ اپنے اس کام کی تکمیل کومدنظر کویہ بندہ تعریف کا گیت خوشی سے گاتا ہے۔

یسعیاہ ۶۱باب

اس مقام میں خداوند کے بندے کا تصور چوٹی تک پہنچ جاتا ہے۔یہ بے وجہ نہ تھا کہ مسیح نے اس میں اپنی تصویر دیکھی اورناصرت کے عبادت خانہ میں اُس نے اپنی رسالت کے کام کواسی پیشین گوئی کے ذریعہ پیش کیا(لوقا۴: ۱۷تا ۲۲)۔یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح نے مخلصی کی انجیل سامعین کے سامنے پیش کی۔ خدا کے روح سے اُس کومسح ملا اورو ہ ایک حلیم واعظ بن گیا(یسعیاہ ۴۲: ۱تا ۷)۔ یہاں وہ شکستہ دلوں کے زخم پرمرہم لگاتا اورماتم کرنے والوں کو تسلی دیتا اوراُنہیں خوشی کا لباس پہناتاہے۔ پہلی پیشین گوئی میں وہ قوموں کےلئے نوراورقوم اسرائیل کےلئے ایک عہد تھا۔ دوسری پیشین گوئی میں وہ یعقوب کے فرقوں کوبحال کرکے اُن کواُن کے ملک میں آباد کرتا ہے اوردنیا کی حدود تک نجات بنتا ہے(یسعیاہ ۴۹: ۱تا ۷)۔ اس پیشین گوئی میں پھر توسیع ہوئی ۔یہاں یہ مخلصی یافتہ لوگ راستبازی کے لوگ بن جاتے اوریہوداہ اوریروشلیم کے کھنڈروں کوازسرنوتعمیرکرتے ہیں۔وہ قوموں کےلئے کاہن بن جاتے ہیں اور قومیں اُن کی خادم ہوجاتی ہیں ۔یوں وہ تصورپورا ہوتا ہے جوحوریب کے عہدنامے میں پیش کیا گیاتھا(خروج ۱۹: ۳سے ۶)۔ قومیں یہ تسلیم کرتی ہیں کہ یہ وہ نسل ہے جوخداوند کی برکتوں کی وارث

ہے (پیدائش ۱۲: ۱سے ۳)۔ اب وہ اس نئے عہد کی برکتوں کا خط اٹھاتے ہیں جن کا ذکر یرمیاہ اورحزقی ایل نبیوں نے کیا تھا۔ یوں اس پیشین گوئی میں وہ سارے تصورات پائے جاتے ہیں جوماقبل پیشین گوئیوں میں مندرج تھے سوائے دکھوں کے تصور کے جو یہ بندہ بحیثیت قائم مقام ہونے کے اٹھاتاہے اس میں اس بندے کی پست حالی کو پورے طور پرمنکشف کیا گیا۔ شروع اورآخر میں اس کی سرافرازی کاذکر ہوا اورتصورمیں جوکسرہ رہ گئی تھی وہ اس پیشین گوئی میں پوری کردی گئی ۔اب اس کا لقب بندہ نہیں آتا بلکہ وہ غریبوں اورغمزدہ لوگوں کونجات کی خوشی کےلئے تیارکررہاہے۔ اُس لئے مناسب تھا کہ یہ پیشین گوئی خوشی کے گیت پر ختم ہوجو اس بڑے واعظ کے منہ سے نکلا۔ اُس نے اپنی خدمت کو سرانجام دیا اوراب اجرکا مستحق ہے۔

# بارھواں باب

## صیحون کی بحالی کی نبوت

یسعیاہ کی کتاب ۴۰: ۱سے ۱۱، ۴۲: ۱۴- ۱۷- میں جوپیشین گوئی ہے وہ صیحون کی تسلی کے لئے ہے۔ اس میں صیحون خداوند کی بیوی کہلاتی ہے اوروہاں کے باشندوں کی والدہ ۔ خداوند کی آمد قریب ہے وہ صیحون کو تسلی دینے اور اُس کے ویرانوں کو تعمیرکرنے آتاہے۔ اُس کی اُمت بابل سے رہائی پاکر (بیابان سے گزرکر مقدس زمین کو جاتی ہے ۔ مصر سے خروج کرنے کے واقع سے یہ واقع زیادہ عجیب وغریب ثابت ہوتاہے۔ الغرض اس نبوت کا مرکز صیحون ہے جیسے پچھلی فصل کا مرکزخداوند کا بندہ تھا۔

### فصل اوّل ۔ صیحون کےلئے خداوند کی شاہراہ

صیحون کے گناہ کے باعث جو مصیبت نازل ہوئی تھی اس کا زمانہ اب پورا ہوگیا۔ اب قدیم وعدے پورے ہونگے ۔ خداوند کی آمد سے پہلے ایلچی بھیجے جائینگے۔ نیچر یعنی فطرت میں عجیب تبدیلی ہوگی اور صیحون خوشخبریاں

سنائیگی۔ خداوند حاکم کی طرح قوی بازو کے ساتھ آئیگا اورمحبت بھرے گڈرئیے کی طرح مخلصی کی شاہراہ پر سے اُن کو پہنچائیگا۔

یسعیاہ۴۰: ۱تا۱۱۔ ۴۲: ۱۴: ۱۷۔

یسعیاہ ۴۰: ۱سے ۱۱ میں تسلی کا پیغام ہے جو نبی نے ان آیات میں پیش کیا۔ صیحون کی مصیبت اورجنگ وجدل کازمانہ ختم ہوگیا۔ خداوندکے آنے پر اس کو اجر ملیگا آمد کے ایلچی نے پہلے فطرت کو حکم دیا کہ وہ ایک شاہراہ تیارکرے۔ پہاڑ اور ٹیلے گرجائیں ۔ وادیاں ابھر آئیں۔ ٹیڑھے راستے سیدھے ہوجائیں۔

اس پیشین گوئی کے دوسرے حصے میں آوازیں سننے میں آتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہتی ہے کہ خداوند کا کلام ابدتک قائم رہتا ہے۔ اوردوسری آوازیہ کہتی ہے کہ انسان کمزوراور فانی ہے۔

زکریاہ میں جو پیشین گوئی تھی اس میں گڈرئیے نے اپنے گلہ کو ادنیٰ مزدوری کی وجہ سے رد کردیا تھا۔ مزمورمیں بھی گڈریا ناراض نظرآتا ہے اوراس کے لوگ اس سے التجا کرتے ہیں کہ وہ آکراُن کو نجات دے ۔ حزقی ایل کی کتاب میں یہ ذکر ہوا کہ وہ گڈریا اپنے بکھرے ہوئے گلہ کو جمع کرکے اُن کے ملک میں لے جاتا ہے۔ اس پیشین گوئی میں وہ گڈریا اپنے گلہ کو شاہراہ پر سے لے جاتے ہوئے نظر آتا ہے۔ وہ حلیم اورہمدرد ہے وہ چھوٹے دودھ پیتے بچوں کی بھی فکرکرتا ہے۔ مقابلہ کرویسعیاہ ۳۵: ۵سے۔

## فصل دوم۔ خداوند واحد خدا اورنجات دہندہ ہے

اس فصل میں یہ ذکر ہے کہ خورس بادشاہ نے بابل کو تسخیر کیا۔ نبی نے خورس کے کام کا بیان کیا جس کے ذریعہ اسرائیل رہائی پاتا ہے اوربابل اوردوسری قوموں پرخدا کی طرف سے سزا نازل ہوتی ہے۔ خورس کا وہی کام ہے جو اُس سے پہلے اسوریوں اورکسدیوں کو دیا گیا تھا ۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسوریوں نے اسرائیل کو سزادی تھی لیکن خورس نے اُن کو مخلصی دی خورس صیحون کے دشمنوں کو فتح کرتا ہے اوربنی اسرائیل کو مخلصی اوررہائی بخشتا ہے۔

بنی اسرائیل خوشی کےگیت گاتے ہوئے بابل سے نکل جاتے ہیں۔ خداوند بیابان میں سے اُن کو لے جاتا ہے ۔ چٹان

سے پانی نکال کر اُن کی پیاس بجھاتا ہے۔ اُس وقت دنیا کے کناروں کے لوگ بھی خداوند کی طرف پھرینگے۔ اورہر زبان اس کی اطاعت کی قسم کھائیگی۔

یسعیاہ ۴۵: ۲۱ سے ۲۵۔

یاہواہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں۔ وہی اکیلا خدا نجات دہندہ ہے ۔ نبی نے یہ تصورحاص کیا کہ آخر کارخود خدا ہی نہ صرف یہودیوں بلکہ ساری دنیا کو نجات دے گا۔ یسعیاہ کی کتاب کے پہلے حصے میں اس نجات میں مصر، اسور ، ابی سینیا اورصوربھی شریك ہوتے ہیں ۔ صفنیاہ کی کتاب میں اہل کوش اوراہل لیبیا اس سے حصہ پاتے ہیں (یسعیاہ ۱۹: ۱۶، ۲۵،صفنیاہ ۳: ۸۔ ۲۰۔ ۸: ۱)۔

زبور۸۷ میں یہ ذکر تھا کہ غیر قومیں متبنیٰ بنائی جاتی ہیں ۔ مصر، بابل ، فلسطین ، صوراورکوش یکے بعد دیگرے خدا کے شہر میں شہری حقوق حاصل کرینگے ۔ یرمیاہ نے بیان کیاکہ ساری قومیں نئے یروشلیم میں جمع ہونگی (یرمیاہ ۳: ۱۴۔ ۱۸، ۸: ۶)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں پہلے دفعہ اس عالمگیر نجات کا ذکر ہوا جب کل نوع انسان مل کر واحد خدا اورنجات دہندہ کی پرستش کرینگے۔

یسعیاہ ۴۸: ۱۷تا ۲۲۔

اس مقام میں جلاوطنی کی وجہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل نے خدا کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیا تھا اس لئے وہ جلاوطن ہوئے ورنہ جوعدے خدا نے ان سے کئے تھے وہ پورے ہوئے ۔ ابراہیم کی نسل ریت کی طرح کثیر ولاتعداد ہوئی۔ اُن کا امن وامان سدا بہنے والے دریا کی طرح ہوا اوراُن کی راستبازی سمندر کی لہروں کی طرح لیکن وہ بحال کئے جایئنگے جیسے وہ مصر سے نکلے تھے ایسے ہی وہ بابل کی اسیری سے نکلینگے۔

## فصل سوم۔ خداوند صیحون سے وفادار ہے

خداوند والدہ سے بھی زیادہ وفادار ہے ۔ وہ کبھی صیحون کو نہ بھولیگا۔ بلکہ وہ اُسے بحال کریگا اوراُس کے بچوں کو بڑھائیگا۔ وہ اپنے بازو کو ننگا کریگا۔ اوریروشلیم کو مخلصی دیگا۔ وہ بابل سے رحلت کرینگے اورایك مقدس اُمت

مقدس برتنوں کو اٹھائے ہوئے لے جائینگے۔ خداوند خود اُن کا ہراول اورجنداول ہوگا۔ بادشاہ اورملکہ اُن کے دینی باپ اوردینی ماں ہونگے۔ صیحون کے نگہبان آمد کی خوشخبریاں سنائینگے اوریروشلیم کے ویرانے تال دینگے۔

یسعیاہ ۴۹: ۱۴سے ۲۳

اس پیشین گوئی میں خدا کی وفاداری کی تعریف ہوگی۔ وہ حلیم باپ ہے جیسے کہ وہ حلیم گڈریا تھا۔ پُرانا صیحون توبرباد ہوگیا۔ خدا نئے صیحون اورنئے یروشلیم کی بنیاد ڈالتاہے۔

صیحون کا جورشتہ قوموں سے ہے اُس کا بھی بیان آیاہے کہ وہ بھی اس نئے یروشلیم کی تعمیرمیں حص لینگے۔ وہ صیحون کے خادم بنینگے اوراُس کے بچوں کو اپنے کاندھوں پر اٹھالئینگے۔ وہ گویا دینی باپ اوردینی ماں بنینگے۔

یسعیاہ ۵۱: ۱تا ۸

اس مقام کے شروع میں صیحون سے درخواست کی گئی کہ وہ قدیم وعدوں کو نہ بھولے اوراُس کو یقین دلایا گیا کہ خداوند صیحون کو تسلی دیگا۔ مثلاً ابراہیم سے جو وعدہ کیا گیا تھا اُسے یاد دلا کر اُسے تسلی دی کہ وہ وعدہ پورا ہوگا۔ اُس کا ویرانہ باغ عدن کی طرح سرسبزاورشاداب ہوگا۔ یہاں یرمیاہ کا وہ مقام یادآتاہے جو تسلی کی کتاب کہلاتاہے(یرمیاہ ۳۰، ۳۱باب) اور حزقی ایل کا وہ وعدہ جو اس کی کتاب کے ۳۶: ۲۵سے ۳۵ میں پایا جاتاہے ۔پرانی زمین اورپُرانے آسمان کی جگہ نئی زمین اورنیاآسمان ہوگا۔

یسعیاہ ۵۲: ۷سے ۱۲

اس مذکورہ بالا مقام میں یہ درخواست ہے کہ خداوند کا بازو جاگ اٹھے اوراپنی اُمت کو مخلصی دے۔ پہلے تویہ ذکر تھا کہ صیحون اوریروشلیم پہاڑوں پر سے خداوند کی آمد کا اعلان کررہے ہیں۔یہاں وہ مناد پہاڑوں پر ہیں جو لوگ امن وسلامتی کا پیغام اُن سے سنتے ہیں وہ اُن کی تعریف کے گیت گاتے ہیں ۔ اُمت کو یہ حکم ہے کہ وہ بابل سے نکلے۔ پھرآخر میں ایک نیا خیال ہے ۔بابل سے نکلنا فرار کی صورت نہیں رکھتا جیسا کہ مصرسے ۔ بلکہ یہ پُرامن پرستاروں کا خروج ہے جو مقدس لباس پہنے خدا کے مقدس برتنوں کو اٹھائے جاتے

ہیں ۔ جیسے مصر سے خروج کے وقت آگ اوربادل کا ستون اُن کا رہنما ہوا۔ اب خود خدا اُن کی رہبری کرتا ہے۔

اس مقام کے آخر میں اس قسم کی تصویر ہے جو خداوند کے بندے کی سرفرازی کی یسعیاہ ۵۲: ۱سے ۵۳باب میں دی گئی تھی مگر یہاں وہ تصویر صیحون کی سرفرازی کی ہے جس نے کچھ عرصہ دکھ اٹھایا تھا۔

## فصل چہارم۔ خداوند صیحون کا تسلی دینے والا ہے

صیحون تھوڑے عرصے کے لئے ترک کی گئی اوراس نے مصیبت اٹھائی لیکن خداوند اُس کا شوہر اور نجات دہندہ ہے۔ وہ اس سے وفادار ہے اوراسے اپنا صلح کا عہد عطا کریگا اوراُس کی سرزمین میں اُس کو بحال کریگا اوراُس کے بچے ایسی کثرت سے ہونگے کہ وہ ہر طرف ٹوٹ پڑینگے اورقوموں پر قبضہ کرینگے اوریروشلیم ، قیمتی پتھروں سے بنایا جائیگا۔ اُس کے سب بچے خداوند کے شاگرد ہونگے اورابد تک اس میں رہینگے۔

یسعیاہ ۵۴: ۱تا ۱۷

اس نفیس نظم میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو یسعیاہ ۴۹: ۱۴سے ۲۳میں پایا جاتا ہے۔ اوراس کے علاوہ ماقبل نبیوں مثلاً ہوسیع ،صفنیا ،یرمیاہ اورحزقی ایل نے جوخیال ظاہر کیا تھا اُس کا خلاصہ یہاں دیا گیا۔ صیحون کی دو مختلف حالتوں کا ذکر ماقبل بیانوں کی نسبت زیادہ صفائی سے کیا گیا ہے۔ صیحون جوانی کی جورو ہے جسے خداوند نے اُس کے گناہ کے باعث ترک کردیا تھا۔ خداوند اُس سے ناراض تھا اوراس نے بیوگی کی شرم اٹھائی ۔ اُس کی جان ملول ہوئی اوروہ مصیبت میں مبتلا ہوئی اورکوئی اُس کی تسلی دینے والا نہ تھا۔ یہ بیوی جسے حداوند نے ترک کیا اُس بیوی کی یاددلا تی ہے جس کا ذکر ہوسیع ۲: ۳- ۲۰یرمیاہ ۳۳: ۱۴- ۲۲ میں ہوا۔ لیکن یہ ذلت صرف تھوڑی دیر تک رہیگی۔

خداوند وفادار ہے ۔ اُس کا عہد ٹوٹ نہیں سکتا اس لئے وہ پھر اُس کو قبول کریگا۔ وہ اُسے یقین دلاتا ہے کہ وہ پھر کبھی اسے ترک نہ کریگا۔ یہاں اُس عہد کی طرف اشارہ ہے جو نوح کے ذریعہ خدا نے باندھا تھا اور جس کا ذکر یرمیاہ نے کیا(یرمیاہ ۳۳: ۱۴سے ۲۲)۔

اس بحالی کے بعد اُس کی اولاد بکثرت ہوگی۔ یہاں بانجھ اورشادی شدہ عورت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بانجھ

عورت جنیگی۔ لیکن جلاوطنی میں اس کے بچے مارے گئے اورمنتشر ہوگئے جن پر راخل نوحہ کرتی ہے (یرمیاہ ۳۱: ۱۵، ۱۶) لیکن بحالی کے بعد پھر اس کے اولاد ہوگی اوریروشلیم ازسرنو تعمیر ہوگا اوراُس کی خوبصورتی اورشان پہلے یروشلیم سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اس نئے یروشلیم کا ذکر یرمیاہ اورحزقی ایل نبیوں نے بھی کیا۔ اس کے ساتھ مکاشفہ ۲۱باب کے نئے یرشلیم کا مقابلہ کرو۔

بحالی کے بعد امن وامان ہوگا جیسا کہ حزقی ایل نے ظاہر کیا تھا(حزقی ایل ۳۴: ۲۵، ۳۷: ۲۶ وغیرہ) خداوند خود اُس کا ہادی بنیگا(مقابلہ کروصفنیا ۳: ۱۶، ۱۷ سے) ۔ اس میں سب سے بڑھ کر خیال یہ ہے کہ خدا ابد تک اُس کا تسلی دینے والا اورنجات دہندہ ہوگا(یرمیاہ ۳۱: ۳۳، ۳۴ حزقی ایل ۳۶: ۲۵۔ ۳۵)۔

# فصل پنجم

## خداوند کی عبادت کا گھر ساری قوموں کے لئے ہوگا

نہ صرف ایماندار اسرائیل بلکہ ساری اجنبی قومیں بھی جوعہد اورسبت کی محافظت کرتی ہیں مقدس پہاڑ کی وارث ہونگی کیونکہ خداوند فروتنوں اورخستہ دلوں کے ساتھ رہتا ہے اوراسکا گھر ساری قوموں کے لئے عبادت کا گھر ہوگا۔ راستباز صلح کے عہد کا لطف اٹھائینگے لیکن شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں۔ اس پر یہ حکم صادر ہوتا ہے کہ شاہراہ تیارکرو اورواپس آنے والے جلاوطنوں کے راستے سے ہر طرح کی رکاوٹ دوکرو۔

یسعیاہ ۵۶: ۶، ۷ میں یہ پیشین گوئی ہے کہ غیر قومیں بھی مسیحی زمانے کی برکتوں میں شریک ہونگی اورخوجے جو پرانے عہد نامہ میں خارج کئے گئے وہ بھی نئے یروشلیم میں آباد ہونگے اورپورے حقوق حاصل کرینگے۔

یسعیاہ ۵۷: ۱۱۔ ۲۱

اس مقام میں راستبازی اورشریروں کے درمیان امتیاز کا ذکر ہے۔ بُت پرست ہلاک ہونگے۔ شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں لیکن جو خداوند پر توکل کرتے ہیں وہ کوہِ مقدس کے وارث ہونگے۔ مقابلہ کرو یسعیاہ ۱۹: ۲۱صفنیاہ ۳: ۱۰ وغیرہ۔ نیز دیکھو یسعیاہ ۴۲: ۱۴اور ۴۰: ۳)۔

# فصل ششم۔ صیحون جہان کا نور ہے

خداوند کے بندے کا تصور یسعیاہ ۶۱باب میں اعلیٰ درجے تک پہنچتا ہے لیکن اب صیحون کی بحالی کا تصور کمال کو پہنچتا ہے۔

صیحون میں خداوند کی آمد طلوع آفتاب کی طرح ہے جو اُسے روشن کرتا اوراُسے جہان کےلئے نور بناتا ہے ۔ وہاں قومیں جمع ہوتی ہیں کہ اپنے خزانوں کے ساتھ صیحون اوراُس کے خدا کی تعظیم کریں۔ اب وہ شہر قیمتی دھاتوں سے بنایا جائیگا۔ سلامتی اور راستبازی وہاں کے حاکم ہونگے۔ سارے لوگ وہاں کے راستباز اور سارا شہر بالکل ذوالجلال ہوگا۔

یسعیاہ ۶۰باب

یہ نظم ساری کتاب کا گویا موتی ہے۔ یہ یسعیاہ ۴۹: ۱۴۔ ۲۳ پر مبنی ہے۔ پہلے حصے میں صیحون کو حکم ہے کہ اُٹھے اوراپنی روشنی چمکائے تاکہ دیگر قومیں اوراُن کے بادشاہ اُس کی روشنی میں چلیں۔ اس میں خداوند آفتاب کی طرح طلوع ہوا ہے تاکہ اُس کی روشنی دنیا کی حدوں تک پہنچے۔ یہ اُس خیال کی توسیع ہے جو یرمیاہ کی کتاب میں تھا کہ سارا شہر خداوند کا تخت ہے اورسراسر مقدس ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴۔ ۱۸۔ ۳۱: ۴۰)۔ اس شہر کا نام یاہوواہ شمی اوریاہوواہ صدقنو (یرمیاہ ۳۳: ۱۶۔ وحزقی ایل ۴۸: ۳۵) ہوگیا۔ پھر صیحون کو حکم ہے کہ اپنی بحال شدہ اولاد کو دیکھے جن کو غیر قومیں نوکروں کی طرح اٹھائے چلی آتی ہیں (یسعیاہ ۴۹: ۱۸۔ ۲۲)۔ وہ نہ صرف اُس کی اولاد کو لا تی ہیں بلکہ اپنے خزانوں کو بھی۔

اُس کے دوسرے حصے میں وہ فاختاؤں کے جھنڈ کی طرح اپنے گھونسلوں کی طرف اڑے چلے آتے ہیں۔

تیسرے حصہ میں اُس کی ذلت کی حالت کا اس کی سرفرازی سے مقابلہ کیا گیا۔ اُس کے دشمنوں کی اولاد اُن کے پاؤں تلے ذلیل پڑی ہے (یسعیاہ ۴۹: ۲۲، ۲۳)۔ اب اُس کی سلامتی محفوظ ہوگئی (یسعیاہ ۵۴: ۱۳سے ۱۷)۔ اب اس شہر کی دیواریں پتھر کی نہ ہونگی نہ ہیرے موتیوں کی جیسا کہ پہلے ذکر ہوا (یسعیاہ ۵۴: ۱۱، ۱۲)۔ بلکہ اُن کا نام نجات اور حمد ہوگا (یسعیاہ ۲۴: ۲۷، ۲۶: ۱)۔

آخری حصه میں پھر وہی بیان ہے جو پہلے حصه میں گزرا کہ خداوند اُن کا آفتاب اور چاند ہوگا۔ اوراسے موجودہ چاند اورسورج کی ضرورنه ہوگی۔ موسوی شریعت میں جن برکتوں کا وعدہ تھا وہ اب پوری ہوتی ہیں (دیکھو استشنا ۳۲: ۳۰، احبار۲۶: ۸) صیحون کے اس جلال کا کمال نئے یروشلیم میں دکھایا گیا (مکاشفه ۲۱: ۲۲۔ ۲۷، ۲۲: ۵)۔

یسعیاہ ۶۲باب میں اس خیال کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ صیحون کا نام پہلے متروکه اورخرابه ہوگیا تھا لیکن اب اُس کا نیا نام بعولا (شادی شدہ) اورحفظیباہ (میری خوشی مجھ میں) ہوگا۔خداوند اُس پر ایسی خوشی کرے گا جیسے شوہر اپنی دلہن کیلئے کرتا ہے اور وہ اسے اپنے جلال کا تاج بنائیگا۔ خداوند دیر تک خاموش نه رہے گا ۔ جو نگہبان دیواروں پر بیٹھے ہیں وہ چپ نہیں رہ سکتے۔ آمد نزدیک ہےنقیب یا مناد پکاررہے ہیں کہ " راہ تیارکرو" یه اشتہارزمین کے کناروں تک جا پہنچا ہے کہ نجات آرہی ہے"۔

یسعیاہ ۶۲باب

جوخیال پہلے دونبوتوں (یسعیاہ ۴۲: ۱۴، ۵۷: ۱۱) میں ظاہر کیا گیا تھا وہ یہاں اکٹھا کردیا گیا ہے۔ اب وہ دونام (متروکه اورخراب ) ترک کردئیے گئے۔ اب تو وہ خداوند کے تاج کا موتی بن گئی اوراسے نئے نام بعولا ہ اور حفظیباہ دئے گئے۔ صیحون کی شادی کے متعلق جو پہلی پیشین گوئیاں تھیں(ہوسیع ۲: ۱۹۔ خاص کرصفنیاہ ۳: ۱۷۔ ویسعیاہ ۵۴: ۵) وہ یہاں جمع کردی گئیں۔ نگہبان دیواروں پر سے چلاتے ہیں جیسے یسعیاہ ۵۲: ۸ میں تھا۔ اب یه اعلان ہے کہ خداوند آتا ہے نجات آرہی ہے۔

## فصل ہفتم۔ نیا یروشلیم۔ نئے آسمان اورنئی زمین

یسعیاہ ۶۳ سے ۶۶باب کے آخر تک بطور تتمه کے ہیں(۶۳: ۷سے ۶۴باب کے آخر تک ایک نوحه اورالتجا ہے۔ اس میں کوئی پیشین گو ء نہیں۔ ۶۵، ۶۶باب بطورمکاشفه کے ہیں۔

خداوند کی آمد کا یه نتیجه ہوگا کہ نئے آسمان ۔ نئی زمین اورنیا یروشلیم پیدا ہوگا۔ وہاں نه رونا ہوگا نه قبل ازوقت موت ۔ بلکه لوگ بڑی خوشی منائینگے ۔ خداوند دریا کی طرح

صیحون کو سلامتی بخشیگا ۔ بحالی سے قومیں حصه پائینگی اورنئی کہانی ان نذرانوں میں شریك ہونگی۔ ہر نئے چاند اورسبت کو خداوند کے سامنے بڑا مجمع ہوا کریگا لیکن شریر ان برکتوں میں سے حصه نه پائینگے۔ اُن پر آگ اور تلوار نازل ہوگی۔ بمقدس شہر کے باہر اُن کی لاشیں کوڑے کرکٹ کی جگه سڑینگی اورجلینگی۔

یسعیاه ۶۵: ۱۷سے ۶۶باب کے آخر تك

یه مکاشفه پہلے مکاشفات کی نسبت کچھ زیادہ قابل غور ہے ۔ نبی نے نئے آسمان ، زمین اورنئے یروشلیم کودیکھا اور خدا کی آمد نے ان کو وجود دیا۔ اس باب کے شروع میں بھی اسی قسم کا مکاشفه تھا۔ وہاں یه ذکر تھا که زمین شکسته ہوئی۔ وہ متوالے کی طرح ڈگمگائی ۔ وہ گریگی اورپھر نه اٹھیگی (دیکھو یسعیاه ۲۴: ۱۰، ۱۹- ۲۰، ۲۵: ۸، ۷)لیکن وہاں اُن کی بحالی اورنئے بننے کا کچھ ذکر نه تھا۔ لیکن اس مکاشفه میں پُرانی زمین ،آسمان اور یروشلیم کی جگه سے نیا آسمان، زمین اوریروشلیم پیدا ہوتا ہے۔ اس مکاشفه میں پہلے نبیوں کی نبوتوں سے بھی کچھ لیا گیا تاکه تصویر کو مکمل کیا جائے۔ مثلاً عاموس اوریسعیاه کے مکاشفه سے (عاموس ۹: ۱۱ سے ۱۵ ویسعیاه ۱۱: ۱سے ۵)۔

اس نبوت میں اُن سب سے یه درخواست ہے جو یروشلیم کو پیار کرتے ہیں که وہ اس کے ساتھ خوشی منائیں۔ اس کے بعد عدالت وسزا کا ذکر ہے که خدا آگ اورتلوار لے کر بُت پرستوں کو تباہ کرنے کوآتا ہے۔اس میں یسعیاه ۴۹: ۶۰بابوں کی پیشین گوئیوں کی توسیع ہے ۔ قومیں اپنے نذرانے لائینگی جیسے بنی اسرائیل لائینگے۔ ان میں لاویوں کے کاہن چنے جائینگے ۔ یوں نه ہیکل ساری قوموں کےلئے دعا کا گھر بنیگا(یسعیاه ۵۶: ۶، ۷)۔

آخر میں یه مقابله دکھایا گیاہے که شہر کے اندر توراستباز عبادت کےلئے جمع ہیں اورباہر شریروں کی لاشیں گل سڑرہی ہیں۔ ایك طرف تو مخلصی یافته لوگوں کی دنیا ہے اور دوسری طرف شریروں کےلئے جہنم ہے۔ آئنده زندگی کی جھلك نظر آتی ہے جو مسیح کے زمانه میں حاصل ہوگی۔ یہودی جہنم اورنئے عہدنامه کے دوزخ کا مسئله یہاں نظر آتا ہے (۲پطرس ۳مکاشفه ۲۱باب)۔

اس پیشین گوئی کا رشتہ حزقی ایل کی کتاب سے ہے۔ اگر حزقی ایل کو یسعیاہ ۴۰سے ۶۶بابوں تک کی خبر ہوتی ہے تو وہ اپنی پیشین گوئی نہ کرتا کیونکہ وہ ایک طرف توموسوی شریعت سے متفرق ہے اور دوسری طرف یسعیاہ ۴۰سے ۵۵تک کے بابوں سے ۔ یہ مشکل اس طرح حل ہوسکتی ہے کہ حزقی ایل نبی مسیحی تصورات میں یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے کی مصنف سے نیچی جگہ پر کھڑا ہے۔ اس دوسرے حصہ کے مصنف کے سامنے حزقی ایل ،یرمیاہ اور جلاوطنی کی اورماقبل پیشینگوئیاں موجود تھیں اس لئے اُس کی نظر زیادہ بلندی تک پہنچی ۔

# تیراھواں باب

## دانیال نبی

حضرت دانیال بلحاظ عہد ے کے نبی نہ تھے بلکہ ایک دانا حکیم ۔ ان کی پیشین گوئیاں رویتوں یا خوابوں کی تعبیر کے طورپر ہیں جیسے یوسف مصر میں کرتے تھے۔ اس کتاب کے سواحضرت دانیال کا ذکر بہت کم ملتاہے۔ وہ شریف خاندان سے تھے اوریاہویکن کی سلطنت کے تیسرے سال اسیر ہوکر بابل کوگئے۔ اورشاہِ بابل نبوکدنضر کے زمانے سے لے کر خورس بادشاہ کے زمانے تک کام کرتے رہے۔ یہ کتاب عزراہ کی کتاب سے مشابہ ہے ۔ عبرانی اورارامی زبان میں لکھی گئی چنانچہ ۲: ۵سے ۷باب کے آخر تک توارامی زبان میں ہے اورباقی کتاب عبرانی زبان میں۔

اس کتاب کے پہلے چھ باب توترتیب وقت کے مطابق ہیں۔۱سے ۴باب تک میں نبوکدنضر کا بیان ہے۔ ۵باب میں بیلشضر کی ضیافت کا ذکر ہے۔ ۶باب میں دارا بادشاہ کے عہد سلطنت کا جب ان کو شیروں کی ماند سے مخلصی ملی۔

اوراس باب کے آخر میں یہ لکھا ہے" پس دانیال دارا سلطنت اورخورس فارس کی سلطنت میں کامیاب رہا" (دانیال ۶: ۲۸) ان بابوں میں مصنف نے دانیال اوراُس کے تین رفیقوں کے قصے جمع کئے ہیں۔

ترتیب وقت کے لحاظ سے اس کتاب کا دوسرا حصہ ایک الگ مجموعہ جس کے شروع میں اس خواب کا ذکر ہے جودانیال نے بیلشضر بادشاہ کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھا(۷باب) پھر اُس رویا کا بیان ہے جو شاہِ بیلشضر کے تیسرے سال دیکھا (۸باب)۔ پھر وہ رویا جو اُس نے دارا کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھی(۹باب) اورآخر میں وہ رویا جو اجس نے خورس کے تیسرے سال میں دیکھی(۱۰سے ۱۲باب) ان میں سے پہلی رویا ارامی زبان میں لکھی گئی اورباقی عبرانی زبان میں ۔ اس لئے یہ دوسرا حصہ دانیال نبی کے خوابوں اور رویتوں کا مجموعہ ہے۔ اس حصے میں کبھی توحضرت دانیال کے صیغہ متکلم آیاہے۔اورکبھی صیغہ غائب کتاب میں اس بات کا کوئی دعویٰ نہیں کہ وہ حضرت دانیال کی تصنیف ہے۔ اس میں وہ کہانیاں جمع کی گئیں جو حضرت دانیال اوراُن کی رویتوں کے بارے میں مشہور تھیں۔ اس کتاب کا مولف غالباً مکابی زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ستروں کے یونانی ترجمے میں کئی ایک اپوکرفل قصے وغیرہ بھی زائد ڈالے گئے۔

البتہ عام رائے یہی چلی آتی ہے کہ یہ کتاب خود حضرت دانیال کی تصنیف ہے۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ نہیں کہ اس کا مصنف یا مولف کون تھا؟ بلکہ یہ ہے کہ آیا تواریخی طورپر یہ قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ کتاب کی اندرونی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہےکہ یہ کتاب بذریعہ الہام لکھی گئی ۔ جنہوں نے اس کتاب شک کیا وہ فوق العادت معجزوں اورپیشین گوئیوں کے قائل نہیں چونکہ اس کتاب میں فوق العادت عنصر غالب جاتا ہے اس لئے اُنہوں نے اس کے معتبر ہونے پر اعتراض کیا۔ جو قصے اس میں مندرج ہیں اُن کا عام سبق یہ ہے کہ خدا سے وفاداررہو۔ اس میں توکچھ شک نہیں کہ یہ پیشین گوئیاں حضرت دانیال کی ہیں جوجلاوطنی کے زمانے میں اس کو عطا ہوئیں اگرچہ وہ مکابیوں کے زمانے میں کتاب کی صورت میں جمع ہوئیں۔

# فصل اوّل ۔ ابنِ آدم کی سلطنت

دانیال نبی نے بیان کیاکہ اس جہان کی سلطنتیں خدا کی سلطنت کی مخالف ہیں۔ اُن کا ذکر اُس بُری اورخوفناک مُورت کے ذریعہ ہوا جس کے چار حصے ہیں جویکے بعد دیگرے شان وشوکت میں تنزل کرتے جاتے ہیں اورمغائرت کا عنصر بڑھتا جاتا ہے۔نیزان چارحیوانوں کے ذریعہ کیا گیا جویکے بعد دیگرے سمندر سے نکلتے ہیں اورتشبہی اعداد ۳، ۴، ۱۰ کے ذریعہ ظاہر کیا گیا کہ ان سلطنتوں کی وسعت بڑھتی جاتی ہے۔ آخری حیوان میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتاہے ۔ وہ مخالف مسیح ہے۔ خدا کی سلطنت کو اس چھوٹے پتھر سے تشبیہ دی گئی جوبلاہاتھ لگائے پہاڑ میں سے کاٹا گیا۔ اس پتھر نے اس مُورت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اوربڑھتے بڑھتے ایک بڑا پہاڑ بن گیا جس سے زمین معمور ہوگئی ۔ابن آدم بادلوں کے تخت پر سوار ہوکر مخالفِ مسیح اوراُن حیوانوں کو ہلاک کرنے آتا اور عالمگیر سلطنت کی لگام اپنے ہاتھ میں لیتاہے۔ قدیم الایام بھی شعلوں کے تخت پر بیٹھ کرعدالت کے لئے آتا ہے۔ وہاں سے آگ کی ندی بہ نکلتی ہے۔

دانیال نبی کی کتاب میں مسیح کی سلطنت کے ذریعہ دنیا کی بادشاہیوں کی تباہی دونشانوں کے ذریعہ بتائی گئی ۔ ایک تونبوکدنضر کے خواب میں (دوسرا باب)۔ دوم دانیال کی رویت میں (۷باب)۔

دانیال ۲:۳۱ سے ۴۵

اس خواب میں یہ بالکل ایک نئی تصویر ہے جو ماقبل پیشین گوئیوں میں نہیں پائی جاتی ۔ نہ حزقی ایل کی کتاب میں جہاں نشانوں اورتشبیہوں کو بہت استعمال کیاگیا ۔ یہ تصویر دھاتوں سے بنی ہے۔ اس لئے دنیا کی سلطنتوں کا یہ مناسب نشان تھا اورپہاڑ سے بلاہاتھوں کے کاٹا گیا ۔پتھر خدا کی سلطنت کی موزون علامت تھی۔ لیکن یہ خواب تن تنہا نہیں۔ اس کے ساتھ دانیال کی رویت کو پڑھیں جس میں دنیا کی سلطنتوں کا بیان چارحیوانوں کے ذریعہ کیا گیا۔ جو سمندرمیں سے یکے بعد دیگرے نکلتے ہیں۔ ان کے بالمقابل ابن آدم اورقدیم الایام کو پیش کیا ہے اس لئے ان دونونشانوں کا مطالعہ اکٹھا کرنا چاہیے۔

دانیال ۷:۲ سے ۲۷

ان سلطنتوں کی تعداد چار ہے اُس مورت میں تویہ سب پیوستہ ہیں لیکن ساتویں باب میں یہ سلطنتیں یکے بعد دیگر سے برپا ہوتی ہیں۔ ان کی تفسیر مختلف علما نے مختلف طورسے کی ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ چوتھی سلطنت روم کی سلطنت ہے جس میں وہ ساری باتیں پوری ہوتی ہیں جو ان دوتصویروں میں پیش کی گئی ہیں۔ عدد ۴ کسی شے کی ازحدوسعت کےلئے آتاہے۔ یہ سلطنتیں یکے بعد دیگرے برپا ہوکر دنیا کے چاروں کناروں سے خدا کی اُمت کو مطیع اورزیر کرتی ہیں۔

سونے کا سراورشیرپہلی سلطنت کا نشان اورچاندی کا سینہ اوربازواورریچھ جس کے منہ میں تین پسلیاں تھیں مادی فارسی سلطنت کا نشان تھیں۔ ان تین پسلیوں سے عموماً مصر، بابل اورلدیا مُراد لی جاتی ہے جن کو مادی سلطنت نے فتح کیا تھا۔ پیتل کا پیٹ اوررانیں اوروہ چیتا جس کے چارسر تھے وہ یونانی سلطنت تھی جو سکندراعظم اوراُس کے چار جانشینوں نے قائم کی۔ چار سروں اور چار پاؤں سے سکندر اعظم کے چارجانشین مُراد ہیں جن میں سکندرکی سلطنت منقسم ہوگئی ۔ لوہے کی ٹانگیں۔ مٹی اورلوہے کے پاؤں اور خوفناک حیوان جس کے دس سینگ تھے وہ رومی سلطنت کا نشن تھا۔ ان دس سینگوں سے رومی سلطنت کے وہ مختلف حصے مُراد ہیں جن میں وہ سلطنت تقسیم ہوگئی ۔ عدد دس کمال کا نشان ہے۔ ان اعداد ۳، ۴ اور ۱۰ سے ظاہر ہے کہ یہ سلطنتیں وسعت میں تو بڑھتی لیکن عظمت ، شوکت واتفاق میں گھٹتی گئیں۔ اس چوتھی اورآخری سلطنت میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتاہے جس کی آدمی کی سی آنکھیں ہیں اورجو بہت بڑی باتیں بولتا اور مقدسوں کے ساتھ جنگ کرتاہے جب تک کہ قدیم الایام ظاہرنہیں ہوتا۔

یہ چھوٹا سینگ کوئی چھوٹی باغی طاقت ہوگی جس نے چند دیگر سینگوں کو توڑا یا مغلوب کیا۔ یہ چھوٹا سینگ یاحکومت مغرور، ظالم اورمقدسوں کوستانے والی ہے۔ اس سینگ کا جو حلیہ دیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ وہ کوئی خاص شخص ہے۔ یہ مخالفِ مسیح ہے ساتویں باب میں جس چھوٹے سینگ کا ذکرہوا اس کو بعضوں نے سمجھا کہ یہ وہی ہے جس کا ذکرآٹھویں باب میں آتاہے لیکن غالباً یہ درست

نہیں کیونکہ ایک کاتعلق تو تیسری سلطنت سے ہےاوردوسرے کا چوتھی سلطنت سے۔ یوں پہلا سینگ دوسرے کا گویا پیش خیمہ ہے چھوٹے سینگ کے بارے میں جو لکھا گیا وہ اونٹی اوکس اپی فینس کی تاریخ پر بہت کچھ صادق آتا ہے لیکن بعض اُمور ایسے ہیں جوجلاوطنی کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یوں مفسروں میں بہت اختلاف ہے۔ اس پیشین گوئی کوسمجھنے کے لئے ہم ان امورکا لحاظ رکھیں کہ نام بیج یانسل ، بیٹا اوربندہ نبیوں کے کلام میں ایک بیج کی طرح بڑھتے بڑھتے مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔ اس تشبیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ قرین قیاس ہے کہ دنیا کی سلطنتیں وسعت اورطاقت میں بڑھتے بڑھتے ایک مخالف مسیح کی شکل میں ظہورپائینگی جسے مسلمانوں کی اصطلاح میں دجال المسیح کہا جاتا ہےاوریہ دجال مسیح کی آمد ثانی سے پیشتر برپا ہوگا۔

اس مخالفِ مسیح کے زمانے میں خدا کی اُمت کی مصیبتیں بہت بڑھ جائینگی اُن کو اُن کے مذہب کے باعث سخت ایذادی جائیگی۔ لیکن اس مخالفِ مسیح کا زمانہ بہت مدود اورقلیل ہوگا ۔ نبیانہ کلام میں یہ تین اوقات اورآدھا کہلاتا ہے یعنی نبیانہ زبان میں نصف ہفتہ کیونکہ خدا نے یہ زمانہ گھٹا دیا۔خدا اس ظالم مخالفِ مسیح کو سزا دینے آئے گا۔

یہ پتھر جوبلاہاتھوں کے پہاڑ سے کاٹا گیا اورجس نے بڑھتے بڑھتے زمین کوبھر دیا۔ مسیح کی سلطنت کا نشان ہے۔اس قسم کی پیشین گوئی یسعیاہ ۲: ۱ومیکاہ ۴: ۱ میں بیان ہوئی ۔ یہ اس تاک کی مانند ہے جس کا ذکر مزمور۸۰: ۱۰۔ ۱۲ میں ہوا اوراس شاخ کی مانند جس کا ذکر حزقی ایل نے کیا (حزقی ایل ۱۷: ۲۲۔ ۲۴) اسی طرح یہ ابن آدم بمقابلہ جنگلی حیوانات کے مسیح کی سلطنت کا نمائندہ ہے۔ یہ ابن آدم بادلوں پر سوارہوکر قدیم الایام تک پہنچتا ہے اوراُس کو ابدی سلطنت دی جاتی ہے ۔ قدیم الایام کی آمد خدا کی آمد ہے جو آگ کے شعلوں کے تخت پر بیٹھا ہے اورجس کے تخت سے آگ کی ندیاں بہ نکلتی ہیں۔ یہ شعلے اُس کے غضب کا اظہار ہیں۔ یہ فضل کی ندیوں کی ضد ہیں(یوایل ۴: ۱۸۔ زبور۴۶: ۵۔ یسعیاہ ۳۳: ۲۱ حزقی ایل ۴۷: ۶ سے ۱۲) الغرض خدا کی اورمسیح

کی یہ آمد سزا کے لئے ہے اورنئے عہدنامے کے مطابق یہ آمد ثانی ہے۔

یہ نبوت ماقبل نبوتوں سے اس امر میں امتیاز رکھتی ہے کہ اس میں اعمال ناموں اور کتابوں کا ذکرآتا ہے جن کی بناء پر سزا دی جاتی ہے اوراُس آگ کی ندی کا ذکر ہے جس میں خدا کے دشمن پھینک دئے جائینگے۔ یہ جہنم کی آگ کی دوسری صورت ہے (یسعیاہ ۶۶: ۲۴۔ مکاشفہ ۲۰: ۹تا ۱۱)۔

## فصل دوم۔ آخری ایام

دانی ایل نے پیشین گوئی کہ ستر مقدس سالی ہفتے یروشلیم کے دوبارہ بنانے کے حکم سے لے کر دنیا کے آخر تک گزرینگے۔ آخری ہفتے کے دن بتائے گئے ہیں۔ اس آخری سالی ہفتے کے وسط میں بڑی مصیبت ہوگی۔ مسیح مارا جائے گا۔ عبادت موقوف ہوگی اورمقدس شہر برباد ہوگا۔ یہ مصیبت نصف ہفتے سے کچھ زیادہ دیر تک رہیگی۔ اورپھر کچھ تھوڑے ہفتے کے بعد برکت نازل ہوگی۔ مُردوں کی قیامت اورعدالت کا دن آئے گا جب راستبازوں کو اُن کی میراث ملیگی او روہ ہمیشہ تک ستاروں کی طرح چمکینگے۔

دانی ایل کی کتاب کے دوسرے حصے میں یہ دومسیحی پیشین گوئیاں ہیں جن کا مطالعہ اکٹھا ہونا چاہیے دانی ایل نے دارا بادشاہ کے پہلے سال میں دعا مانگی اوراُس کا جواب دانی ایل ۹: ۲۴سے ۲۷میں قلمبند ہے۔ اس جواب میں اُس زمانے کی پیشین گوئی ہے جو مسیح کی آمد اورآخری زمانوں تک پہنچتی ہے (دانی ایل ۹: ۲۴: ۲۷)۔

دوسری رویا خورس بادشاہ کے تیسرے سال میں دکھائی گئی ۔ ان پیشین گوئیوں کا مطلب اس امر کے سمجھنے پر حصر رکھتا ہے کہ ستر ہفتوں سے کونسا زمانہ مراد ہے۔ اس کے متعلق تین مختلف رائیں ہیں۔

(۱۔) قدیم رائے یہ تھی کہ اُن کا تعلق مسیح کے جسم میں ظاہر ہونے اوراُس کی موت اور رومیوں کے ذریعہ یروشلیم کے برباد ہونے سے ہے۔

(۲۔) زمانہ حال کے مفسر یہ لکھتے ہیں کہ ان دونو مقاموں کا تعلق انٹی اوکس اپی فینس کے زمانے سے ہے۔

(۳۔)بعض قدیم بزرگ اور زمانہ حال کے چند مفسروں کا یہ خیال ہے کہ ان کا تعلق اُس زمانے سے ہے جو

جلاوطنی کے اختتام سے شروع ہوکر مسیح کی آمدِ ثانی تک پہنچتا ہے ۔ اُس زمانے میں خدا کی سلطنت کے نشوونما کاذکر ان میں ہے۔

پہلے تو یہ سوال لازم آتا ہے کہ آیا یہاں ستر ہفتوں کو دوحصوں پر منقسم کریں؟ ۶۲ ہفتوں کو پہلے سات ہفتوں سے ملائیں یا تین حصوں پر تقسیم کریں یعنی سات ہفتے۔ ۶۲ ہفتے اورایک ہفتہ ؟

اس تیسری تاویل میں یہ مشکل ہے کہ مسیح کے کاٹے جانے کی تسلی بخش تشریح نہیں ہوتی ۔ علاوہ ازیں مسیح کی آمد اورآخر کے درمیانی ۶۲ہفتوں کا دراز زمانہ عہدعتیق کی پیشین گوئی کے مطابق نہیں کیونکہ وہاں آمد اوّل اور آمدِ ثانی میں امتیاز نہیں کیا گیا۔یہ امتیاز صرف نئے عہدنامے ہی میں پایا جاتا ہے ۔ عبارت کے پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خورس کے حکم کے نافذ ہونے سے مسیح شاہزادہ کی آمد تک ۶۹ ہفتے گزرینگے اورآخری ہفتہ مسیح کی آمد کا ہفتہ ہے جس کے وسط میں مسیح مارا جاتا ہے اورپُرانے عہدکی عبادت ختم ہوجاتی ہے ۔ مقدس شہر برباد اورنیا عہد قائم ہوتا ہے۔ یوں نبی نے زمانے کے آخر تک نگاہ ڈالی ۔ دانی ایل میں مسیح کے مارے جانے کا ذکر کوئی نئی بات نہیں ۔ یسعیاہ میں خداوند کے بندے کے مارے جانے کا (یسعیاہ ۹۳: ۹) اورجلاوطنی کے مزامیرمیں اُس کے دکھوں کا ذکر ہم معلوم کرچکے ہیں (زبور۲۲: ۱۶)۔ جلاوطنی کے زمانے میں مسیح کے دکھ اٹھانے کا ذکر خاص مضمون کی حیثیت رکھتا ہے ۔ لیکن سیدنا مسیح کی آمدِ اوّل سے اس کے پورے معنی ظاہر نہ ہوئے ۔

ہم اس تاویل کو قبول نہیں کرسکتے کہ اس نبوت کا تعلق ان مصیبتوں سے ہے جو انتی اوکس اپی فینس کے زمانے میں خدا کی اُمت نے اٹھائیں ممکن ہے کہ ممسوح یا مسیح سے مُراد کوئی سردارکاہن ہو جواُس زمانے میں ماراگیا یا کوئی سردار مُراد ہو جس نے یہودیوں کی مدد کی ۔ لیکن یہ توبیان اسرائیل کے شہزادے اورخداوند کے ممسوح کا ہے۔ البتہ مکابی زمانے میں کسی نے یہ سمجھا کہ یہاں انتی اوکس کے زمانے کی ایذارسانی کا ذکر ہے ۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہم کہہ سکتے

ہیں کہ انتی اوکس کے زمانے کی ایذارسانی اس بڑی مصیبت کا پیش خیمہ تھا نہ کہ تکمیل۔

آخری پیشین گوئی میں آخری ہفتے کی زیادہ توسیع ہے۔ یرمیاہ نے جو ستر سالوں کی اسیری کی پیشین گوئی کی تھی (یرمیاہ ۲۹: ۱۰) وہ شاید دانی ایل ۹ باب کے ستر ہفتوں کی پیشین گوئی سے تعلق رکھتی ہوکہ یروشلیم کے ازسرنوبنانے کے حکم سے لے کر مسیحی زمانے کے آخر تک پہنچے۔ یوں ستر ہفتے کے آخری ہفتے کے دن بتائے گئے۔ سالی ہفتے کے کل ایام ۲۵۲۰ دن ہیں جن میں سے ۱۲۹۱ کا ذکر ہوا یعنی سالی ہفتے کے نصف دنوں سے ۳۰دن زیادہ۔ اور ۱۳۳۵ دن یا ۴۵دن زیادہ۔ اسی قسم کے اعداد کا ذکر آٹھویں باب میں ہوا یعنی ۲۳۰۰ صبح وشام جو ۶- ۱۸/۷ سالی دنوں کے برابر ہیں یعنی سالی ہفتے کا ایک بہت بڑا حصہ ۔ تیسری سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذارسانی تو قریباً سارے سالی ہفتے تک رہیگی ۔ لیکن چوتھی سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذارسانی صرف نصف ہفتے تک یا اس سے ذرا زیادہ عرصے تک ۔

آخری برکت نہ صرف اُن ہی کے لئے ہوگی جو اُس وقت زڑدہ ہونگے بلکہ وفاداردانی ایل اوراُن لوگوں کے لئے بھی جن کے ذریعہ دوسرے لوگ راستبازبن گئے ۔یعنی فی الحقیقت مُردوں کی قیامت ہوگی۔ مُردوں کی قیامت کی تین پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں (ہوسیع ۱۳: ۱۴۔ حزقی ایل ۳۷: ۷۔ ۱۴، یسعیاہ ۲۶: ۱۹)۔

یہاں پہلی دفعہ مسیحی تصورمیں افراد کی قیامت کا ذکر آتا ہے ۔ بعضوں کی قیامت ابدی اجر پانے کے لئے ہوگی اور بعضوں کی ابدی ذلت وندامت اٹھانے کیلئے جوراستبازمردوں میں سے جی اٹھینگے وہ مقدس زمین کی برکتوں میں شریک ہونگے۔ لیکن عام قیامت کا مکاشفہ کہ راستباز اور شریروں سبھوں کی قیامت ہوگی اب تک نہ ملا۔ وہ مکاشفہ نئے عہدنامہ میں آکر ظاہر ہوا۔

# چودھواں باب

## بحالی کے زمانے میں مسیحی تصور

کسدی سلطنت کی بربادی اور فارسی سلطنت کا قیام خدا کی طرف سے وقوع میں آیا۔ اوریہ خدا کی اُمت کی خاطر ہوا۔خورس یہودیوں پر مہربان تھا۔ اُس نے اُنہیں اجازت دی کہ یروشلیم کو واپس جائیں اورہیکل اورعبادت کو بحال کریں۔ یہودی نبیوں نے اس کی پیشین گوئی کی تھی۔ اس کے پورا ہونے پر خدا کے بندوں کی اُمید بہت بڑھ گئی ۔ اُن کو وہ عجائبات یادآئے جب اُس قوم نے مصر سے رہائی پائی اوربیابان میں سے گذرکر کنعان کوگئے۔ یسعیاہ یرمیاہ اورحزقی ایل کی نبوتوں سے اُن کی دلیری زیادہ ہوئی ۔ اب اُن کو یقین ہو گیاکہ خداآئے گا اوراُن کے آگے آگے صیحون کو جائیگا اوراُس کا یہ ظہورپہلے ظہوروں سے زیادہ شاندارہوگا۔

۶۸مزمور میں بھی یہ خیال ظاہر کیا گیا جس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ یہ مزموراسی زمانہ میں تیارہوا۔

### فصل اوّل ۔ خداوند کا کُوچ کرنا

زبور۶۸ میں یہ بیان ہے کہ خدا صیحون کی طرف کوچ کررہا ہےوہ اپنے سارے دشمنوں پر فتح پاکر خوشی کرتا ہے ۔ جن اسیروں کو اُس نے چھڑایا وہ دھوم دھام کے ساتھ غنیمت کا مال ساتھ لے کر اپنے ساتھ صیحون کے مقدس میں لاتا ہے اور کوش اور ساری قومیں اس کی عبادت اور تعریف میں شریک ہوتی ہیں۔

اس مزمور کے پانچ حصے ہیں اور ہر حصے میں پندرہ پندرہ آیتیں ہیں اوریہ دیبورہ کے گیت کے نمونے پر بنایا گیا اور یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے کے مولف کے تصورات اس میں پائے جاتے ہیں ۔ پہلے حصے میں یہ ذکر ہے کہ جب خدا ظاہر ہوگا توشریر دھوئیں کی طرح بھاگینگے اورموم کی طرح پھگل جائینگے(مقابلہ کروگنتی ۱۰: ۳۵ سے ) لیکن راستباز خوشی کے نعرے مارینگے۔

اس حصے کے آخر میں یہ ذکر ہے کہ شاہراہ تیار کی جائے جہاں سے خداوند کی رتھ بیابانوں میں سے گذرے (مقابلہ کرویسعیاہ ۴۰: ۳، ۵۷: ۱۴، ۶۲: ۱۰)۔ اوراُس نے اپنے

تئیں یتیموں کا باپ ، بیوگان کا منصف ، قیدیوں کا نجات دہندہ اور پیداوار کا بخشنے والا ظاہر کیا(مقابلہ کرو ۴۰: ۱۱، ۴۲: ۱۶، ۴۹: ۱۵: ۱۶)۔

دوسرے حصہ میں یہ ذکر ہے کہ خداوند نے کوہِ سینا سے فلسطین جانے کے لئے کوچ کیا۔(دیکھو دیبورہ کا گیت ، قاضیوں ۵: ۴، ۵)۔ اوراپنی اُمت کے لئے سامان مہیا کیا (موسیٰ کا گیت خروج ۱۵: ۱۳، ۱۷)۔ اورآخر میں خدا فتح کا اعلان کرتا ہے اورعورتیں خوشی کا گیت گاتی ہیں۔ (خروج ۱۵: ۲۱، یسعیاہ ۴۰: ۹، ۴۸: ۲۰۔ ۵۲: ۷، ۸، ۶۲: ۶، ۱۱)۔

لوٹ کے مال کے لئے دیکھو قاضیوں ۵: ۱۶۔ قوموں کے بادشاہ بھاگ گئے اورلوٹ کا مال میدانِ جنگ میں پڑا رہا۔ تیسرے حصے میں ذکر ہے کہ خدا نے برف کے طوفان کے ذریعہ دشمنوں کو پریشان کردیا اوراُس کے کوچ کادوبارہ ذکر ہے۔ خدا کے ساتھ فرشتوں کی بیشمار رتھیں تھیں (استشنا ۳۳: ۲)۔ مخلصی یافتہ اسیروں کی قطاروں کے ساتھ مقابلہ کروقاضیوں ۵: ۱۲کا اورافسیوں ۴: ۸ کا۔

چوتھے حصے میں دشمنوں کےکچلے جانے کا ذکر ہے(قاضیوں ۵: ۱۸)۔

پانچویں حصے میں ایک دعا ہے کہ صیحون کو تقویت ملے اوراُس کے دشمن برباد ہوں۔ ان دشمنوں کو اُن حیوانوں سے تشبیہ دی گئی جومصر کے جنگلوں اوردلدلوں میں پائے جاتے تھے۔ پھر نبی نے دیکھاکہ مصر اورکوش ہدیے لاکر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

جب خورس نے اجازت دی کہ یہودی اپنے ملک کوواپس جائیں اورہیکل کو ازسرنوتعمیر کریں تو بہت یہودی زروبابل کی سرکردگی میں اوریشوع سردارکاہن کے ساتھ واپس یروشلیم کو گئے اورہیکل کی تعمیر شروع کی۔ لیکن سامریہ اور اُدوم کے باشندوں نے اُن کی راہ میں بہت روڑے اٹکائے اور فارس کے بادشاہ کے پاس اُن کے خلاف غلط اطلاعیں بھیجتے رہے ۔ دارا بادشاہ کے عہدِ سلطنت میں دونبی برپاہوئے یعنی حجی اورزکریاہ۔

حجی کی کتاب کے بیان کے سوا حجی نبی کے بارے میں بہت کم معلوم ہے اورعزراہ ۵: ۱ اور۶: ۱۴ میں اس کے برپا

ہونے کا ذرا سا ذکر ہے۔ اس نبی کی کتاب میں دو پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں اور وہ آپس میں ایسی مشابہ ہیں کہ ان کا مطالعہ بھی ساتھ ہی کرنا چاہیے۔

## فصل دوم۔ دوسری ہیکل کا جلال

حجی نبی نے یہ پیشین گوئی کی کہ آسمان وزمین ہلائیں جائینگے ۔ سلطنتیں تہ وبالا ہونگی۔ قومیں اپنے بیش بہا خزانے خداوند کے گھر میں لائینگی اوراُس گھر کا پچھلا جلال پہلے جلال سے بڑھ کر ہوگا۔ خداوند کا بندہ زردبابل اُسکے ہاتھ میں مثل نگیں کے ہوگا۔

حجی ۲: ٦ سے ۹

اس پیشین گوئی کی بنیاد حزقی ایل ۔ یرمیاہ اوریسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے پر حصر رکھتی ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴ سے ۱۸ وحزقی ایل ۴۰ سے ۴۹ باب ویسعیاہ ۵۴: ۱۱، ۱۴، ٦۰ باب۔

جلاوطنوں نے جس ہیکل کے بنانے کا ارادہ کیا اُس کی شان وشوکت سلیمان کی ہیکل سے زیادہ ہوگی۔ یہ ساری قوموں کےلئے عبادت گاہ ہوگی جہاں وہ اپنے خزانے لائینگے اوریہ امن وامان کی جگہ ہوگی۔ یہ نتیجہ خدا کی مداخلت سے پیدا ہوگا ۔ زمین میں بھونچال ہوگا اورویسی ہی قوموں کے ملکی اورمعاشرتی رشتوں میں ہلچل ہوگی۔

پھر زردبابل کی سرفرازی کی پیشین گوئی ہے۔

حجی ۲: ۲۱- ۲۳

قوموں کی ہل چل کی یہ تشریح ان آیا میں کی گئی کہ سلطنتیں تہ وبالا ہونگی۔ ان کی جنگی طاقت سلب ہوجائینگی تاکہ زردبابل سرفرازی حاصل کرے۔ مقابل آیات کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ یہ ہیکل شان وشوکت میں پہلی ہیکل سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اورزردبابل جو داؤد کے تخت کا وارث تھا جاہ وجلال کا مالک ہوگا۔ وہ خداوند کابندہ ہے جو قوم کا سرداربن جائے گا ۔ وہ نگینہ کی طرح ہے کیونکہ جن رحمتوں کا وعدہ داؤد سے کیا گیا گویا وہ اُن کے پورا ہونے کا بیعانہ یاضامن تھا۔ زردبابل کا نام اُسی معنی میں یہاں بھی استعمال ہوا جیسے یرمیاہ نے داؤد کا نام استعمال کیا تھا۔ وہ زردبابل ثانی کاایک نشان ہے۔

# زکریاہ

بحالی کے زمانے کے نبیوں میں زکریاہ سب سے بڑا تھا۔ یہ حزقی ایل کی طرح نبی بھی تھا اورکاہن بھی اورحزقی ایل کی طرح اُسنے تمثیلی نشانات بھی استعمال کئے ۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ ۱ سے ۸ باب تک ۔ زکریاہ نے الہام کے ذریعہ جورویا دیکھی وہ یہاں قلمبند ہے۔ باقی دوحصے ایسے متفرق ہیں کہ مفسروں نے اُن کو دوسرے نبیوں اوردوسرے زمانوں سے منسوب کیا ہے۔

دوسرا حصہ مثلاً ۹ سے ۱۱باب تک ایک قدیم زکریاہ سے منسوب کئے جاتے ہیں جوآخر کے زمانے میں نبوت کرتا تھا جس وقت کہ ہوسیع اوریسعیاہ نبی نبوت کرتے تھے۔ اس نبوت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ نبوت ہوئی اس وقت یہوداہ اوراسرائیل کی سلطنتیں جدا جدا موجود تھیں اوردشمن وہی تھے جنھوں نے شمالی اسرائیلی سلطنت کو تباہ کیا۔ (دیکھو باب ہفتم ۔ فصل اوّل )۔

تیسرا حصہ ۱۲ سے ۱۴تک کسی دوسرے نبی کی پیشین گوئی ہے جو اس زکریاہ سے متفرق تھا ۔ وہ نبی غالباً جلاوطنی کے زمانے کے بعد برپا ہوا۔ اس لئے ہم پہلے اُس پیشین گوئی کا ذکرکرینگے جو زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصہ میں پائی جاتی ہے۔

## فصل سوم نئے یروشلیم کا جلال

یروشلیم میں بیشمارلوگ آباد ہونگے۔ اُس کی دیواریں نہ ہونگی کیونکہ خداوند خود اُس کے گرد آگ کی دیوارہوگا اوراُس کے درمیان جلال بسیگا کیونکہ وہ اُس پر قبضہ کرکے اُسے اپنا شاہی مسکن بنائیگا ۔ چھوٹے بچے اوربوڑھے دونو اُس کی گلیوں میں پائے جائینگے۔ ساری قومیں یہودیوں کا دامن پکڑینگی اور خداوند کو اُس کے مقدس شہر میں ڈھونڈ ینگی اوروہ اُس کی اُمت کے درمیان شمارکی جائینگی۔

اسی قسم کی دو پیشین گوئیاں جن کا تعلق نئے یروشلیم سے ہے اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو دوسرے باب میں مندرج ہے اور دوسری آٹھویں میں۔ سواس کا مطالعہ بھی اس پیشین گوئی کے ساتھ ہی کیا جائیگا۔

زکریاہ۲: ۸ سے ۱۷

اس پیشین گوئی میں اکثر اُن ماقبل پیشین گوئیوں کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں جویسعیاہ کی کتاب کےد وسرے حصے میں پائی جاتی ہیں۔ یروشلیم کی آبادی کی کثرت یرمیاہ ۳۱: ۸ میں مذکور ہے اوریسعیاہ ۴۹: ۲۰، ۲۱ ، ۵۴: ۱-۳ میں یروشلیم کی دیواروں کی طرف یسعیاہ ۶۰: ۱۸ میں یہ اشارہ تھا کہ اُس کی دیواریں نجات اورحمد ہونگی اوریسعیاہ ۲۶: ۱ میں یہ کہ وہ دیوارنجات ہوگی۔ بابل سے نکل جانے کے حکم کے ساتھ مقابلہ کرو۔یسعیاہ ۴۸: ۲۰، ۵۲: ۱۱، ۶۲: ۱۰ کا یہ حکم باربار دہرایا گیا۔

خداوند کے یروشلیم کو اپنا ابدی مسکن بنانے کا ذکر انبیا قدیم سے کرتے چلے آئے (یوایل ۳: ۲۱۔ صفنیاہ ۳: ۱۵ویرمیاہ ۳: ۱۷)۔

اسی طرح قوموں کا اس نجات میں شریک ہونا بھی مسیحی نبوتوں میں مذکور ہوا۔ خاص کردیکھو یسعیاہ ۶۶: ۱۸ کو۔

دوسری نبوت زکریاہ ۸ باب میں مندرج ہے۔

زکریاہ ۸: ۱سے ۸، ۲۰سے ۲۳

نئے یروشلیم کو یہ نام دئے گئے اور وہ اُن ناموں سے مشابہ ہیں جو صفنیاہ یرمیاہ ،حزقی ایل اوریسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ نے بیان کئے۔ یعنی شہر صدق اورکوہ مقدس (مقابلہ کروصفنیاہ ۳: ۱۶ ویرمیاہ ۳۳: ۱۶حزقی ایل ۴۸: ۳۵ویسعیاہ ۶۰: ۱۴، ۶۲: ۴)۔

بوڑھوں اوربچوں کا اُس شہر کی گلیوں میں پھرنا یسعیاہ ۶۵باب میں مذکور ہوا۔ اس پیشین گوئی میں سب سے اعلیٰ بیان وہ ہے جہاں قومیں ایک دوسرے کو اُکساتی ہیں کہ خداوند کو پیارکریں۔ جب ایک قوم یہ کہتی ہے ۔چلو ہم جلد خداوند سے درخواست کریں تو دوسری قوم یہ جواب دیتی ہے میں بھی چلتاہوں" اوروہ سب یہودیوں کا دامن پکڑ کر کہتی ہیں کہ ہمیں خداوند کے حضور لے چلو۔

اس پیشین گوئی میں زکریاہ نے ماقبل پیشین گوئیوں کی طرف اشارہ کیا۔

## فصل چہارم۔ کاہن بادشاہ کی تاج پوشی

خداوند کا بندہ بنام شاخ خداوند کی ہیکل بنائیگا اوراُس کے کونے کا سرا ہوگا۔ کہانت اورشاہی عہدے اُس میں

جمع ہوجاتے ہیں۔ وہ خدا کے فضل کا دائمی وسیلہ ہوجاتا ہے۔

زکریاہ ۳: ۸ سے ۴: ۱۴تک

سردار کاہن یشوع سے وعدہ کیا گیا کہ خدا کا بندہ جس کا نام شاخ ہے برپا ہوگا۔ یہاں یہ لفظ شاخ اسم علم کے طورپر مستعمل ہے اوریہ مسیح کا ایک نام ہے جویرمیاہ نبی کتاب میں آتا ہے (یرمیاہ ۳۳: ۵ سے ۸، ۱۴ سے ۲۲)۔ اس نبی نے اس شاخ کو ابنِ داؤد سے منسوب نہیں کیا اورنہ داؤد کے نام سے پھر بھی یہ عیاں ہے کہ زکریاہ نے زردبابل کو داؤد کی جگہ استعمال کیا اور وزروبابل ثانی کا منتظر تھا۔ اوریہ لقب " خداوند کا بندہ" اس کےلئے استعمال ہوا جیسا کہ یرمیاہ ویسعیاہ نبیوں نے داؤد کا نام داؤد ثانی کے لئے استعمال کیا۔ یہاں اس لقب کا تعلق اُس بندے سے نہیں جویسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں مستعمل ہوا۔ زکریاہ نبی نے یہ لقب عارضی طورپر استعمال کیاکہ پیچھے اُس نے اس عجیب پتھر کا ذکر کیا۔ جویشوع کے آگے دھرا ہے ۔ اس پتھر پر سات آنکھیں کھدی ہیں جن سے الہٰی روح کے ساتھ طرح کے کاموں کی طرح اشارہ ہے۔ پتھر پران کھدی ہوئی آنکھوں سے ظاہر ہے کہ یہ وہ بنیادی پتھر نہیں جس پر کہ ہیکل کی بنیاد رکھی گئی بلکہ یہ چوٹی کا پتھر ہے جوہیکل کی تکمیل کا نشان ہے۔ اس پتھر کے ذریعہ یشوع اوراسرائیل کو یقین دلایا گیا کہ جس ہیکل کی تم نے بنیادرکھی ہے وہ تکمیل کو پہنچیگی ۔ہیکل کی بنیاد رکھنے کا ذکر یسعیاہ ۲۸: ۱۴ سے ۱۸اورزبور۱۱۸: ۲۲، ۲۳۔ میں بھی آیا ہے۔ یہ تکمیل مسیح کی آمد کے وقت ہوگی اور چوٹی کاپتھر اُس وقت رکھا جائیگا۔

اس بندے شاخ کی آمد اور چوٹی کے پتھر کے رکھے جانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گناہ خارج ہوجائے گا اورعالمگیر صلح اورامن قائم ہونگے۔

اس کے بعد اس نبی نے ہیکل کے شمعدان کی رویا دیکھی جس کے دائیں اوربائیں دوزیتون کے درخت ہیں جو ان چراغوں کےلئے ہمیشہ تیل مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان کا تعلق شمعدان سے دونالیوں کے ذریعہ ہے جن کے وسیلے سنہری تیل ان درختوں سے پیالے میں آتا رہتا ہے اور پیالوں سے چراغوں میں۔ اس پیالے میں سے سات نالیوں کے ذریعہ ان

سات چراغوں میں پہنچتا ہے اور سات دیگر نالیاں ہیں جو چاروں طرف گھومتی ہیں جن کے وسیلہ ہر ایک چراغ کو تیل کی مساوی مقدار ملتی رہتی ہے اوران چراغوں کا تعلق ایک دوسرے سے قائم رہتا ہے ۔

ان زیتون کے دو درختوں سے دو ممسوح شخص مراد ہیں جو خدا کے آگے کھڑے ہیں۔ ایک ممسوح کاہن ہے اور دوسرا بادشاہ ۔ اسکی خدمت کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکاسکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکرتھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا (یرمیاہ کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکاسکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکرتھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا (یرمیاہ کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکاسکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکرتھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا (یرمیاہ ۳: ۱۴سے ۱۸) ویسے ہی یہاں نئی ہیکل ایک بڑا شمعدان بن جاتی ہے جس سے اسرائیل اوردیگر قوموں کوروشنی پہنچے۔ یہاں یہ تو صاف ذکرنہیں کہ یشوع اورزردبابل اس ہیکل کو تکمیل تک پہنچائینگے ۔ صرف اتنا صرف ذکر ہے کہ وہ اُس کی بنیاد رکھینگے اوراس کی تکمیل پر بڑی خوشی منائی جائیگی۔ زردبابل کی اس ہیکل کی پشت پر وہ بڑی ہیکل ہے جس کا ذکر یرمیاہ حزقی ایکل حجی وغیرہ نےکیا۔ جن لوگوں نے زکریاہ نبی کی نبوت سنی اُنہوں نے زروبابل کی ہیکل کو وہ کامل ہیکل نہ سمجھا ہوگا جس کی پہلے نبیوں نے پیشین گوئی کی تھی۔ زروبابل کی یہ ہیکل کو گویا بیعانہ تھی۔ علاوہ ازیں یشوع کی نسبت تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ممسوح کاہن تھا لیکن زروبابل کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ ممسوح بادشاہ تھا۔ اگرچہ وہ شاہی خاندان سے ہو اس لئے یشوع اورزروبابل اس نبی کے نزدیک ان بڑے عہدونکے گویا نشان تھے۔ یہ بڑے عہدے آخری دنوں میں اپنی پوری شان میں ظاہر ہونگے مسیح شاخ برپا ہوگا اوروہ سب کے لئے نوروفضل کا چشمہ بن جائے گا۔

اس بندے کے بارے میں جو شاخ کہلاتا ہے دوسری پیشن گوئی زکریاہ ۶باب میں پائی جاتی ہے اوراس میں پہلی پیشین گوئی کی توسیع ہے۔

زکریاہ ۶: ۹سے ۱۵

اس شاخ کے بارہ میں یہاں یہ ذکر ہے کہ وہ برپا ہو کر خداوند کی ہیکل بنائیگا یہ آئندہ کا ذکر ہے حالانکہ زروبابل پہلے سے موجود تھا اورنئی ہیکل بنارہا تھا۔

نبی نے اُس سونے کے تاج کا ذکر کیا جواُن یہودیوں نے بھیجا جوبابل میں رہ گئے تھے ۔ یہ تاج یشوع کے سرپر رکھا گیا نہ اس لئے کہ وہ مسیح سمجھا گیا بلکہ یہ کہ وہ ایک نشان تھا کہ مسیح آئے گا اوراُس کوایسا تاج پہنایا جائیگا۔ اس میں کاہن اور بادشہ کے دونو عہدے جمع ہونگے۔یہ وہی کاہن بادشاہ ہے جس کا ذکر مزمورق۱۱ میں ہوا۔یہ وہی ہے جسے یرمیاہ نے شاخ نام دیا۔ اوریسعیاہ نے کونپل (یسعیاہ ۱۱باب) اورناتھن نبی کی پیشن گوئی میں داؤد کی نشل اورہیکل کابنانے والا کہلایا(۲سیموئیل ۱۱سے ۱۶، تواریخ ۱۷: ۱۰سے ۱۴) لیکن زکریاہ نے ان سب پیشین گوئیوں سے کچھ زیادہ ظاہر کیا۔ یسوع مسیح ناصری میں ان سب پیشن گوئیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

## فصل پنجم۔خداوند مقدس بادشاہ

زبور۹۳، ۹۵ سے ۱۰۰ تک اورزبور۴۷ میں یہی مضمون پایا جاتاہے کہ خداوند سلطنت کرتاہے۔ ان کی ساخت وترکیب بھی ایک ہی قسم کی ہے۔ شاید وہ ایک ہی بڑے گیت کے حصے ہوں۔ اورگمان ہے کہ یہ مزامیر دوسری ہیکل کی تعمیر کے وقت بنائے گئے۔ ان میں خوشی اوراُس زمانے کی امید کااظہار ہے جب دوسری ہیکل پہلی دفعہ تکمیل کو پہنچی۔ وہ حجی اور زکریاہ کی پیشین گوئیوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔

خداوند مقدس بادشاہ صیحون میں تخت نشین ہے۔ اُس کی حکومت ساری زمین پر ہے کل خلقت اُس کی آمد کےلئے خوشی کرتی ہے۔ اُس کی سلطنت انصاف پاکیزگی اور بہت سی برکتوں کی سلطنت ہے۔

زبور۹۳

اس مزمور کے شروع میں یہ الفاظ ہیں " خداوند سلطنت کرتا ہے" اس گروہ کے سارے مزامیر کا یہی مضمون ہے وہ شوکت اور قدرت سے ملبس ہے۔ اُس ہیکل کی خاص صفت پاکیزگی ہے۔

زبور۹۵

اس مزمور میں حمد کے لئے دعوت ہے کہ خداوند کی جو تیرا بادشاہ اور معبودوں کا معبود ہے حمد کرو۔

زبور۹۶

اس میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے اور یہ درخواست ہے کہ سارے جہان میں اُس کی نجات کی خوشخبری دی جائے۔

زبور۹۷

یہ بھی زبور۹۳ کی طرح ہے ۔ خداوند بلند تخت پر بیٹھا ہے وہ کل زمین کا بادشاہ ہے راستبازوں کو دعوت ہے کہ خوشی منائیں۔

زبور۹۸

یہ زبور۹۶ سے مشابہ ہے اور نئے گیت گانے کی دعوت ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۰: ۵، ۵۱: ۹، ۵۲: ۱۰، ۶۲: ۸ کا۔

زبور۹۹

اس کے شروع میں بھی یہ جملہ آتا ہے کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ خداوند صیحون میں کروبیم پر تخت نشین ہے اور ساری قوموں سے سربلند ہے۔ وہ مقدس ہے پھر قدیم تاریخ دہرائی گئی جیسے زبور۹۵ میں تاکہ لوگ عبادت کریں۔ موسیٰ ہارون اور سیموئیل نے دعائیں مانگیں اور خدا نے اُن کا جواب دیا۔ آگ اور بادل کے ستون میں سے خدا نے اُن سے کلام کیا اور اُس نے اُن کے گناہ بخشے پھر وہ کتنا زیادہ راستباز اور نجات دہندہ ثابت ہوگا جب وہ صیحون میں تخت نشین ہوگا۔

زبور۱۰۰

اس مزمور میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے۔ اس کی بنیاد یسعیاہ ۴۰: ۱۱ ہے کہ خدا چوپان ہے اور اسرائیل اس کا گلہ ہے اس لئے وہ خدا کی حمد کریں۔

زبور۷۴ اس گروہ کے مزامیر سے ایسا مشابہ ہے کہ اس کا ذکر بھی اُن کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

اس مزمور میں بھی خدا کی حمد کیلئے دعوت ہے جو ساری سرزمین کا بادشاہ ہے یہ زبور۶۸ سے مشابہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ خدا نرسنگے کی آواز کے ساتھ صیحون پر چڑھا۔ وہ عالمگیر بادشاہ ہے۔

## فصل ششم۔ خداوند کے جلال کی سرزمین

خداوند اپنی اُمت کی اقبالمندی بحال کریگا۔ اُس کا جلال اُس زمین میں رہیگا۔ اورالٰہی صفات کا اتحاد ہوگا۔ آسمان اورزمین دوستانہ ایک دوسرے کے ساتھ خوشی سے تالی بجائینگے۔ زمین زرخیز ہوگی۔ مویشی بیشمار اوربچے پورے قد کے اورخوبصورت ہونگے سارے جہان میں امن اورخوشی ہوگی۔

زبور۸۵

پہلے حصے میں خدا کی رحمت کےلئے شکرگزاری ہے۔ اُس نے جلاوطنوں سے اپنے وعدے پورے کئے اوران کو بحال کیا اوراُن کے گناہوں کو معاف کردیا (مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۴: ۲۲ سے )۔ لیکن خدا کی مہربانی کی مزید ضرورت تھی تاکہ اس زمین کی زرخیزی بحال ہوا اورخدا کا غصہ بالکل جاتا رہے۔

دوسرے حصے میں اس درخواست کا جواب ہے کہ جولوگ اُس سے ڈرتے ہیں نجات اُن کے نزدیک ہے۔ پھر پیشین گوئی کا رخ اُس پہاڑ کی طرف ہے اوریہ ذکر ہے کہ خدا کا جلال اُس مقدس زمین میں بسیگا ۔ خدا کی صفات کا اتحادہوگا۔ وہ آسمان سے نازل ہونگی اورزمین میں سے پھوٹ نکلینگی اور صیحون پر آٹھہرینگی ۔ الٰہی رحمت اور الٰہی وفاداری مختلف سمتوں سے آکر صیحون میں متحد ہوجائینگی۔راستبازی اورامن مدُتوں سےاُس ملک سے غائب رہے اب وہ ایک دوسرے کو دوستانہ بوسہ دینگے۔ وفاداری زمین سےپھوٹ نکلیگی اور الٰہی راستبازی آسمان سے نازل ہوگی۔

زبور۱۲:۱۴۴سے ۱۵

فصل ہفتم۔ کامل انسان کا بدی پر فتحیاب ہونا

گذشتہ مزامیر اُس سرزمین کی خوشحالی کا ذکر ہوا جس میں خداوند بستا ہے۔ زبور ۹۱ میں دیندار شخص کی خوشحالی کا ذکر ہے جو خدا کے ساتھ شراکت رکھتا ہے۔

زبور ۹۱

اس خوبصورت اور نفیس مزمور میں اُس کامل انسان کا ذکر ہے جو خدا سے شراکت رکھتا ہے اور جس نے ہر طرح کی نجات حاصل کی۔ ایسا تجربہ جلاوطنی اور گناہ کے زمانے میں حاصل نہ ہوسکتا تھا بلکہ بختاوری کے زمانے اور خداوند کی مقدس زمین میں۔ ایسا کامل انسان کامل ایام میں ہی برپا ہوسکتا تھا جب زمین اور وہ قوم سراسر خوشحال ہوں۔ جس کامل انسان کا ذکر زبور ۸ میں ہوا اور جس کی طرف اشارہ پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵ میں تھا اس کا کمال یہاں ظاہر ہوتا ہے ساری بدی پرغلبہ حاصل ہوگیا۔ سانپ پاؤں تلے کچلا گیا۔ فردوس اور الہٰی شراکت بحال ہوئے۔ یہ مناسب تھا کہ مسیح کی آزمائش کے وقت شیطان یہ اقتباس کرے اور اس کو یسوع پر چسپاں کرے (متی ۴: ۶)۔ بیشک یہ اُس کی پیشین گوئی تھی لیکن اُس کی زمینی خدمت کے ایام کی نہیں۔ بلکہ اُس کے جی اٹھنے اور جلال میں پہنچنے کے ایام کی پیشن گوئی تھی۔

زکریاہ کی کتاب ۱۲ سے ۱۴ بابوں میں ایک ایسا مکاشفہ ہے جس کا وقت اور حاصل کرنے والا ہوں معلوم نہیں۔ لیکن قدیم ایام سے یہ زکریاہ کی کتاب میں شامل کیا گیا۔ بعضوں نے یہ سمجھا کہ وہ یرمیاہ کا مکاشفہ ہے۔ لیکن آج کل علما کی رائے یہ ہے کہ یہ جلاوطنی کے بعد کے کسی نبی کا مکاشفہ ہے۔ اس کا حصر بہت کچھ حزقی ایل اور یسعیاہ کی کتابوں کے دوسرے حصے کی پیشین گوئی پر ہے۔ یہاں زروبابل کی حکومت کے زمانے کے بعد کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ ان دوبابوں میں مسیحی پیشین گوئیاں پائی جاتی ہیں جن کا الگ الگ مطالعہ کرنا چاہیے۔ دکھ اٹھانے والے مسیح کا تعلق اُس آخری مصیبت سے ہے جو یروشلیم میں برپا ہوگی جیسا کہ دانی ایل کے بارے میں (دانی ایل ۹: ۲۴ سے ۲۷)۔ ذکر ہوا ہم پہلے دکھ اٹھانے والے مسیح کا ذکر کرینگے اور بعد ازاں اس بڑی عدالت اور اُس کے نتائج کی پیشین گوئی کا۔

## فصل ہشتم۔ گڈریہ جس پر مار پڑی

داؤد کا گھرانہ اوریروشلیم کے باشندے اپنے رد کردہ گڈرئیے کےلئے تائب ہوکر نوحہ کرتے ہیں۔ اُس کو خداوند نے گلہ کی نجات کےلئے اپنی تلوار سے مارا اورایک چشمہ سارے گناہ کے دھوڈالنے کےلئے کھل گیا۔

یہاں دوامور کا بیان ہے۔ پہلے حصے میں اُس ردکردہ گڈرئیے کیلئے نوحہ ہے اوردوسرے میں یہ ذکر ہے کہ خداوند نے اُس گڈرئیے کو مارا۔ ہم اس دوسرے بیان پر پہلے بحث کرینگے۔

زکریاہ ۱۳: ۷سے ۹

یہ گڈریاغالباً نبی نہیں بلکہ قوم کا حاکم ہے۔ حاکم تلوار سے مارا گیا۔ وہ اپنے گلہ کے ساتھ لڑائی میں مصروف تھا اور دشمن نے اُسے شکست دی جیسے یوسیاہ کو مجدد کے میدانِ جنگ میں شکست ہوئی ۔ اُس کے مرنے پراُس کی فوج بھاگ نکلی اوربڑی مصیبت اٹھائی۔ان کو مصیبت کی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔ اُن میں سے دوتہائی لوگ مارے گئے اورتیسرا حصہ بچ رہا ۔اُن کو خداوند نے بچایا۔ اس گلے کے بچوں نے خداوند کو پکارا اوراُس نے اُن کو بچالیا۔ یہ گڈریا اُس کی اُمت کا شہید گڈریا ہے جیسے دانی ایل کی کتاب کا شہید سردار(۹: ۲۶) نہ کہ یسعیاہ ۵۳ کا شہید بندہ اگرچہ یہ دونو بندے اُمت کے گناہوں کے عوض دکھ اٹھاتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے اس پیشین گوئی کو اپنی ذات سے منسوب کیا جس رات وہ پکڑوایا گیا(متی ۲۶: ۳۱، ۳۲۔ مرقس ۱۴: ۲۷۔ مسیح خداوند کا بندہ بھی تھا اور سرداریا شہزادہ بھی۔

زکریاہ ۱۲: ۱۰سے ۱:۱۳

نبی نے اس مقام میں اس واقعہ کو لیا جب یوسیاہ کی فوج کو بمقام مجدد شکست ہوئی اوروہ بادشاہ میدان جنگ میں مارا گیا جس پر سارے یہوداہ نے ماتم کیا (۲سلاطین ۲۳: ۲۹) یہ ایک طرح کا نشان اُس بڑی مصیبت کا تھا جو مسیح کے رد کرنے اورمارے جانے کی وجہ سے اس قوم پر نازل ہوگی۔

لیکن زکریاہ میں جس شہید بادشاہ کا ذکر ہے اُسے دشمنوں نے قتل نہ کیا بلکہ اُس کے اپنے لوگوں نے اُسے رد کیا اورمارا جنہوں نے اُس کے ہمراہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے سے انکارکیا۔ پہلے مقام میں تویہ ذکر تھاکہ خداوند کی

تلوار نے اُسے چھیدا ۔ لیکن یہاں یہ ذکر ہے کہ جب خداوند کے گڈرئیے کو اُس کی اُمت نے ردکیا تو اُنہوں نے خداوند کو چھیدا۔ یہی حال اُس وقت گزرا جب سیدنا مسیح نے آدمیوں کے گناہوں کےلئے تنہا صلیب پر دکھ اٹھائے۔ گورومی سپاہیوں نے اُسے چھیدا لیکن اُس فعل اوراُس کی موت کی ساری ذمہ واری اُس کی اُمت پر تھی اورانہی پر یہ الزام لگایا گیا۔

اُن کے مسیح کی وفات کے بعد اُس کے پیروؤں کو دشمنوں نے بہت ستایا اوراُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی اورخدا نے اپنا روح اُن پر نازل کیا۔ روح القدس کا یہ نزول اس سزا کے دنوں میں حزقی ایل ۳۹: ۲۹ کے مشابہ ہے۔ خدا کے روح سے خدا کے بندوں کو یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ خداوند نجات دہندہ ہے۔ زکریاہ نے اس الہٰی روح کوفضل کی روح اور فضل کےلئے مناجات کی روح کہا۔ اس کے ذریعہ لوگوں میں سچی توبہ پیدا ہوتی ہے اوروہ مسیح کے رد کرنے پر قومی ماتم کرتے تھے۔اُن کے توبہ کرنے پر خداوند اُن کےلئے گناہ اورناپاکی دھونے کےلئے ایک چشمہ کھول دیگا۔

ہمارے خداوند نے یہ ظاہر کیاکہ وہ خودردکیا ہوا مسیح تھا۔ اُس کے ردکئے جانے کا اظہار اُس کی صلیب اور موت کے ذریعہ ہوا۔ اُس نے دیکھا کہ اس کے عوض پر جو عذاب نازل ہوا اُس کےلئے وہ سخت نوحہ کررہا تھا کیونکہ یروشلیم نے اُس کو ردکیا تھا (متی ۲۴: ۳۰ ومکاشفہ ۱: ۷) یہ امر قابل غور ہے کہ مسیح نےیسعیاہ ۵۳ کے دکھ اٹھانے والے بندے کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ اُس دکھ اٹھانے والے سردار یا بادشاہ کا کیا جس کا بیان دانی ایل اور زکریاہ کی کتابوں میں آتا ہے۔ الغرض دکھ اٹھانے والے مسیح کا تصوریہاں زکریاہ کی کتاب میں کمال تک پہنچ گیا۔

## فصل نہم لاثانی دن

یروشلیم کےپھاٹکوں پر ساری غیر قوموں کے ساتھ ایک آخری لڑائی ہوگی۔ خداوند اپنے سارے مقدسوں کے ساتھ اپنی اُمت کے چھڑانے اوراپنے دشمنوں کےہلاک کرنے کےلئے آئیگا۔ ایک بڑے زلزلے سے زیتون کا پہاڑ پھٹ کردوٹکڑے ہوجائیگا اوراس میں لوگوں کو پناہ ملیگی۔ اور خداوند عدالت کےلئے اُس پرکھڑا ہوگا۔ قوموں کوکوڑھ

اوراندھے پن کی سزا ملیگی۔ یروشلیم کے جنگی بہادروں کو بڑی قوت اور بہادی عنایت ہوگی اور سارے دشمن تباہ ہونگے۔ خداوند زمین پر بادشاہ ہوگا اورساری قومیں اُس کی خدمت کرینگی زندہ پانی کے سوتے یروشلیم سے مشرق ومغرب کو بہ نکلتے ہیں۔ ایسا دن جس کے ساتھ کوئی رات اور سردی کا موسم نہیں طلوع ہوتا ہے اوراُس کا کوئی انجام نہیں۔ یروشلیم کی ہر چیز پر یہ کھدا ہوا ہوگا "۔ خداوند کےلئے مقدس " کوئی ناپاك شخص اس میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ ساری قومیں عیدِ خیام کے ماننے کےلئے چڑھ آئینگی۔

اس کتاب میں آخری جنگ کے دوبیان پائے جاتے ہیں ۔ پہلے بیان میں اُس جنگ اوراُس مخلصی ذکر ہے جو خداوند کے ذریعہ حاصل ہوگی۔

زکریاہ ۱۲: ۱سے ۹

یہاں یہ نقشہ کھینچا گیاہے کہ قومیں جمع ہوکر یروشلیم پر چڑھائی کرتی ہیں۔ وہ حرص سے اس کو لینا چاہتی ہیں۔ ان کی نظر میں وہ شراب کے پیالے کی طرح ہے جس کو چھین لینے کےلئے ہر قوم نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے وہ سب اُسے پی کر نشہ میں چوُر ہوگئیں۔دوسری مثال یہ ہے کہ یروشلیم سخت تنگی میں ہونگے تو خدا مداخلت کریگا اوراپنی اُمت کو ایسی طاقت عطا کریگا جس سے اُن کا کمزور سےکمزورآدمی بھی داؤد اور داؤد کے گھرانے کے بادشاہوں کی طرح مضبوط ہوجائیگا اورملك کی طرح ہوگا۔ پیدائش ۲۲: ۱۵ میں ملك یاہواہ کا ترجمہ" خداوند کا فرشتہ " کیا گیاہے۔ لیکن دراصل یہ خداوند کا مظہر یا ظہور ہے۔ جن پر فرشتے کی صورت میں خداوند ظاہر ہوا اُنہوں نے اُسے خداوندہی سمجھا۔ اس ملك کا ذکر زکریاہ اورملاکی کی کتابوں میں آتا ہے۔ اس لئے وہ جنگل کے درمیان آگ کی کڑاہی کی طرح ہوگا یا غلہ کے پولوں کے درمیان ایك مشعل کی طرح جس سے ساری قومیں جوچڑھ آئی تھیں وہ جل کر بھسم ہوجائینگی۔ حزقی ایل ۳۸، ۳۹ بابوں میں خداوند کی آمد اوریروشلیم کی مخلصی کا ذکر اسی طرح ہوا۔

عہدِ عتیق کا مکاشفہ یہاں کمال تك پہنچ گیا

زکریاہ ۱۴: ۱سے ۲۱

یروشلیم کے پھاٹکوں پر جو جنگ ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر مسخر ہوا۔ جو قومیں حملہ آور ہوئی تھیں ان کا کام ختم ہوگیا۔ یروشلیم کے آدھے لوگ اسیری میں گئے اور آدھے بچ نکلے ۔ اُن کو بچانے کے لئے خداوند ظاہر ہوتا ہے وہ کوہِ صیحون پر کھڑا ہوتا ہے اور خداوند کی موجودگی سے وہ کانپتا ہے اورپھٹ کر دو حصے ہوجاتا ہے۔ اور مفردروں کو اُس وادی میں پناہ ملتی ہے۔ خداوند اپنے سارے فرشتوں کے ساتھ آتا ہے (دانی ایل ۷: ۱۰)

خداوند سارے دشمنوں پر کوڑھ اورکورچشمی کی وبا نازل کرتا ہے جیسے کہ یہوسفط کے ایام میں ہوا اوروہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ (۲تواریخ ۲۰: ۲۲سے ۲۴)۔

اب دنیا میں ایک نئے دن کا طلوع ہوا۔ یہ عدالت اورمخلصی کا دن تھا۔ اس دن کے لئے سورج کی روشنی درکار نہ ہوگی۔ نہ سردی کا موسم ہوگا۔ نہ یخ نہ موسموں کا تغیر وتبدل اورنہ رات ہوگی۔ سورج کبھی غروب نہ ہوگا۔ اورشام کوبھی دوپہر کی طرح روشنی ہوگی۔ اس دن کا آفتاب خود خداوند ہوگا (یسعیاہ ۶۰: ۱۹، ۲۰)۔

یروشلیم زندہ پانیوں کا چشمہ بن جائیگا ،یوایل ، یسعیاہ حزقی ایل اورمزامیر میں بھی اس بہتی ندی کا ذکر ہوا (یوایل ۴: ۱۸یسعیاہ ۲۳: ۲۱زبور۴۶: ۵ حزقی ایل ۴۷: ۱سے ۱۲)۔ ان سارے مقامات میں وہ ندی ایک تھی لیکن یہاں دوندیاں ہیں جومختلف سمتوں میں پھوٹ نکلتی ہیں۔ ایک توبحیرہ مُردار کی طرف بن جاتی ہےجیسے یوایل اورحزقی ایل کی پیشین گوئیوں میں۔ اوردوسری بحیرہ شام کی طرف جیسے یہاں یہ ندی چشمہ سےنکلتی ہے جس کے پانی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی یہ سردی اورگرمی میں بلاکم وکاست برابر بہتی رہتی ہے۔

جوقومیں اس سزا میں سے بچ جائینگی وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جائینگی۔مقابلہ کرویسعیاہ ۶۶: ۲۳سےیروشلیم سراسر مقدس ہے جیسےیرمیاہ نے ظاہر کیا۔ وہ سارا شہر خداوند کا تخت ہے اوراس کا درجہ عہد کے صندوق کے برابر ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴سے ۱۸) یہاں یہ ذکر ہے کہ یروشلیم میں ہر شے گھوڑوں کی گھنٹیوں اورکھانے کےمعمولی برتنوں

پر بھی وہ جملہ لکھا ہوگا جو سردار کاہن کے تاج پر لکھا ہوتا تھا" یعنی یاہواہ کے لئے مقدس"۔

## ملاکی

یہ تو معلوم نہیں کہ ملاکی کسی شخص کا نام تھا یااُس کے عہد کے کا دستروں کے یونانی ترجمہ میں اس لفظ کا ترجمہ" اُس کا فرشتہ ہوگا"۔تارگم میں یہ شخص عزارہ سمجھا گیا چنانچہ جیروم ، کالون وغیرہ کی یہی رائے ہے۔ یہ توظاہرہے کہ یہ نبوت جلاوطنی سے واپس آنے اورہیکل کی تعمیر کے بعد لکھی گئی اور سکندر اعظم کے زمانے سے بیشتر اس پیشین گوئی کا لکھنے والا نحمیاہ کا ہمعصر اورہمخدمت معلوم ہوتا ہے۔

اس کتاب کی عبارت بہت پر زوراورمکالمے کی صورت میں ہے۔ پُرانے عہدنامے کے نبیوں کی کتابوں میں یہ آخری کتاب ہے۔ اس نبی کے پیغام کو تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں اورشروع میں دیباچہ ہے۔ دیباچے میں خدا کی اس محبت کا ذکر ہے جواسے اسرائیل سے تھی(۱: ۱سے ۲) پہلا حصہ اس میں اُن کاہنوں کوملامت کی گئی جواُس کے نام کوحقیر جانتے تھے(۱: ۷سے ۲: ۹تک)۔ دوسرے حصے میں اُمت کو ملامت کی گئی اُن کی بیوفائی کے باعث (۲: ۱۰سے ۱۶) اس کے ساتھ مقابلہ کرونحمیاہ ۱۳: ۲۳سے ۳۱کا ۔ تیسرے حصے میں خداوند کی آمد کا ذکر ہے اس لئے وہ مسیحی زمانے سے علاقہ رکھتا ہے(۲: ۱۷سے ۳باب کےآخر تک)۔

## فصل دہم۔ ایلیاہ ثانی

عہد کا فرشتہ عدالت کےلئے آتا ہے۔ اُس سے پہلے کا ایک نقیب آتا ہے۔ یعنی ایلیاہ ثانی وہ دن آگ کا دن ہے جو شریروں کو جلاڈالیگا۔ وہ آفتاب کا دن بھی کہلاتا ہے جس سے خدا ترسوں کو خوشی حاصل ہوگی۔ لیوی عدالت کی آگ سے سے صاف کئے جائینگے اوراُمت کی نذریں پھرخداوند کو مقبول ہونگی۔

ملاکی ۳باب

ملاکی کی نبوت زکریاہ اور بحالی کے مزامیر کی مانند یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے پر حصر رکھتی ہے۔ نقیب آن کر خداوند کا رستہ تیارکرتا ہے جیسا کہ صیحون کی بحالی کی نبوت میں بیان ہوا (یسعیاہ ۴۰: ۱سے ۱۱)۔ یہ نقیب پہلے

توایلچی کہلایا۔ پھر ایلیاہ نبی ۔ نبی کے دل میں یہ خیال تو شائد نہ ہوگا کہ جوایلیاہ آتشی رتھوں میں سوارہوکرآسمان پر چلاگیا تھا۔ وہ آخری ایام میں تیارکرنے کےلئے پھرآئیگا۔بلکہ اُسے اُس نے ایلیاہ ثانی سمجھا جس کامناسب نشان قدیم ایلیاہ تھا۔ اس ایلیاہ ثانی کا کام یہ ہوگا کہ وہ بچوں اوراُن کے والدین میں ملاپ پیدا کرے اورقوموں کو ان کے بزرگوں کے صحیح ایمان کی طرف رجوع کرائے یعنی توبہ کی منادی کا کام کرے۔

یہ آمد خداوند کی آمد ہے کیونکہ یہ عہد کا ملک قدیم خداوند ملک کی طرح خدا کا ظہور ہے جو اپنی اُمت کو ہدایت اورمخلصی کےلئے باربارظاہر ہوا۔ وہ بنی اسرائیل کی عدالت اس عہد کے مطابق کریگا کہ وہ کہاں تک اس میں وفادار ہے وہ ناگہاں اپنی ہیکل میں آئیگا جب کہ لوگوں کو اس کےآنے کی توقع نہ ہوگی۔ وہ دن آگ کا دن ہوگا جو شریروں کو جلا کر خاک سیاہ کردیگا۔ یہ اُسی آتشین دریا کی طرح ہے جس کا ذکر دانی ایل نے کیا اورجہنم کے شعلوں کی طرح ہے جس کا ذکر یسعیاہ کی کتاب میں ہوا (یسعیاہ ٦٦: ٢٤، دانی ایل ٧: ١٠) اسرائیل کے بدکاروں کےلئے بھی وہ آگ کا دن ہوگا۔ ساری اُمت خاص کر لیوی کا بنی فرقہ اس آگ کی بھٹی میں سے گزریگا اورسونے چاندی کی طرح اُن کی میل دور کی جائیگی اور وہ خالص ہوجائینگے۔ وہ بالکل پاک وصاف ہونگے۔ خدا ترسوں پرآفتاب صداقت طلوع ہوگا۔ وہ عقاب کی طرح ان کو اپنے شفا بخش پروں کے نیچے چھپا لیگا۔ وہ شریروں پر غالب آکر خوشی منائینگے۔

یہاں آگ اور نور کے دن پرآکر عہد عتیق کی نبوت مناسب طور سے ختم ہوتی ہے جب خداوند پُرانے عہد کا اجر ہرایک کو دیگا۔

# پندرہواں باب

## مسیح کے بارے میں اعلیٰ تصور

مسیح کے بارے میں عہدِ عتیق کی نبوت مخلصی کی صدیوں کی تواریخ میں سے گذرتے ہوئے نہایت سادہ بیجوں سے بڑھتے بڑھتے نہایت بلندی تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ بیانات مختلف طور سے ہوئےلیکن پھر بھی ان میں ایک عجیب یکتائی ہے اور رفتہ رفتہ تکمیل کے درجوں میں بڑی مناسبت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتاہے کہ نبوت کا یہ سارا سلسلہ مخلصی کا ایک نظام ہے۔ یہ تصوراس لئے دیا گیاکہ خدا کی اُمت ترقی کرتے کرتے اس منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔

## فصل اوّل ۔ نوع انسانی کا تصور

اس تصور کا آغاز پہلے پہل پیدائش ۱: ۲۶سے ۳۰ میں قلمبند ہوایعنی یہ کہ نوع انسان خداکی صورت پر مخلوق ہوئی اورباقی مخلوقات پر اُسے حکومت بخشی گئی۔ زبور۸ میں اسی تصورکا ذکر ہے۔ اس اعلیٰ تصورمیں آدم وحوا کے گناہ سے فرق آگیاہے۔لیکن یہ تصوربالکل نیست نہ ہوا۔ البتہ الہٰی برکتوں اوراُس اعلیٰ نمونے تک پہنچنے کی صورت بدل گئی لیکن حقیقت وہی رہی کیونکہ یہ ناممکن تھاکہ انسان کا آخری انجام خدا کی اعلیٰ تجویز سے متفرق ہو۔ اب وہ برکتیں ایک عہد کے ساتھ ملحق ہوگئیں۔ زبور۱۶ میں یہ ذکر ہے کہ یہ انسان خدا کی مہربانی اورمرنے کے بعد اُس کی رفاقت حاصل کرتاہے ۔زبور ۹۱میں یہ بیان ہے کہ دیندار انسان خطروں سے رہائی پاکر خدا کی قُربت ورفاقت حاصل کرتا ہے اور فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔

نوع انسان کا یہ اعلیٰ تصورخدا کی اُمت کی میراث ہوا۔ یہ موسوی شریعت کی برکت ہے پُرانے عہد کی ریت رسوم اسی کے حاصل کرنے کا وسیلہ ٹھہرائی گئیں۔ لیکن جب بنی اسرائیل کی سرکشی کے باعث یہ وسیلہ بھی ناکام رہا تو انبیاء نے اپنے اپنے زمانے میں نئے عہد میں اسی تصورکو پیش کیا۔

ہوسیع نے ذکرکیا کہ جب اسرائیل کی شادی خداوند سے ہوئی تو ساری خلقت اورساری فطرت نے خوشی منائی (ہوسیع ۲: ۱۸)یسعیاہ نبی نے اس امن وامان کے زمانے کا ذکرکیا جب ایک چھوٹا بچہ درندہ حیوانات کا ایالی بنتا ہے اور

بچے سانپوں سے کھیلتے ہیں (یسعیاہ ۱۱: ۶سے ۹) حزقی ایل نے عدن ثانی کا بیان کیا(حزقی ایل ۳۶: ۳۵) یسعیاہ کی دوسری کتاب میں یہ ذکر ہے کہ بیابان کی جگہ باغ ہوجاتاہے اورنئے آسمان اورنئی زمین پیدا ہوتی ہے جن میں راستبازی اورامن بستے ہیں(یسعیاہ ۵۱: ۳، ۵۵: ۱۲، ۱۳، ۶۵: ۱۷) زبور ۸۵ میں خداوند کے جلال کی سرزمین کا ذکر ہواجہاں خداوند کی صفات ایک دوسری کو بوسہ دیتی ہیں اورزمین وآسمان میں دوستی ہوجاتی ہے۔ دیکھوآٹھویں باب کی فصل دوم کاآخری حصہ۔

زبور ۱۴۴: ۱۲سے ۱۵میں عالمگیر صلح اور خوشی کی تصویرکھینچی گئی ۔ زمین زرخیزہے اورخاندان بچوں کی کثرت سے مالا مال ہے (باب چودھواں فصل ۶)

## فصل دوم۔ بدی کے ساتھ جنگ

پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵ میں انسانی تاریخ کا خاکہ دیا گیا تھایعنی بدی کے ساتھ جنگ جب تک کہ بدی پر فتح حاصل نہ ہو عورت کی نسل سانپ پر اورابن آدم بدی کے سردارپر فتح پائیگا۔ پہلے پہل تویہ دکھایا گیا کہ جنگ سانپ اوراُس کی نسل کے ساتھ ہے۔ لیکن مابعد نبوت میں اُس کی تشریح یہ ہوئی کہ یہ جنگ نیک وبد کے درمیان ہے جو خاندانوں، فرقوں ، قوموں اورآسمان وزمین کی قوتوں کے درمیان پائے جاتے ہیں ۔ آخرکاریہ ایک عالمگیرجنگ ہوجاتی ہے کیونکہ بدی سے نوع انسان میں جدائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ لڑائی انسانوں میں بدنسل اوروعدہ کی نسل کے درمیان ہوتی ہے رفتہ رفتہ بدنسل مخلصی یافتہ نسل میں سے خارج ہوجاتی ہے ۔ ابرہام اوراُس کی نسل حوا اوراُس کی اولاد کے قائم مقام ہیں۔ ہاجرہ ،قطورہ اورعیساؤ کی اولاد خارج کی جاتی ہے اوراسرائیل مقدس نسل ٹھہرتی ہے اورسارے وعدوں کی وارث ہوتی ہے۔ یسعیاہ اوراُس کے مابعد انبیاء نے جسمانی اسرائیل اورروحانی بقیہ میں امتیازکیا ہے اورجلاوطنی کے بعد بقیہ گھٹتے گھٹتے ایک لاثانی بندہ کی صورت میں ظاہرہوتاہے اوروہ اسرائیل ثانی ٹھہرتاہے جوسب کے گناہوں کےلئے دکھ اٹھاتا ہے اور سب کے لئے مخلصی حاصل کرتاہے(یسعیاہ ۵۳) اورآخر وہ ابنِ آدم بنتاہے جوآسمان کے بادلوں پر سوار

ہوکرآتا ہے ۔ اور بدنسل رفته رفته مخالفِ مسیح میں ظاہر ہوتی ہے جس پریه ابن آدم فتح پاتا ہے ۔(دانی ایل ۹: ۲۳)۔

## فصل سوم۔ خدا کی آمد

اس کا آغازسیم کی برکت سے ہوا(پیدائش ۹: ۲۶، ۲۷) بدی پر فتح پانے کےلئے آدمی کو خدا کی مدد کی ضرورت ہے۔ خدا سیم کے ڈیروں میں رہنے کے لئے آتا ہے ۔ خداوند کا فرشته پتری آرکوں(آبا) کو یقین دلاتا ہے که وہ اُن کے ساتھ رہیگا اور عہد کے وعدوں کو پورا کریگا۔ خروج کے وقت اس فرشتے نے اپنی سکونت کےلئے مقدس خیمه اختیارکیا۔ اوروہ خیمه اس وقت تک شیلوہ میں رہا جب تک که فلستیوں نے اس کو نه لوٹا ۔ پھر داؤد سے وعدہ کیا گیا که وہ ہیکل میں رہیگا (۲۔سیموئیل ۷: ۱۱سے ۱۶)چنانچه وہ سلیمان کی ہیکل میں داخل ہوکر جلاوطنی تک وہاں رہاخدا کی حضوری یروشلیم کو تباہی سے بچالیتی ہے ۔ صیحون میں ایک کونے کا پتھر رکھا گیا جوپورے اعتماد کے قابل ہے ۔ وہ طوفان کے وقت بھی قائم رہتا ہے (یسعیاہ ۲۸: ۱۶) اورصیحون خداکامسکن ٹھہرتا ہے۔ جہاں وہ جنگی مرد قاضی اوربادشاہ ہوکر رہتا ہے (یسعیاہ۳۳: ۲۰سے ۲۴) صیحون خدا کی اُمت کےلئے جائے امن وامان ہے (زبور۴۶،۴۸)۔

ایسے اعلیٰ تصور کی تصدیق وتکمیل اُمت کے گناہوں کے باعث نه پُرانے یروشلیم میں ہوسکتی تھی اورنه پرُانی ہیکل میں۔ انبیائے نے اس تکمیل کو نئی ہیکل اور نئے یروشلیم سے منسوب کیا(حزقی ایل ۱۱: ۱۶، ۴۰باب سے ۴۸باب تک)پھر اس کا یه نقشه پیش کیا گیا اس نئی ہیکل کا پہاڑسارے پہاڑوں سے زیادہ سربلند ہوگا۔ قومیں وہاں آئینگی اوروہ تعلیم اورعدالت کا چشمه بنیگا (میکاہ ۴: ۱ویسعیاہ ۲: ۲)۔

یرمیاہ نے ایک نئے یروشلیم کودیکھا جو عہد کے صندوق کی طرح مقدس ہوگا(یرمیاہ ۳: ۱۷) اس کا نام " خداوند ہماری صداقت " ہوگا(یرمیاہ ۳۳: ۱۶)اوراس کے نزدیک کوئی ناپاک شے نه ہوگی(یرمیاہ ۳۱: ۳۸سے ۴۰) پھر یه ذکرآتا ہے که خداوند آکراس ہیکل میں ہمیشه تک رہیگا اور وہاں کےباشندوں کی سب حالتوں کوپوراکریگا(زبور۱۳۲)۔

حزقی ایل نے اس کا یه نام بتایا"خداوند وہاں ہے" (حزقی ایل ۴۸: ۳۵)یسعیاہ کی دوسری کتاب میں یه ذکر ہے

کہ یہ ہیکل قوموں کی عبادت کا گھر ہوگی اور قومیں اپنے خزانے وہاں لائینگی۔ اور یروشلیم قیمتی پتھروں سے بنایا جائیگا۔ اس کے پھاٹک " نجات " اوراس کی دیواریں " تعریف کہلائینگی ۔ یہ جہان کا نوروجلال ہوگا۔ بعولا اورحفظیباہ اس کا نام ہوگا۔ یہ نئی زمین اورنئے آسمان کا مرکز ہوگا(یسعیاہ ۴۹: ۳، ۴۳، ۵۴: ۱۲، ۵۶: ۷، ۶۰: ۶۲، ۶۵: ۱۷)۔

حجی نبی نے یہ ظاہر کیا کہ اس گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے اعلیٰ ہوگا (حجی۲: ۹)۔زکریاہ نےیروشلیم کے باشندوں کے کثرت کا ذکرکیا اوربتایاکہ خداوند اس کے اردگرد دیوار کی طرح ہوگا اوریہ وفاداری کا شہر کہلائیگا (زکریاہ ۲: ۸ سے ۱۷، ۸: ۳)۔ مابعد کے ایک نبی نے یہ پیشین گوئی کی کہ نیا یروشلیم ایسا مقدس ہوگا کہ اُس کے گھوڑوں کی گھنٹیاں اورکھانے کے برتن بھی سردارکاہن کے تاج کی طرح اس کتبہ سے مزین ہونگے" خداوند کےلئے مقدس" (زکریاہ ۱۴: ۲۰، ۲۱)۔

## فصل چہارم۔ مقدس زمین

مقدس زمین کا مضمون ابرہام کی برکت سے شروع ہوا(پیدائش ۱۲: ۱سے ۳)یہ میراث مقدس نسل کی ہے۔ اس زمین کو یعقوب نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیا۔ اوریہوداہ کو ان کا سر لشکر مقرر کیاتاکہ وہ اس سرزمین کوفتح کرنے لئے کوُچ کرے۔ یہوداہ اورافرائیم کو اُس سرزمین کے زیادہ زرخیزحصے ملے (پیدائش ۴۹: ۱۱، ۲۰، ۲۲ سے ۲۶)۔توریت میں موعودزمین کی برکتیں خدا کے احکام ماننے سے ملحق گئیں(خروج ۲۳: ۲۵ سے ۳۱واستشنا ۳۲: ۲۹، ۳۰، ۳۸: ۳ سے ۱۳احبار۲۶: ۳ سے۱۲ استشنا ۳۱: ۲۰ سے ۴۶، ۲۸: ۶۳ سے ۶۸) نبیوں نے یہ ظاہر کیاکہ ان برکتوں کے حاصل کرنے میں وہ لوگ اس لئے قاصر رہے کہ یہ اُن کے گناہ کی سزا تھی اس لئے اُنہوں نے اس مقدس زمین کو نئے عہد سے ملحق کیا۔ بحال شدہ سرزمین باغِ عدن کی طرح پھلدارہوگی اوروہ بھی فرقوں میں تقسیم کی جائیگی اورخاص حصے کاہنوں ،لاویوں اور مقدس شہر اور بادشاہ کوملینگے۔ ہیکل سے آب حیات کی ندی جاری ہوگی جس سے اُس زمین کے بنجر حصے بھی زرخیزہوجائینگے اورمُردہ سمندرکا پانی بھی شیریں ہوجائیگا۔ یہ ندی مشرق اورمغرب دونوطرف بہیگی اوربہتے بہتے اس کے پانی زیادہ گہرے ہوتے جائینگے۔ اس کے کناروں پرزندگی کے درخت ہونگے جوہر مہینے پھل دینگے۔ اوران

کے پتے شفا بخش ہونگے (حزقی ایل ۳۶: ۳۵، ۴۵ سے ۴۸ باب تک) مقدس زمین تک ایک شاہراہ تیار ہوگی تاکہ جلاوطنوں کو واپس جانا آسان ہوجائے اوران کی ضرورتیں رفع کی جائیں۔ اس ملک میں نفیس چیدہ درخت اورپھولوں کے پودے ہونگے۔ یہ فردوس ہوگا نئے آسمان اورنئی زمین میں راستبازی اورامن حکمران ہونگے۔ ساری خرابیاں خواہ جسمانی ہوں خواہ اخلاقی دورکی جائینگی۔ وہاں نہ غم ہوگا نہ آنسو، نہ موت بلکہ ہرجگہ ابدی خوشی اورخرمی پائی جائیگی (یسعیاہ ۲۵: ۶ سے ۸: ۴۱: ۱۸ سے ۲۰، ۴۹: ۹ سے ۱۳، ۵۱: ۳، ۵۵: ۱۲، ۱۳: ۶۵: ۱۷)۔

## فصل پنجم۔ خداوند باپ اورشوہر

خروج کے وقت اسرائیل کو خداوند نے اپنا پہلوٹھا بنایا اوراُن کو دیگر قوموں کے درمیان میراث دی اوراُن کی پدرانہ ہدایت کرتا رہا جب تک کہ وہ اس زمین کے مالک نہ بن گئے (خروج ۴: ۲۲، ۲۳) پھراسرائیل کی یہ ابنیت داؤد اوراُس کی اولاد سے منسوب ہوئی چنانچہ ہوسیع نے بنی اسرائیل کو مسیح کے دنوں میں زندہ خدا کے بیٹے کہا (ہوسیع ۱: ۱۰) خدا نے گودوسری قوموں کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے چھوڑدیا لیکن وہ اسرائیل کو ترک نہ کریگا۔ وہ اُسے مُردوں میں سے جلائیگا اوراُنہیں پاتال سے مخلصی دیگا (ہوسیع ۱۱: ۸، ۹: ۱۳: ۱۴) یرمیاہ نے افرائیم کو خداوند کا پہلوٹھا کہا۔ گواُسے تنبیہ وسزا ملی لیکن وہ توبہ کرکے خداوند کی طرف رجوع ہوا (یرمیاہ ۳۱: ۱۸ سے ۲۰) یسعیاہ کی کتاب میں یہ ذکر ہے کہ خداوند وفادار صیحون کو والدہ سے بھی زیادہ پیارکرتا ہے وہ اُسے کبھی فراموش نہ کریگا بلکہ اُس بحال کریگا اوراس کی اولاد کو بڑھائیگا (یسعیاہ ۴۹: ۱۴ سے ۲۲)۔

لیکن ابنیت کا رشتہ ایسا عام نہیں جیسا کہ شادی کا رشتہ یہ تصورتوریت میں پایا جاتا ہے لیکن خاص طورپر ہوسیع نبی نے اس کا ذکرکیا۔ اسرائیل والدہ نے بعل سے زنا کیا اس لئے شوہر یاہواہ نے اُسے ردکردیا۔ لیکن بیابان میں سزا پانے کے بعد وہ اپنی سرزمین میں بحالی ہوئی اوراُس کی شادی ازسرنو ہوئی اوراس اتحاد کی بنیاد الٰہی صفات تھیں (ہوسیع ۱، ۲ باب) صفنیاہ نبی نے یہ ظاہر کیا کہ خداوند ازسرنوع صیحون کو پیارکرنے لگتا ہے اوراس پر بڑی خوشی کرتا ہے

(صفنیا ۳: ۱۷)۔یرمیاہ نے بھی اس دوبارہ شادی کا ذکر کیا(یرمیاہ ۳: ۱۴)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ میں اس کا مفصل بیان ہے (یسعیاہ ۵۴: ۱سے ۱۷) صیحون کا نام متروکہ اورخرابہ رکھا گیا تھا لیکن اب وہ حفظیباہ (پیاری)اوربعولا (سہاگن) (یسعیاہ ۶۲باب)۔

گلے اورگڈرئیے کے رشتہ کا ذکربھی گا ہے گا ہے ہوا۔ مثلاً یعقوب کی برکتوں میں(پیدائش ۴۹: ۲۴) لیکن خاص کر زکریاہ نے اس رشتہ کا ذ کر کیا(زکریاہ ۱۱: ۷سے ۱۴) زبور ۸۰ میں اسرائیل کے گڈرئیے سے یہ دعا ہے کہ وہ اپنی اُمت کی مدد کےلئے آئے (زبور۸۰: ۲) حزقی ایل نے اچھے گڈرئیے کی نسبت لکھا کہ وہ اپنی منتشربھیڑوں کی تلاش کرتااورجمع کرتااوراُن کو بھیڑخانے میں واپس لاتا ہے(حزقی ایل ۳۴: ۱۱سے ۳۱) یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ میں یہ بیان ہے کہ یہ گڈریا اپنے گلے کو نجات کی شاہراہ سے لے جاتاہے وہ دودھ پیتے بچوں اوردودھ پلانے والی ماؤں کی بھی فکررکھتاہے(یسعیاہ ۴۰: ۱۱) زبور۹۵ میں زبور۱۰۰ میں اسرائیل کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ خداوند کی چراگاہ کےلوگ اوراُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں (زبور ۹۵: ۷، ۱۰۰: ۳)۔

## فصل ششم۔ خدا کی سلطنت

حوریب پہاڑپر جو عہد ہوا اُس وقت اسرائیل خدا کی سلطنت کا ہنوں اورمقدس قوم کی سلطنت ٹھہرا (خروج ۱۹: ۶)ابرہام کی برکت میں یہ ظاہرکیا گیا کہ اُس کی نسل نوع انسان کےلئے برکت ٹھہریگی (پیدائش ۱۲: ۱سے ۳)حوریب پر جو عہد ہوا اس میں اُس کی تکمیل کے طریقوں کا خاکہ دیاگیا۔ اسرائیل شاہی کاہن بنے اوراس حیثیت سے اُنہیں دوخدمتیں سرانجام دینی تھیں ایک تو کہانت کی خدمت اورایک شاہی خدمت یہ دونوپہلو مسیح کے متعلق نبوتوں میں منکشف ہوئے۔

بلعام کی نبوت میں خدا کی بادشاہی قوموں سے علیحدہ ہے۔ اس میں بیشمارلوگ شامل ہیں اوراس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔ یہ سب قوموں کو مغلوب کرتی ہے(گنتی ۲۳: ۹، ۱۰، ۲۴: ۱۷سے ۱۹) یاہواہ اس سلطنت کا بادشاہ ہے۔

داؤد کے ساتھ جوعہدہوا اُس میں بتایا گیاکہ داؤد کی نسل وہ مسیح خاندان ہے جواُس کی بادشاہی پرحکمران ہے۔

پھر بھی خداہی بادشاہ رہتا ہے (۲۔سیموئیل ۷: ۱۱سے ۱۶) اس لئے خدا کی بادشاہی کی فتوحات کبھی تومسیح کی فتوحات کہلاتی ہیں اورکبھی خدا کی داؤد کی سلطنت کے ابتدائی زمانے میں مسیح فاتح کے طورپر نظر آتا ہے لیکن تاریکی کے ایام میں مسیح کا خیال دھندلا پڑگیا اور خدابادشاہ کا ذکر زیادہ ہوا چنانچہ زبور ۲۴ میں یاہواہ لشکروں کا خدا فتحیاب ہوکر مقدس شہر میں داخل ہوتا ہے۔ زبور۴۶، ۴۸ میں یروشلیم بڑے بادشاہ کا شہر کہلاتا ہے جہاں سے وہ اپنے سارے دشمنوں کو مغلوب کرتا ہے۔

داؤد کی نسل کی بیوقوفیوں کی وجہ سے خدا کی سلطنت کو تنزل ہوا۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہوگئی شمالی فرقے جنوبی فرقوں سے علٰیحدہ ہوگئے اس لئے اُس وقت سے ان حصوں کے اتحاد کا ذکر ہونے لگا۔ اسوریوں کے حملوں کے ذریعہ خدا کی سلطنت کو مزید ضعف پہنچا۔ اس لئے یروشلیم اورصیحون ہی کا ذکر باقی رہ گیا وہاں جوکونے کاپتھر لگایا گیا وہ ہر طرح کے ہنگاموں میں قائم رہیگا(یسعیاہ ۲۸: ۱۶سے ۱۸)زبور۸۰ میں اس سلطنت کو انگور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جوپہلے بہت پھلدار ہوالیکن پیچھے جنگلی جانوروں نے اُس کی ڈالیاں چھانٹ ڈالیں۔ حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ یہ سلطنت مقررہ بادشاہ کے آنے تک برباد رہیگی(حزقی ایل ۲۱: ۳۱، ۳۲) اوروہ دیوار کی چھوٹی شاخ کی طرح مقدس زمین کے پہاڑ پر لگائی جائیگی اور بڑھ کر عالیشان درخت بن جائیگی (حزقی ایل ۲۷: ۲۲سے ۲۴) دانی ایل کی رویا میں یہ سلطنت ایک چھوٹا پتھر ہے جوبلاہاتھوں کے چٹان میں سے کاٹا گیا اور بڑھتے ایسا بڑا ہوگیا کہ دوسری سلطنتوں کو اُس نے پاش پا شکردیا اورپہاڑبن گیا جس سے ساری زمین بھر گئی ۔ (دانی ایل ۲: ۴۴، ۴۵)جلاوطنی کے ایام کی نبوتوں میں یاہواہ خود اسرائیل کا بادشاہ ہوکر آتا ہے۔ اورجب بحالی کا وقت آیا تواُس نے اُن سے بڑے معجزے کئے جو خروج کے وقت کئے گئے تھے۔ وہ مخلصی کی شاہراہ پر اُپنی اُمت کے آگے آگے جاتا ہے ۔ اُس کے سامنے ساری فطرت کی شکل بدل جاتی ہے اوروہ صیحون کو اپنا مسکن بنالیتا اوروہ اسرائیل اوردنیا کے نوروجلال کی طرح ہمیشہ حکوم کرتا ہے اس کی امن وامان کی سلطنت کے باعث کل فطرت وخلقت خوشی مناتی ہے اور

ساری قومیں اُس کو اپنا عالمگیر بادشاہ تسلیم کرتی ہیں (یسعیاہ ۴۱، ۴۲، ۴۹: ۲۱ سے ۲۵ ، ۵۲: ۷ سے ۱۲، ۵۷: ۱۱ سے ۲۱، ۶۰، ۶۲: ۱۰ سے ۱۲ وزبور ۶۸، ۹۳، ۹۵ سے ۱۰۰)۔

کاہنی رشتہ کا نشوونما مابعد نبوت میں دکھایا گیا۔ پہلے تو ساری قوم کاہن بتائی گئی ۔ پھر اُس قوم میں سے ایک خاندان کہانت کے لئے چنا گیا۔ اس وقت سے قوم کی کہانت کا تصور ماند پڑگیا۔ نبیوں میں سے یسعیاہ نے پہلی دفعہ قوم کی کہانت کا ذکر پھرچھیڑا۔ اُس نے دیکھا کہ مصر اور اسور اسرائیل کے ساتھ متحد ہوکر خدا کی اُمت بن گئے ۔ وہ سب مقدس زبان بولتے اورمذبح اور قربانی کے ساتھ یاہواہ کی اطاعت کرتے ہیں اورکوش اور صوربھی اُس کے آگے ہدیئے چڑھاتے ہیں (یسعیاہ ۱۸: ۷، ۱۹: ۱۶ سے ۲۵، ۲۳: ۱۸)۔صفنیاہ نے دیکھا کہ اسرائیل کی شہرت افریقہ کے دورودراز ملکوں تک پہنچ گئی ۔ اورکوش اورلبیا کے لوگ ہیکل میں نذرانے بھیجتے ہیں (صفنیاہ ۳: ۹، ۱۰) زبور ۸۷ میں یہ گیت گایا جاتا ہے کہ قومیں خدا کے شہر میں حق پیدائش حاصل کرتی ہیں اوراُن کو صیحون کے شہری ہونے کا حق ملتا ہے۔

یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں اس کی زیادہ تفصیل پائی جاتی ہے۔

یہ عدالت کا دن مخلصی کا دن بھی ہے یوایل نبی نے دیکھا کہ خدا کا روح سارے بشر پر نازل ہوتا ہے اورطرح طرح کی روحانی نعمتیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں (یوایل ۳ باب) حزقی ایل نے بھی بتایا کہ جوج اورقوموں کی تباہی کے وقت خدا کا روح اسرائیل پر نازل ہوگا (حزقی ایل ۳۹ باب)۔ عاموس نبی نے یہ تعلیم دی کہ اسرائیل ساری قوموں میں سے نکال لیا جائیگا اوروہ بھوسے کی طرح برباد ہونگی لیکن سچے اسرائیل کاایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا (عاموس ۹: ۹)۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیاکہ والدہ اسرائیل کو بیابان میں تنبیہ ملیگی اور وہ پھر بحال ہوگی یااسرائیل مرجائیگا اوردوبارہ زندہ کیا جائیگا (ہوسیع ۲، ۳، ۱۳: ۱۴) یسعیاہ نےیہ پیشین گوئی کی کہ خدا وند اسرائیل کو آگ کی بھٹی میں ڈال کر صاف کریگا تاکہ وہ مقدس اورمبارک برتن بن جائے (یسعیاہ ۴: ۲ سے ۶)۔ یرمیاہ نے یہ بیان کیاکہ اس پدرانہ تنبیہ کے بعد اسرائیل توبہ کریگا (یرمیاہ ۳۰: ۱۲ سے ۳۱ باب کے آخر تک) حزقی ایل نے رویا میں دیکھا

که بنی اسرائیل سوکھی ہڈیوں کی طرح میدان جنگ میں پڑے تھے لیکن خداوند نے اُن کوپھر زندہ کیا(حزقی ایل ۳۷: ۷سے ۱۴) خداوند اپنے لوگوں پر صاف پانی چھڑکیگا اوراُن کو پاک کریگا اوران کو نیادل اور نئی روح عطا ہوگی (حزقی ایل ۳۶: ۲۵سے ۳۵)اس بیان کی زیادہ تفصیل جلاوطنی کے نبیوں نے دی (یسعیاہ ۲۴سے ۲۷باب کے آخر تک)۔

یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں یه ظاہر کیا گیا که صیحون کی جنگ ختم ہوگئی۔ اُس کی بدی دُورکی گئی اور خداوند نے اُسے بحال کیا(یسعیاہ ۴۰: ۱، ۲، ۴۴: ۱ سے ۵ ، ۵۴: ۱سے ۱۷، ۶۲: ۱۱، ۱۲)۔

دانی ایل نبی نے یه پیشین گوئی کی که جب راستبازوں کو ان کی میراث ملیگی تو مُردوں کی قیامت ہوگی لیکن شریر اسرائیلی انگشت نما ہونگے(دانی ایل ۱۲: ۱سے ۱۳)۔

مابعد انبیاء نے اس تصور کو اعلیٰ چوٹی تک پہنچایا فضل اورمناجات کی روح یروشلیم گناہ چشمه میں دھوئے جاتے ہیں (زکریاہ ۱۲: ۱۰سے ۱۳: ۱تک)ایک لاثانی دن آتا ہے جس کا سورج کبھی غروب نه ہوگا اورجس میں موسموں کا تغیروتبدل نه ہوگا(زکریاہ ۱۴: ۶سے ۱۰)۔ملاکی نبی نے دیکھا که یاہوواہ آفتاب صداقت کی طرح آرہا ہے تاکه عدالت کی آگ سے صاف کرے جس سے شریر توفنا ہونگے لیکن راستبازصاف ہوکر خدا کے مقبول ہونگے۔ وہ اپنے پروں سے ان کو شفا دیگا اوراُن کواپنی چیدہ میراث اور بیش بہا ملکیت بنائیگا۔ (ملاکی ۳باب)۔

## فصل ہشتم۔ مقدس کہانت

اسرائیل سے جو عہد حوریب پہاڑ پر ہوا تھا اس کے باعث اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلایا(خروج ۱۹: ۳سے ۶)اس کی تشریح اُن عہدوں کے ذریعه ہوئی جو فنحاس اورداؤد کے ساتھ باندھے گئے۔ ایک عہد میں تو اسرائیل کے لئے وفادار کہانت ہے اور دوسرے میں اُس کےلئے شاہی خاندان ان میں سے ہرایک میں مسیحی تصورپایا جاتا ہے جس کی تکمیل رفته رفته ہوتی چلی گئی ۔

پہلے عہدکےذریعه فنحاس اوراُس کی اولاد ابدی کہانت کے وارث ہوئے (گنتی ۲۵: ۱۲، ۱۳) وہ اسرائیل اور خدا کے درمیان درمیانی بن گئے جیسے خود اسرائیل قوموں اور

خدا کے مابین درمیانی تھے۔ یہ عہد اس پیشینگوئی میں دہرایا گیا جس میں یہ ذکر ہے کہ ایلی کے بیوفا خاندان کی جگہ وفادار کہانت قائم ہوگی (۱۔سیموئیل ۲: ۳۵، ۳۶)پھر یہ مسیحی کہانت مسیح بادشاہ کے تصور کے سامنے یرمیاہ کے زمانے تک ماند پڑی رہی یرمیاہ نے یہ ظاہر کیاکہ داؤد کے اور فنحاس کے ساتھ خدا کے عہدابدی اور غیر متبدل تھے۔ یرمیاہ نے یہ بھی بیان کیا کہ لیوی کہانت نہ صرف ابدی کہانت ہوگی بلکہ اس میں بیشمارلوگ داخل ہونگے(یرمیاہ ۳۳: ۱۷سے ۲۲) حزقی ایل نبی نے نئی ہیکل میں کہانت کوصدوق کے خاندان سےمنسوب کیا کیونکہ وہ وفادار ہے(حزقی ایل ۴۴، ۴۵باب) یسعیاہ کی دوسری کتاب میں دوسری قوموں کوبھی لیوی کہانت میں حصہ دیاگیا(یسعیاہ ۶۶: ۲۱)ملاکی نبی نے یہ پیشینگوئی کی کہ لیوی پاک کئے جائینگےاوروہ مقبول قربانیاں گزارئینگے(ملاکی ۲: ۴سے ۹، ۳: ۳، ۴)زکریاہ نے یہ رویت دیکھی کہ کاہنی اورشاہی عہدے دوزیتون کے درختوں کی مانند تھے جن سے مقدس تیل ہمیشہ بہم پہنچتا رہتا ہے تاکہ خدا کی اُمت کو روشنی دے اورپھر یہ دونوعہدے سے ایک تخت اورایک تاج میں جوایک مقدس شخص کو حاصل ہوتا ہے جمع ہوگئے (زکریاہ ۶: ۱۳)۔

## فصل نہم۔ وفادارنبی

موسیٰ نے پیشینگوئی کی تھی کہ اُس کی مانند ایک نبی برپا ہوگا۔ اُس کوبولنے کےلئے خدا کی طرف سے اختیار ملیگا اورجواُس کی نہ سنیگا اُس کو سزا ملیگی(استشنا ۱۸: ۱۶سے ۱۹)۔مسیح نبی کا یہ تصورپھر جلاوطنی کے زمانے تک نہیں ملتا جلاوطنی کے ایام میں جب کاہن اوربادشاہ غائب ہوگئے تونبی ہی خداوند کا اکیلا خادم رہ گیا اورمسیحی تصوراُس کے ساتھ ملحق ہوا۔ یہ نبی بڑا دکھ اٹھانے والا ہے خداوند نے اُس کو ماں کے شکم ہی سے بلایا اوراُس کااعلیٰ عہدہ مقررکیا خداوند اُس سے خوش ہے اوراس کونیا روح عطا کرتا ہے وہ سراسر خداوند کی خدمت کےلئے مخصوص ہے اُسے خدا کے گھر کے لئے بڑی غیرت ہے وہ روزے رکھتا ہے دعائیں مانگتااورغریبوں اورمصیبت زدوں کے وعظ کرتا ہے۔وہ کچھ عرصے تک اپنی خاکساری میں چھپا رہتاہے دشمن اُسے چھیڑتے اورلوگ اُسے رد کرتے ہیں اگرچہ وہ برے کی طرح بے

عیب ہے تو بھی اپنی اُمت کے لئے کوڑے کھاتا چھیدا جاتا اور کچلا جاتا ہے اُس کی سخت پیاس کے وقت دشمن اسے سرکہ اورپت پینے کو دیتے ہیں ۔ اور وہ شکستہ دل ہوکر جان دیتا ہے اُس کے اپنے عزیز بھی اُسے چھوڑ جاتے ہیں خدا کچھ عرصے کے لئے اس کو اُس کے دشمنوں کی مرضی پر چھوڑدیتا ہے لیکن آخر کار اُس کا اجر اُسے ملتا ہے (زبور۲۲، ۴۰، ۵۹، ۷۰ ویسعیاہ ۵۲: ۱سے ۱۳، ۴۹، ۵۲: ۱۳ سے ۵۳باب کے آخر تک )۔

خداوند نے اسے مخلصی دی اور سارے حلیم لوگ خوشی مناتے ہیں خدا نے اُس کو سرفراز کیا ۔ وہ بھری مجلس میں خدا کی مدح کرتا ہے۔ اُس کے دشمنوں کو سخت سزا ملی۔ لیکن وہ نجات کا مناد بن گیا۔ اس نے سالِ مقبول اور عدالت کے دن کی منادی کی ۔ اس نے غم کو خوشی سے بدل ڈالا اُس نے اسیروں کو چھڑایا۔ اس نے اسرائیل کو بحال کیا۔ وہ قوموں کا نور ہوگیا اور زمین کی حدوں تک نجات۔ بادشاہ اور سرداراس کی عزت کرتے اوراُس کی ایسی سرفرازی دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

# فصل دہم۔ مسیح بادشاہ

خدا نے جو عہد داؤد کے ساتھ کیا تھا وہاں سے مسیح بادشاہ کا تصورپیدا ہوا(۲۔سیموئیل ۷: ۱۱سے ۱۶) خداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا بنایا جسے وہ اُس کے گناہوں کے باعث انسانوں کے ہاتھوں سے سزا دلائیگا لیکن اُسے ترک نہ کریگا۔ وہ داؤد کے گھرانے کو ابدی خاندان بنائیگا۔ اب داؤد کا خاندان اسرائیل کی نسل کا قائم مقام ہوگیا۔ اور اسرائیل کی جگہ اب داؤد کا خاندان بیٹا کہلایا مسیح بادشاہ کا ذکر چند ایک مزامیر میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً زبور ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ خدا نے قسم کھاکر بادشاہ کو اپنے دائیں ہاتھ تخت پر بٹھایا کہ وہ ملکِ صدق کی طرح کاہن بادشاہ ہو۔ پھر اُس جنگ کا ذکر ہے جو کاہنی جماعت کے ساتھ مل کر مسیح کو لڑنی ہوگی اور قوموں پر فتح حاصل ہوگی۔ زبور ۲ میں ذکر ہے کہ مسیح صیحون میں خدا کے دائیں ہاتھ تخت نشین ہے کہ وہ عالمگیر بادشاہ ہے زبور ۷۲ میں یہ مسیح بادشاہ راستبازی کے ساتھ رحم اور امن اوامان سے سلطنت کرتا ہے اور قومیں اسکی عزت کرتی ہیں۔ زبور ۴۵ میں یہ مسیح بادشاہ بطور دلہا

کے الہٰی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور قوموں سے شادی کرتا ہے۔

ان مزامیر میں داؤد کے زمانے کی مسیحی اُمید کا اظہار ہے لیکن نبیوں کے ایام میں جب داؤد کے خاندان کو تنزل ہوا تو مسیح بادشاہ کا تصور ایک نئی صورت میں ظاہر ہوا۔ مسیح بادشاہ کے بارے میں اس نئی صورت کا بیان عاموس نبی نے کیا داؤد کا تباہ شدہ خاندان پھر بحال ہوکر پہلے کی طرح اقبالمند ہوگا (عاموس ۹: ۱۱، ۱۲) ہوسیع نے یہ پیشینگوئی کی کہ اسرائیل کہ جس نے داؤد کے خاندان اور خداوند کو ایک ہی وقت میں ترک کردیا تھا وہ توبہ کرکے خداوند اور داؤد ثانی کی طرف رجوع ہوگا (ہوسیع ۳ باب)۔

زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصے میں صیحون اپنے بادشاہ کی آمد پر خوشی منارہی ہے۔ وہ گدھی بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہوکر آتا ہے۔ اس نے جنگ کے ہتھیار توڑدئے اور امن وامان سے دنیا پر سلطنت کرتا ہے (زکریاہ ۹: ۹، ۱۰)۔

یسعیاہ اور میکاہ کی کتابوں میں صلح اور امن اس مسیح بادشاہ کی سلطنت کا خاص مضمون ہے ایک نوجوان عورت سے بچہ پیدا ہوگا۔ اُس کا نام عمانوایل ہوگا۔ وہ اس امر کا نشان اور ضامن ہے کہ خداوند اپنی اُمت کے ساتھ ہے اور کہ وہ انہیں مخلصی دیگا۔ اس کی بلوغت تک ملک میں مصیبت رہیگی (یسعیاہ ۷: ۱۳ سے ۱۷) اسرائیل کی شمالی مشرقی سرحد پر بڑی روشنی چمکیگی اور لوگوں کو سرفرازی اور عزت حاصل ہوگی اور ایک بڑی مخلصی ملیگی جو اس مخلصی سے بزرگ تر ہوگی جو مدیان کے دن جدعون کو حاصل ہوئی تھی۔ داؤد کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اُس کا نام عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ وہ داؤد کے تخت پر راستبازی سے سلطنت کریگا اور جنگ کے ہتھیار توڑے جائینگے (یسعیاہ ۸: ۲۳ سے ۹: ۶ تک) یسی کے تنے سے ایک شاخ اور اُس کی جڑ سے کونپل نکلیگی۔ وہ پھلدار ہوگی اور خدا کی روح کی ہفت چند نعمتیں اس کو عطا ہونگی۔ راستبازی اور وفاداری سے کمر بستہ ہوکر وہ دنیا پر سلطنت کریگا۔ اس کے زمانے میں خدا کا عرفان عام ہوجائے گا وہ ایک جھنڈا ہوگا جس کے نیچے قومیں جمع ہونگی اور افرائیم اور یہوداہ کے درمیان جو جھگڑا تھا وہ موقوف ہوجائیگا (یسعیاہ ۱۱ باب)۔

بیت لحم میں ایک حاکم پیدا ہوگا جس کا نام صلح ہوگا وہ قدیم وعدوں کا پورا کریگا اوردنیا کی حدوں تک بزرگ ہوگا(میکاہ ۵: ۱سے ۴)۔

حزقیاہ کے عہدسلطنت میں مسیح بادشاہ کا تصورکمال تک پہنچا اوریسعیاہ اورمیکاہ نےاُس کا ذکر کیا۔ مابعد نبوتوں میں مسیح بادشاہ کا تصورکچھ ماند پڑگیا۔ زبور ۸۰ میں وہ خداوند کے دائیں ہاتھ کا آدمی کہلاتاہے۔ یرمیاہ نے اسے راستباز شاخ کہا اوریہ بیان کیاکہ اُس کا نام یاہواہ صدقنو(خداوند ہماری راستبازی )ہوگا۔ اور داؤد کی بادشاہی ابدی ہوگی(زبور ۸۰: ۱۸ یرمیاہ ۲۳: ۵سے ۸، ۳۳: ۱۴سے ۲۲)۔ اورایک بڑی بھیڑ جلاوطنی سے واپس آئیگی اوریاہواہ اورداؤد بادشاہ کی اطاعت کریگی(یرمیاہ ۳۰: ۸)۔

الغرض ساری نبوت کا کلید سیدنا مسیح ہے نبوت کے سارے پہلوسیدنا مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔

عبرانی نبوت کی حقیقت اس کی صحت اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ من اللہ ہے۔ نبوت کا مسیح اور تاریخ کا مسیح، عبرانی پیشین گوئی کی نجات اورمسیحی نجات متضاد نہیں بلکہ باہم عین مطابق ہیں اوریہ مطابقت اوراس برے کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا (۱۔پطرس ۱: ۲۰)۔ لیکن آخری زمانے میں ظاہر ہواجس نے مخلصی کی تجویز کی اورجس نے اس تجویز کو منکشف کیا جس نے تاریخ میں اس کو تکمیل دی۔ وہ ایک شخص تھا عبرانی نبوت کا سرچشمہ خدا ہے جس سے الہام کی ندی ہمیشہ بہتی رہتی ہے سوائے خدا کے کون ایسی نبوت دے سکتا ہے اورکون اُسے پورا کرسکتا تھا۔ نبوت کا تصوراورتاریخی تصور اسی میں پورے ہوتے ہیں جو زمان ومکان سے اعلیٰ اورجو خالق ، حاکم ومالك اوردنیا کا نجات دہندہ ہے۔ خدا کا تجسم مسیح کا مصلوب ہونا جی اٹھنا آسمان پر چلے جانا اور اُس کی آمدِثانی ان ساری پیشین گوئیوں کی تکمیل اورخدا کے جلال کا اظہار ہے۔ اس سارے مکاشفہ کےلئے خدا کا شکر ہے۔